سے عطا ہوا ہے۔

۳۔ بجائے فالواز کے یونیفارم (وردی) کے ایک نئی عمدہ وردی بمعہ کراس بیلٹ۔ بکل و پوچ کے عطا کی جاویگی۔

اگرچہ ویٹیری نیری اسسٹنٹان کی ترقی تنخواہ کے بارے مین کوئی حکم صادر نہین ہوا۔ لیکن خیر بسم اللہ تو شروع ہوئی کمترین امید کرتا ہے کہ اگر ٹرنسپورٹ ویٹیری نیری اسسٹنٹان اپنی کارگذاری دکھلانے مین ہمہ تن مصروف رہین گے۔ تو گورنمنٹ عالیہ کی طرف سے انکو اِس بارہ مین بھی مایوس ہونا نہ پڑے گا۔ کیونکہ کوئی ایسا محکمہ نہین۔ جسمین ترقی کی امید نہ ہو۔ اور یہی امید ہے جو آدمی سے کارگذاری دکھلاتی ہے۔ اگر یہ آس نہ ہو تو سست و چالاک برابر ہین۔ بیشک گورنمنٹ عالیہ کو اِس بات کا ضرور خیال ہوگا۔ لیکن پہلے ہمکو اپنے حکام وقت کو کارگذاری دکھلا کر خوش کرنا ضروری ہے۔ ہان البتہ اِس ضرب المثل کو بھی ضرور مد نظر رکھنا پڑیگا۔ کہ جبتک بچہ نہ روے مان دودہ نہین دیتی۔ فقط

بندہ نواز

فدوی موہن لعل ویٹیری نیری اسسٹنٹ ٹرینسپورٹ لائین
چھاونی جبلپور سیٹ ویس سکالر مورخہ ۲۴۔ جولائی ۱۹۰۹ء

ریت کھانیسے پیداشدہ کالک کابیان

مصنفہ

وٹیری کپتان ایچ۔ٹی۔پیز صاحب بہادر پرنسپل لاہور وٹیری نیری کالج

مترجمہ

بابو پربھو لعل ہیڈ کلرک لاہور وٹیری نیری کالج

یہ عرصہ سے معلوم ہے کہ جن گھوڑون کے نیچے سمندر یا دریائی کی ریت بچھائی جاتی ہے تو اُسمین نمک ہونیکی وجہ سے گھوڑے بہت سی ریت کھا جاتے ہین جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گھوڑے کالک کے خوفناک حملہ مین مبتلا ہو جاتے ہین یا آنتون مین سوزش ہو جاتی ہے۔ جبکہ جانور دانہ کے ہمراہ کنکر وغیرہ کے ٹکڑے نگل جاتا ہے۔ یہ ٹکڑے آنت مین جمع ہوتے رہتے ہین اور جب بہت سے اکھٹے ہو جاتے ہین تو کالک کے متواتر حملے ہونے لگتے ہین۔ آخرکار آنتون مین مہلک سوزش پیدا کرکے موت کا باعث ہوتے ہین۔ اِس قسم کے حالات مین جو کہ ہندوستان مین بہت عام دیکھنے مین آتے ہین ہم آنت مین عجیب قسم کے مجموعے یعنی پتھر کے ٹکڑے۔ کنکر۔ پیسہ یا لوہے کے ٹکڑے وغیرہ پاتے ہین۔ کالک کے پھیلنے کے حالات مندرجہ ذیل جو کہ تھوڑا عرصہ ہوا ملک فرانس مین ساتوین ڈریگون رسالہ مین ظہور مین آئے تھے ناظرین رسالہ ہذا کے لئے ایک دلچسپ مضمون ہوگا۔ اِس رسالہ کے گھوڑون کے نیچے بچالی کی کمی کی وجہ سے ریت بچھائی گئی تھی جسکی کچھ مقدار گھوڑے کھا گئے تھے جمین سے بارہ جانور

مرض کالک مین مبتلا ہو گئے جنکی علامات کا خلاصہ ذیل مین درج ہے:-

پہلا کیس- پنج سالہ گھوڑا تھا- اسکو خفیف سا کالک تھا منہ خشک -
آبی اسہال تھا مگر زیادہ نہ تھا- شکم خفیف سا پھولا ہوا تھا میوکس ممبرین
سُرخ تھی نبض سخت اور تیز اور تنفس بھی تیز تھا یہ گھوڑا دو روز زیر علاج رہا-

دوسرا کیس سات سالہ گھوڑا تھا اسکو خفیف سا آبی اسہال تھا-
اور دیگر علامات مثل کیس اوّل کے تھے- یہ آٹھ یوم زیر علاج رہا-

تیسرا کیس- چھ سالہ گھوڑا تھا اسکو سخت کالک تھا اور آبی اسہال تھا
میوکس ممبرین کا رنگ زیادہ گہرا یعنی اودے رنگ کا تھا- دوران خون اور تنفس
بہت تیز تھا یہ چودہ یوم زیر علاج رہا-

چوتھا کیس- پنج سالہ گھوڑا تھا اسکو بھی خفیف سا کالک تھا اور علامات
مثل کیس اوّل کے تھے یہ سات روز زیر علاج رہا-

پانچوان کیس- چھ سالہ گھوڑا تھا یہ مندرجہ بالا کیس کے مطابق تھا- اور
سات ہی روز زیر علاج رہا-

چھٹا کیس- آٹھ سالہ گھوڑا تھا اسکو بہت سخت کالک تھا اور اسہال
بالکل نہ تھا اور کنٹیجنک ٹایوا بہت زیادہ سُرخ تھے نبض سخت ہاتھ پیر ٹھنڈے
اور تنفس تیز تھا- ٹیمپرچیور نارمل تھا اور یہ کیس ۳۸ روز زیر علاج رہا-

ساتوان کیس- چھ سالہ گھوڑا تھا اسکی علامات کم نمایان تھی- نبض
سخت اور تنفس تیز تھا یہ کیس تین روز زیر علاج رہا-

آٹھوان کیس- پندرہ سالہ گھوڑا تھا اسکو بہت سخت کالک تھا منہ خشک
تھا اور اسمین ریت بھی تھی کنٹیجنک ٹایوا ارغوانی رنگ کی نبض سخت اور تنفس
تیز تھا ٹیمپرچیور نارمل اور سات روز زیر علاج رہا-

نواں کیس - چھ سالہ گھوڑا تھا اسکو بہت سخت کالک تھا اور دیگر علامات مثل کیس مندرجہ بالا کے تھین اسہال بالکل نہ تھا - اور ٹیمپریچور نارمل تھا - یہ ۲۱ روز زیر علاج رہا -

دسواں کیس - سات سالہ گھوڑا تھا اسکو بھی مثلاً کیس مندرجہ بالا سخت کالک تھا چھ روز زیر علاج رہا -

گیارہواں کیس - ۱۶ سالہ گھوڑا تھا اسکو سخت کالک تھا میوکس ممبرین ارغوانی رنگ کی ہاتھ پیر ٹھنڈے نبض سخت تنفس تیز اور ٹیمپریچور نارمل تھا - یہ ۱۸ روز زیر علاج رہا -

بارہواں کیس - ۱۲ سالہ گھوڑا تھا اسکو بھی سخت کالک تھا اور علامات مثل کیس مندرجہ بالا کے تھین - یہ ۲۴ روز زیر علاج رہا -

عام علامات - منجملہ مندرجہ بالا بارہ کیسوں کے پانچ کیس خفیف قسم کے تھے - انمین کالک کے معمولی علامات پائے جاتے تھے جو کہ خوراک کے پھنس جانے سے تھے جنکے ساتھ دیگر علامات بھی جو کہ بعد مین بیان کی جائینگی پائے جاتے تھے - تین کیس سخت قسم کے تھے جنمین شروع شروع مین بہت تکلیف تھی - جانور اپنے آپ کو بہت دفعہ گراتا تھا اور بہت بیچین تھا - منہ خشک اور شکم ہوا سے قدرے پھولا ہوا تھا میوکس ممبرین کی سُرخی زیادہ عیاں تھی - نبض تیز اور سخت تنفس تیز اور ٹیمپریچور تھرتھراتا ہوا مگر نارمل تھا -

۴۸ گھنٹے کے بعد یہ علامات بہت خفیف ہو گئی اور تیسرے روز تمام سخت علامات غائب ہو گئین - ان سب کیسوں کو خفیف شمار کرنا چاہیئے - مگر ذیل کے چار کیس بہت سخت قسم کے ہین یعنی کیس نمبر ۶ و ۹ و ۱۱ و ۱۲ مین علامات بہت زیادہ سخت تھین اور کیس نمبر ۶ مین چار روز تک رہین اور کیس نمبر ۹ و ۱۱ و ۱۲ مین تین روز تک رہین - ان کیسون مین

ذیل کے سخت علامات پائے جاتے تھے۔میوکس ممبرین مین کمی خون۔نبض چھوٹی اور دھاگے کی مانند جو کہ قریبًا محسوس بھی نہ ہوتی تھی۔اور جسکی ضربات ۷۰ یا ۸۰ تھی۔تنفس تیز تھا۔کیس نمبر ۶ مین ٹمپریچر ۲ ر ۱۰۴ تک بڑھا ہوا تھا اور تکلیف بہت زیادہ تھی۔بعض بیمارون مین مثلاً کیس نمبر ۶ و ۹ مین ہمنے دیکھا کہ جانور بہت عرصہ تک ایک کروٹ لیٹا رہا اور کیس نمبر ۶ مین وہ بار بار اپنی پشت کے بل لیٹتا تھا۔

یہ جانور بہت جلد دُبلے اور لاغر ہو گئے۔

تمام بیمارون مین عام مشترکہ علامات۔کیسا ہی سخت بیمار کیون نہ تھا ذیل کے علامات ہمنے سب بیمارون مین دیکھے:۔اوّل آبی اسہال سوائے تین کے باقی تمام بیمارونمین پایا گیا۔ مگر یہ رفتہ رفتہ جاتا رہا۔دویم لید مین ریت پایا جاتا تھا۔سویم تاوقتیکہ تمام ریت خارج نہ ہوگیا کالک موجود رہا۔

لید کی شکل۔بہت سے بیمارون مین فضلے کا اخراج مشکل تھا اور انتون کے غلاف مفلوج معلوم ہوتے تھے فضلہ مین ریت جلد دکھلائی دیا اور بعض حالات مین فضلہ بعض وقت پگلا ہوا شوروے کی مانند دکھلائی پڑتا تھا اور دیگر گھوڑون مین لید اوّل اوّل تو بڑی بڑی سخت گولیون کی شکل مین نظر آتی تھی جو کہ فضلہ اور ریت کے برابر حصون سے بنی ہوئی ہونیکی وجہ سے بعدہ پتلی ہوجاتی تھی۔

ایک بیمار مین خاص علامات۔کیس نمبر ۶ کو دوران مرض مین یرقان ہوگئی تھی کنیٹیجنک ٹایوا اور اسکراٹک یعنی پردہ چشم زرد رنگ کے تھے۔اغلبًا یہ صفرا کے بند ہوجانے سے یعنی صفرا کی نالی کے سوراخ ریت سے بند ہوجانیکی وجہ سے صفرا کا انتون مین نہ پہونچ سکنا بلکہ پھر خون کے ساتھ ہمدور ہوجانا اس کا باعث

تھا۔ یہ سمجھنا آسان ہے کہ سوزش ریت کی انت مین پہنچ جانیکی وجہ سے پیدا ہوئی جس سے ورم پیدا ہوگیا۔ اور اس طور پر صفرا کی نالی کا سوراخ آسانی سے بند ہوسکتا ہے جیسا کہ ایک دوسرے مرض مثلاً آنتون کی کٹار مین واقع ہوتا ہے جس سے ہندوستان کا معمولی صفراوی بخار پیدا ہوجاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس بیمار مین ہم ٹیمپرچیور کا بڑھ جانا بیان کرتے ہین مگر یرقان صرف تھوڑے عرصہ تک ہی قایم رہی۔

انجام مرض۔ اس مرض کے مندرجہ ذیل نتایج ہوسکتے ہین:۔

اوّل۔ اِسکا معمولی طور پر انجام بخیر ہونا۔ دویم آنتون کی کہنہ سوزش گھوڑے کا بیمار سا اور کچھ عرصہ تک لاغر اور بہت دُبلا نظر آنا۔ جلد خشک اور سخت ہوئی۔ اور لید کا چھوٹی چھوٹی خشک گولیون کی شکل مین خارج ہونا۔ سویم موت سے جو کہ بہت سے اسباب سے وقوع مین آسکتی ہے یعنی بعض اوقات ہاضمہ کی خرابی سے جو کہ آنتون کے مفلوج ہوجانے سے ہوتا ہے۔ قوت ہاضمہ کم ہوکر قدرے ہضم شدہ خوراک مین خمیر پیدا ہوجاتا ہے اور جانور کا شکم تکلیف دہ ہوا سے جو کہ خوراک کے سڑنے سے پیدا ہوتا ہے پھول جاتا ہے اور اِن کے جذب ہونے سے دم بند ہوجاتا ہے۔ سخت تکلیف جو کہ رُکاوٹ سے پیدا ہوتی ہے موت کا باعث ہوسکتی ہے۔

موت آنتون کی سوزش سے بھی وقوع مین آسکتی ہے۔

فضلے مین ریت کی کتنی مقدار خارج ہوتی ہے۔ فضلے کو امتحان کرنے سے معلوم ہوا کہ اُسمین قریبًا نصف ریت ملا ہوا تھا۔ یعنی لید کے ایک اخراج مین ۴۵ اونس ریت تھا۔ یہ ریت فی گھوڑا چھ یا آٹھ لید کے اخراج مین عمومًا تین سو پچاس اونس کے قریب خارج ہوتا تھا۔ اگر مقابلہ کیا جاوے تو یہ مقدار بہت زیادہ نہین ہے۔

آنت پر ریت کا کیا اثر ہوتا ہے۔ ریت کا اثر انت پر آلاتی اور کیمیاوی اور طبی اور طبعی ہوتا ہے۔

آلاتی اثر ۔ ریت اوّل اوّل بوجھل ہونیکی وجہ سے غیر متحرک چیز کی مانند اثر کرتا ہے اور انتون کے عضلات کو اِس بھاری چیز کے متحرک کرنے مین سخت کام کرنا پڑتا ہے جس سے وہ تھک جاتے ہین اور جو کہ ریت کھانیوالے گھوڑون مین بدہضمی کا باعث ہوتا ہے۔ یہ ریت اِس وجہ سے کہ بعض اوقات اُسمین ملے ہوئے پتھریون کے تیز کنارے ہوتے ہین خراش دار اثر بھی کرتی ہے۔ اور ان سے انتون کی میوکس ممبرین مجروح ہو جاتی ہے۔ اِس عضو کی کرمی حرکت سے اِسکے فعل مین مدد ملتی ہے۔

قدرتی اثر ۔ یہ سب جانتے ہین کہ تین سو اونس ریت مین قریبًا آٹھ اونس پانی جذب ہو جاتا ہے۔ اِسلئے یہ آسانی سے خیال کیا جا سکتا ہے کہ ہاضمے کے عروق کی اِتنی مقدار ریت مین آجاتی ہو۔ کہ اگر یہ مقدار فعل ہضم مین سے نکال لیجاوے تو بدہضمی پیدا کر دیتی ہے۔ نیز آنت مین بھی ریت کی مقدار مین خوراک پھنس جاتی ہے تب انت اور خوراک پر ریت کا خشک کرنیوالا اثر ہوتا ہے۔ اور یہ خوراک کو آنتون کے میوکس ممبرین سے اِتصال نہین ہونے دیتا جو کہ ہاضمہ اور جذب ہونیکے لئے ضروری ہے لہذا بدہضمی کا باعث ہوتا ہے۔

تشخیص ۔ ایسے کالک کی تشخیص جو کہ ریت کے کھانے سے پیدا ہوا ہو آسان ہے۔ کیس کے حالات دریافت کرنے سے ہمکو بڑی مدد ملتی ہے۔ دریافت کرو کہ گھوڑا ریت کے فرش پر لٹایا گیا یا رتیلی زمین پر رہتا رہا ہے یا نہین نیز کیا گھوڑا ریت کھاتا رہا ہے یا نہین اور یہ بھی کہ اُسکو میلا دانہ گھاس ملتا رہا ہے کہ نہین یہ سب علامات قابل غور ہین۔ کالک کی تکلیف کے بعد اسہال

پہلی علامات ہوتی ہیں - مگر بعض حالات مین یہ نہین بھی موجود ہوتی - مگر سب سے ضروری شناخت لید مین ریت کا موجود ہونا ہے اور نیز بہت دیر تک ایک کروٹ لیٹا رہنا - لید کا امتحان کرنے مین اُس کو خشک کر کے پانی مین ملاؤ تو ریت علیحدہ ہو جائیگی -

فال مرض - یہ ظاہر ہے کہ مرض کی شدت کھائے ہوئے ریت کی مقدار پر منحصر ہوتی ہے یعنی اگر ریت کی مقدار تھوڑی کھائی گئی ہو تو حملہ خفیف ہو گا اور اگر زیادہ مقدار کھائی گئی تو سخت بلکہ شاید مہلک ہو جاویگا - یہ ریت کی قسم پر ہی منحصر ہوتی ہے - یعنی اگر تیز نوکدار پتھریان ریت کے ساتھ نگلی گئی ہون تو بہت ہی خراب ہوگا جن بیمارون کا اوپر ذکر آئے ہین انمین اسباب مندرجہ ذیل کی وجہ سے موت وقوع مین نہین آئی - اوّل اسوجہ سے کہ گھوڑون نے ریت کی تھوڑی سی مقدار نگلی تھی - دویم اس وجہ سے کہ ریت آلود لید خارج ہونے سے سبب رفع ہو گیا - سویم یہ کہ فوراً علاج کیا گیا - جب مرض مہلک نہین ہوتا تو جانور دُبلا ہو جاتا ہے اور اُسکے لئے بہت عرصہ تک آرام دینا اور احتیاط سے خوراک کھلانا ضروری ہوتا ہے اور کُہنہ انٹرائی ٹس جو کہ اس سے پیدا ہو جاتا ہے دیگر امراض کے پیدا کرنیکا باعث ہوتا ہے -

علاج - اسکے علاج کا انحصار مندرجہ ذیل اصول پر ہونا چاہئے - اوّل ریت کا اخراج بلا انتون کے زیادہ کام کرنے کے ہونا - دویم شدید مرض کے حملے کو روکنا اور جب آنتون مین خون کا اجتماع ہو تو مسہل نقصان دہ ہوتے ہین کیونکہ ریت کے تیز کاٹنے والے کنارے دبکر خارج ہوتے وقت آنتون کو زخمی کر دیتے ہین - جن حالات مین کہ ریت کی مقدار بہت زیادہ نہین ہوتی پیلو کارپین کی چھوٹی خوراکون کی سب کیوٹین یس پچکاری کرنے سے بہت فائدہ

ہوتا ہے جسکا اثر رطوبات پر کافی عرصہ تک قایم رہتا ہے اور نیز آنتون کے سُکڑاؤ کو درست کر دیتا ہے۔

اکثر بڑی بڑی پانی کی پچکاریان یعنی حقنہ کرنا بہت مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے آنت صاف ہو جاتی ہے۔

جانور کو السی کی چار، اور مہیلہ اور اوبلی ہوئی خوراک جسمین ہر خوراک کے ساتھ چار اونس یا نصف پاؤ السی کا تیل ملایا گیا ہو دینا چاہیئے۔ درد کو کسی ذریعے سے کم کرنا چاہیئے۔ مگر آنت کے فعل مین خلل واقع نہ ہونے پاوے مثلاً کینے لبنڈیکا اسکے لئے مفید ہے۔

بحضور فیض گنجور فیاض زمان خداوند نعمت والا شان جناب پرنسپل صاحب بہادر لاہور ویٹیری نیری کالج دام اقبالہٗ

مواد ب معروض ہون کہ اس ناقص العقل کی چند سطور کو اپنے سہ ماہی دفتر حکمت کے کسی گوشہ مین جگہ دیکر اس خاکسار کو ممنون و مشکور فرما دینگے۔

کمترین لابھ سنگھ ویٹیری نیری اسسٹنٹ سول ویٹیری نیری ڈپارٹمنٹ
ساؤتھ پنجاب۔ از ہوڈل
ضلع گوڑگانوہ۔

خواص الادویہ

مرض ٹی ٹی نس کینی بس انڈی کا (بھنگ) اکسیر کا حکم رکھتی ہے

مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۸ء کو مسمی گیا سیا زمیندار سکنہ بیڈھا تحصیل پلول نے کپتان کے پاس آنکر بیان کیا کہ میری اسپ مادیہ برنگ کمیت نے ۷ ۔ صدر کو بچھیرا دیا ۔ اور ۸ ۔ صدر کی شام کو بیمار ہوگئی ہے چلکر ملاحظہ کیجیے ۔ اور نامبردہ نے ایک دیسی طبیب اسپان کا مجوزہ شدہ نسخہ دکھلایا ۔ جو کہ اس حکیم نے گھوڑے کو دینے کے بارے مین ہدایت کی تھی ۔ نسخہ مذکورہ مین مندرجہ ذیل ادویات تھین :۔

برگ سوہاجنا	سونٹھ	سرخ مرچ
ادھ سیر پختہ	ایک پاؤ پختہ	ایک پاؤ پختہ

(ترکیب دوا کھلانیکی حکیم مذکور کی) سب ادویات مندرجہ بالا کو کوٹ کر بوس بناکر ایک دفعہ ہی تمام کھلادینا ۔ کپتان نے زمیندار کے ساتھ گاؤن مین جاکر اسپ مادیہ کا ملاحظہ کیا تو اشد درجہ کی مرض ٹی ٹی نس تھی ۔ تمام علامات سخت تھین ۔ مگر خوش قسمتی یہ تھی کہ ابھی تک لاکڈ جا (جبڑے بند ہونا) کی نوبت نہین پہونچی تھی ۔ اور منہ کھول سکتی تھی اور قدرے کھاتی تھی ۔ اور پیاس کی اشد شدت تھی مگر زمیندار نے حکیم کے کہنے بموجب پانی ۱۶ گھنٹہ سے نہین دیا تھا ۔ کیونکہ حکیم جی نے کہدیا تھا کہ پانی پلاتے ہی فوراً مر جاویگی ۔ زمیندار سے حکیم جی کی ادویات پھنکوائی گئین ۔ اور اسیوقت اسپ مادیہ کو تھوڑا سا پانی پلایا گیا ۔ اور اسکا اصطبل صفا کرواکر آگے پردہ ڈال کر اندھیرا کر دیا ۔ اور ناند مین پانی بھروایا گیا ۔ اور مندرجہ ذیل

نسخہ واسطے پلانے کے تجویز کیا گیا۔ **نسخہ**

دیسی شراب خالص - - ۱ پاؤ پختہ - جوشاندہ بھنگ - - تین پاؤ پختہ

ایک بوتل تیار کی گئی اور دو دو اونس صبح و دوپہر و شام تین مرتبہ پینے کے پانی مین ڈالکر پلاتے رہے - اور دو مرتبہ صبح و شام بیکرک کرکے سوپ سلوشن کا انیما کرتے رہے - تین روز تک متواتر اسی طرح سے استعمال ہوتا رہا - جس سے اتنا فائدہ ہوا کہ سپیزم وقفہ سے پڑنے لگا اور غذا سبز گھاس تازہ منگوا کر صبح و شام اپنے ہاتھ سے تھوڑی تھوڑی کھلائی جاتی - چوتھے دن صبح کو مندرجہ ذیل جلاب دیا گیا اور اوّل نسخہ بند کیا گیا۔

کسٹر آئیل - - ۶ - اونس - لینسڈ آئیل - - ۱۰ اونس

اور جلاب کی مدد کے لئے سارا دن گرم پانی پلایا گیا - شام کو بیکرک کرتے وقت لید نرم معلوم ہوئی - رات کو بھی گرم پانی کا ہی استعمال رہا - ۱۵ - صدر کو خوب کھلکر دست آنے شروع ہوئے اور سارا دن آتے رہے - شام کو ۲ سیر دودھ اور تین انڈے ملاکر پلائے گئے - اور تھوڑی سی سبز گھاس کھلائی گئی - ۱۶ - صدر کی شام کو جلاب کا اثر بند ہوا - اور لید تندرست حالت مین دکھائی دی - ۱۷ - صدر کو مندرجہ ذیل الکھوری بنا کر زمیندار کو دیگئی - اور واسطے کھلانے کے مقدار بتلائی گئی :-

(۱) چرس ۲ تولہ (۲) افیون ۶ ماشہ (۳) شہد ایک چھٹانک

جب ۱۷ - صدر کی صبح کو ملاحظہ کرکے بندہ واپس اپنے ہیڈ کوارٹر آنے لگا تو زمیندار کو دوپہر مین الکھوری دینے کی ہدایت کی گئی - مگر اس نے اسیوقت میرے آنے کے بعد ہی نصف سے زیادہ مقدار کل تیار شدہ کا کھلا دیا - ابھی مین آدھ میل ہی آیا ہونگا کہ پیچھے سے آدمی دوڑتا آیا - اور کہنے لگا کہ گھوڑی مر گئی ہے - مجھے بہت حیرانی ہوئی کیونکہ صبح کو اسکی حالت تندرستی مایل دیکھ آیا تھا - اسیوقت شک ہوا کہ مالک نے

الکجوری زیادہ مقدار مین دیدی ہے جب آنکر دریافت کیا گیا تو اس نے وہ برتن دکھلایا جسکو کہ نصف سے زیادہ کھلا چکا تھا۔ گھوڑی کوما (بیہوشی) کی حالت مین تھی۔ اور خراٹے سے دم لیتی تھی۔ اسیوقت فوراً ہی سرد پانی کی دھار پیشانی پر چھوڑوانی شروع کردی۔ جون جون دھار پڑتی تھی۔ گھوڑی آنکھین کھولتی آتی تھی ½ گھنٹہ متواتر دھار ڈالی گئی۔ اور بعدازان ایک کپڑا سرکہ و پانی کے سلوشن مین ترکر کے پیشانی پر رکھا گیا۔ اور اسپ مادیہ کو کھڑا کیا گیا۔ اور دودھ پلایا گیا۔ اور زمیندار کو ہدایت کی گئی کہ یہ کپڑا سوکھنے نہ پاوے۔ شام کو گھوڑی کی حالت تندرست معلوم ہوئی۔ اور ۲ سیر دودھ و ۳ انڈے پلائے گئے۔ اور تھوڑی سی سبز گھاس کھلائی گئی۔ اب ۱۸ صدر سے نسخہ اولین دینا شروع کیا گیا۔ اور دونو وقت صبح و شام دو سیر دودھ و تین انڈے آمیز کر کے پلائی جاتے اور سبز گھاس تھوڑی کھلائی جاتی اب دن بدن اسپ مادیہ کی حالت تندرست ہونے لگی اور اسپیزم بہت ہی وقفہ سے پڑنے لگا۔ ۲۵ صدر کو یہ حالت تھی کہ دن مین صرف چھ یا سات دفعہ اسپیزم ہوا۔ اب تو ایک سیر چوکر صبح و ایک سیر شام کو دینا شروع کیا گیا۔ اور ۲۸ صدر کو ادھ سیر دانہ چوکر مین ملانا شروع کردیا۔ اور دودھ و انڈے و نسخہ اول برابر دیتے رہے۔ ۲۹ صدر کو اسپیزم بالکل موقوف معلوم ہوا۔ اور صرف ذرا چلنے مین لڑکھڑاہٹ پائی جاتی تھی۔ ۳۰ صدر کو اسپ مادیہ کو اصطبل سے باہر نکال کر آہستہ آہستہ چلایا گیا۔ اور چوتھی جون سنہ ۱۹۰۶ء کو بالکل درست ہوگئی اور صاف چلنے لگی۔ تب گھوڑی کو ڈسچارج کیا گیا۔ میری رائے مین جیساکہ اس مرض مین کینبی بس انڈیکا نے فائدہ کیا اور کسی دوا نے نہ کیا ہوگا۔ فقط

کمترین لابھ سنگہ ویٹیرینری اسسٹنٹ سول ویٹیرینری ڈیپارٹمنٹ
ساوتھ پنجاب۔ از ہوڈل۔ ضلع گوڑگانوہ

بیمارون کے حالات

کان کی سوزش کتون مین

بلی اور کتے مین یہ ایک بیماری عام ہے اور اکثر اوقات بمشکل اچھی ہوتی ہے۔ کامیابی کا بڑا بھید یہ ہے کہ اگر عمدیت سے دوائی استعمال کیجاوے تو شفا ہوجاتی ہے۔ بیماری علی العموم کسی چیز سے پیدا ہوتی ہے جو کان کے راستے مین خراش پیدا کرے۔ مثلاً اگز یما یا چمبل اُس حصہ جلد کا جو کان کی جڑ کے گرد ہو اور بعد ازان اُس حصّے کو کتا علی التواتر کھجلاتا رہتا ہے۔ اور کان مین میل کا جمع ہونا۔ کان کی میل۔ گرد۔ مٹی۔ کرم یا کسی اور خارجی شے کا ایسے کتون مین جو ہمیشہ پانی مین رہین۔ پانی کے کان کے اندر جمع ہو جانے سے بھی یہ مرض پیدا ہو سکتا ہے۔

علامات۔ سر کو ایکطرف جھکائے رکھنا۔ کان کی جڑ کو کھجلاتے یا اور چیزون سے رگڑتے رہنا اکثر اوقات چلانے سے درد کا اظہار کرنا اور کان سے سیاہ رنگ کا اخراج نکلنا اور جب کان کو ہلایا جاوے تو اُس سے چوس لینے کے مانند آواز کا پیدا ہونا۔

علاج۔ کان کو دو یا تین مرتبہ روزمرہ گرم ایلکائن سلوشن مثلاً کاربونیٹ آف سوڈا و کاربونیٹ آف پوٹاش یا صابون کے پانی سے یا شراب اور پانی سے بحساب ایک اور چار حصہ یا بحساب ایک اور بیس حصہ پچکاری کرنا چاہیئے اور تب کان کو کسی اینٹی سپٹک چیز مثلاً اینٹی سپٹک روئی سے خشک کرنا چاہیئے۔ اور بعد ازان اُسمین بورسک ایسڈ آیوڈوفارم اور نشاشتہ اور اگزائڈ یا کاربونیٹ آف زنک و نشاستہ یا بسمتھ سب نائٹراس وغیرہ بھر دینا چاہیئے۔ یہ عمدہ علاج ہے اور اس سے بہت عمدہ نتیجہ ہوتا ہے اور علاج جن سے عمدہ نتیجہ پیدا ہوتا ہی سب ایسی ٹیٹ

ایک اور دو کی طاقت کا یا سلفٹ آف کاپر کا عرق ایک اور بیس کی طاقت کا یا سلفیٹ آف زنک یا کلورائڈ آف زنک یا اسٹیٹ آف زنک وغیرہ ایک اور بیس کی طاقت کا ہے۔

لاہور وٹیری نیری کالج کے چند مریضون کا حال

مرسلہ سید سردار شاہ گیلانی ہوس سرجن و لیکچرر

(۱) ایک راس اونٹ سانڈنی - برنگ سفید - ملکیتہ غلام حسین خان شتر سوار پولیس لاہور بعارضہ لنگ اگلی دھنی ٹانگ مین مبتلا ہو کر بغرض معالجہ شفاخانہ ہٰذا لایا گیا - یہ اونٹ مورخہ ۶ جون ۱۸۹۶ء کو شدید لنگ سے گویا ۳ ٹانگو نپر چلتا ہوا داخل اسپتال ہوا اور مورخہ ۱۵ - جولائی کو بالکل شفایاب ہو کر شفاخانہ سے واپس ہوا - مرض اسپرین فلکسر بریکیائی مسلز اور اکسٹنسر بریکیائی مسلز کی سبب اسپرین - اونٹ اِس ٹانگ سے گاہے بگاہے آگے بھی لنگ کرتا تھا اور چندروزہ آرام اور ٹکور وغیرہ سے پھر اچھا ہو جاتا تھا - ایک روز جبکہ شتر سوار کے سرکاری کام مین جاتا ہوا اونٹ کو تیز دوڑا رہا تھا تو ایکدم مرطوب راستہ پر وہی خفیف لنگڑی اور کمزور ٹانگ پھسل کر جسم سے نکل گئی - اور اس باعث عضلات کندھے اور بازو مین سخت موچ آگئی - اور اونٹ بالکل لنگڑا ہو کر ناقابل محنت ہو گیا - اور اِسلئے علاج کرانیکی غرض سے ہاسپٹل مین لایا گیا -

علاج - مریض کو بالکل آرام مین رکھا گیا - اور پہلے چند روز گرم پانی کی

ٹکور مریض ٹانگ کے کندھے اور بازو پر ۲ دفعہ دِن مین کرائی جاتی رہی۔ اور ایمونیا لیمنٹ کی مالش رفتہ رفتہ لنگ کی شدت کم ہوگئی۔ مریض کو ۲ وقت ٹھلائے اور چرھائی کے لئے باہر تھوڑی دور سے جانیکی اجازت دیگئی چلنے پھرنے سے بجائے اِسکے کہ لنگ کی زیادتی یا کم از کم شفا مین تاخیر ہوئی (جیسے کہ گھوڑو نمین ہوا کرتا تھا) بلکہ بڑا فائدہ ہوا اور دِن بدن لنگ کم ہوتا گیا۔ اب ٹکور موقوف کرکے فقط ایمونیا لیمنٹ کی مالش جاری رکھی ایک ہفتے کے بعد لنگ ایک ہی حالت مین آنکر ٹھہر گیا اور اُس سے پھر کم نہ ہوا۔ مریض ٹانگ کے چھاتی کے عضلات مین جو ورم تھا وہ بالکل جاتا رہا۔ مگر مریض کندھے کے بالائی عضلے کسی قدر پتلے پڑگئے۔ جسکا سبب یہی معلوم ہوتا ہے کہ مریض ٹانگ کو بہت روز استعمال نکرنے اور بالکل ساکن رکھنے کے باعث اُنکی پرورش اور دوران مین کمی اور نقص واقعہ ہونے سے وہ ویسٹ ہوگئی۔ لہٰذا اب مناسب معلوم ہوا کہ یہ تھوڑا سا لنگ جو مستقل ہوگیا ہے بغیر داغ دئے اچھا نہین ہوگا۔ ہمنے مریض ٹانگ کے شانہ کی نوک کے اگلے اور پچھلے دونو طرف جہان فلکسر اور اکسٹنسر بریکائی مسلز کا مقام ہے لمبی لکیرونکی شکل مین داغ دیدئے۔ داغ دیکر جلے ہوئی لکیرون پر کیرن آئل کا طلاء کرتے رہے ابھی داغونکے کھرنڈ بھی صاف نہونے پائے تھے کہ لنگ بالکل جاتا رہا۔ اور ۱۵۔ جولائی کو وہ دائمی لنگڑا اور ناکارہ اونٹ ایک نہایت عمدہ کارآمد اور تندرست جانور ہوکر شفاخانہ سے خارج ہوا۔

سید سردار شاہ

(۲) مورخہ دس جولائی کو بوقت عصر ایک دیسی کمیت گھوڑا ملکیتہ احمد بخش گاڑی والہ سکنہ لاہور نیلا گنبد۔ بعارضہ سن اسٹروک مریض ہوکر شفاخانہ مین

علاج کی غرض سے داخل ہوا۔

مریض بمشکل چلکر شفاخانہ مین آیا۔ اور آتے ہی لڑکھڑاکر گر گیا۔ اطراف اور سارے جسم پر سخت لرزہ تھا اور مریض اِسقدر بیچین اور بے آرام تھا کہ عام طلبا کو شک ہوا کہ اسے قولنج حادہ ہے اور اب اُسکے آخیر درجہ مین آکر مرا چاہتا ہے۔ مین نے مریض کی عام حالت اور بیہوشی دیکھی ہر ایک طالب العلم کو اُسکا ٹمپریچیور لینے کا حکم دیا۔ تھرمامیٹر لگایا گیا۔ اور مین خود پہلے اُسکی نبض لینے لگا۔ نبض اِسقدر تیز اور پراگندہ تھی مین اُسے اچھی طرح بھی شمار نکرسکا حرارت ایکسو آٹھ ڈسمل چالیس درجہ پر تھی۔ بیمار زمین پر پڑا ٹانگین مارتا تھا اور سر کو بار بار اُٹھاتا لیکن اُٹھا نہین سکتا تھا۔ آنکھین نیم کشادہ۔ زبان خشک سارے جسم پر رعشا اور بی اختیار کانپتا تھا

علاج۔ کالک ڈرافٹ جو میرے آنے سے پہلے طلبا طیار کرکے لائے تھے اُسکو واپس کرکے ایک اچھی مقدار کا فیور مکسچر طیار کراکر پلایا گیا اور فوراً دس بارہ سیر برف منگاکر ایک پوٹلی برف کی مریض کے سر اور گدی پر لگائی گئی اور ایک بالٹی مین تازہ پانی بھرکر اور اُسمین برف ڈالکر ایک آدمی کو حکم دیا کہ بار بار اُس خوب سرد پانی مین جھاڑن ترکرکے مریض کے چہرہ۔ زبان اور گردن وغیرہ کو پونچھتا رہے اور اُس سرد برفاب کے بار بار حقنے بھی کئے گئے۔ ایک گھنٹے کے بعد گھوڑے کو کسیقدر ہوش آگیا اور سر کو اُٹھاکر اور ٹانگین بھی سمیٹ کر باقاعدہ بیٹھ گیا۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد پھر ٹانگین اور گردن دراز کرکے لیٹ گیا۔ پھر چند لمحہ کے بعد آرام سے باقاعدہ بیٹھا اور لرزہ بھی کم ہو گیا۔ اور پانی پینے کی خواہش ظاہر کی۔ وہی ٹھنڈا برفاب پلایا گیا۔ اور پھر تھرمامیٹر لگانے سے معلوم ہوا کہ حرارت ایکسو تین درجہ کی ہے گویا پانچ درجہ ایک دم حرارت گھٹ گئی۔ پس اِس سے صاف ظاہر ہوا کہ برفاب نے بہت بیمثل فائدہ بخشا۔ اِس لئے

برف کو جاری رکھا اور کسی قسم کا علاج بغیر اِسکے نہین کیا - رات بھر برف کا استعمال کرتے رہے اور کسی قسم کا مکسچر وغیرہ اندرونی علاج نہین کیا - رات کو مریض اُٹھ کھڑا ہوا اور دیر تک کھڑا رہا - صبح کو حرارت ایکسو ایک درجہ پر آگئی اُسوقت سرد پانی مین ستو پلانے شروع کئے - اور قدرے جو کر کھانے کے لئے دیا - اور برف کا اِستعمال جاری رکھا - دوپہر کو مالک اپنے گھوڑے کو واپس گھر لے گئے - اور شام کو شفاخانہ مین لائے - حرارت غریزی اعتدال پر ہے - گھوڑا گھاس کھانے پر راغب ہے اور چلنے پھرنے مین کچھ کمزوری ظاہر نہین کرتا - مالک کو ہدایت کی گئی کہ چار روز تک اِس سے کچھ محنت نہ لے - اور سرد تھان مین رکھے ٹھنڈا تازہ پانی پلاوے جو کر اور تازہ ہری گھاس کھانے کے لئے دیوے - اور بعد ازان جب کام لینا شروع کرے تو بھی بہت گرمی اور دھوپ مین محنت نہ لیا کرے - اور گھوڑے کو خارج کیا گیا - مالک کے بیان سے معلوم ہوا کہ یہ جانور چند روز ہوئے بہت ہانپتا اور دم کرتا تھا اور دھوپ مین چلتے چلتے رک جاتا اور بہت ردی حالت مین ہوجاتا تھا - اور جب آرام دیا جاتا تو پھر چلنے کے قابل ہوتا تھا - آخر آج اِس سے جو بہت محنت لیگئی ایکدم دھوپ مین سرگردان ہو کر گر گیا - اور بدحواس ہو کر ٹانگین مارنے لگا - اور بمشکل تمام اُٹھا کر شفاخانہ مین لائے معلوم ہوا کہ مریض کو تیز دھوپ اور شدت گرمی سے بخار ہوگیا ہے -

سردار شاہ

(۴۳) اِس سال شدت گرمی کے سبب بخار کے مریض مویشی شفاخانہ مین بہت آئے ہین اُنمین سے ایک مریضہ کا حال لکھتا ہون :-

ایک گائے سیاہ ملکیتہ مسٹر اینڈرو صاحب لاہور - مورخہ ۱۳ - جولائی کی صبح کو بعارضہ بخار مریض ہو کر برائے علاج ہاسپٹل مین لائی گئی -

گوالیے کی زبانی معلوم ہوا کہ کل جب یہ گائے چرائی کے لئے باہر بھیجی گئی - واپس آتے پر کچھ سست معلوم ہوتی تھی - رات کو دانہ گھاس بھی نہین کھایا - دودھ بھی بہت کم دیا ہے اور آج صبح کو بالکل دودھ نہین دیا - بلکہ بچھڑے کو بھی نزدیک نہین آنے دیتی -

مریضہ سست مضمحل اور ہونٹ خشک دم کرتی ہے - نبض تیز - حرارت بذریعے آلہ مقیاس الحرارت ایکسو چھ ڈسمل بیس درجہ تک اطراف سینگ و کان بہت گرم اور کمزوری و سستی بہت ہے -

علاج - مریضہ کے سر پر سرد پٹی لگائی گئی اور گوالیے کو فہمایش کی گئی کہ دن اور رات اسکو سرد پانی سے بھگوتا رہے اور سرد جگہ مین رکھے اور سرد پانی پلاوے ایک فیور مکسچر حسب ذیل طیار کر کے پلایا گیا اور ۲ معتاد مکسچر بنا کر گوالیے کے حوالے کیا کہ ایک خوراک دوپہر اور ایک خوراک شام کو پلاوین - پس اسی علاج کو چند روز تک جاری رکھا اور آخر ۱۸ جولائی کو مریضہ بالکل شفایاب ہو گئی - اپنی خوراک اچھی طرح کھانے لگی اور دودھ بھی دینے لگی - نسخہ بخار قلمی شورہ ½ تولہ - نوشادر ایکتولہ - سلفیٹ آف مگنیشیا - ۲ چھٹانک عرق میٹھا تیلیا - ۲۰ قطرہ - پانی ڈیڑھ پاؤ - یہ ایک خوراک ہے - اور اسی طرح کی تین خوراکین روزمرہ دیگئی - پینے کے پانی مین ستو - اور کھانیکے لئے آش آرد گندم دو دفعہ دن مین پلائی گئی -

(۴) مین نے اپنے پچھلے دوازدہ سالہ پریکٹس مین کوئی ایسا مریض شفا ہوتا نہین دیکھا جسکا مین اب ذکر کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ ناظرین کے لئے خالی از فائدہ نہ ہوگا - ایک بڑا قد آور چسنٹ ویلر گلڈنگ (اولڈ کاسٹر) زیر سواری

مسٹر ہائیوصاحب ملکیتہ پنجاب لائٹ ہارس۔مورخہ ۶ جولائی کو بحادثہ برو کن نیز
اوراوپن جائنٹ (گھٹنے کا جوڑ کھلا ہوا) مین مبتلا ہوکر علاج کیلئے ہاسپٹل مین
بھیجا گیا۔ مریض کا امتحان کرنے پر معلوم ہوا کہ اُسکی بائین نی جاینٹ پر گہرا برو کن
تیز ہے۔ لیکن دھنے گھٹنے کا جوڑ بالکل سامنے سے کھلا ہوا اور برہنہ استخوان نظر
آتے ہین۔اور رقیق سنو ویا جوڑ کے سامنے کے اُستلے برسون سے بھتا ہے۔
چمڑا اور اُسکے نیچے کا ملائم ٹشو کٹ کر ایک فلیپ کی شکل مین علیحدہ ہو رہا ہے۔
جسکے اُٹھا کر اوپر چپکا دینے سے زخم بالکل پوشیدہ ہو جاتا ہے۔ چونکہ گھوڑا بالکل
بوڑھا اور حادثہ بہت سخت تھا اِسلئے پہلے تو مسٹر موصوف کو اُسکے ہلاک کرنیکی
صلاح دیگئی۔ لیکن اِس امید پر کہ شاید اسے کچھ آرام آجاوے علاج شروع کر دیا۔
لیکن خیال یہی تھا کہ غالبًا اِس جانور کو آخر ہلاک کرنا پڑیگا۔

پہلے مریض کا ٹمپریچیور لیا گیا خفیف سا بخار تھا اور کھانے مین بھی خفیف سی
کمی تھی۔ چلنے مین دھنی ٹانگ سے لنگ کرتا تھا۔

علاج ۔ پہلے زخمون کو مرکری لوشن سے اریگیشن کرکے خوب صاف کیا گیا
اور خس وخاشاک زخم سے نکالکر اُسے معمولی ایک اور بیس حصے کے کاربالک آئیل
سے ڈریس کرکے دونو گھٹنون پر کس کر تر پٹی لگا دیگئی شام کو بھی ڈریسنگ
دوہرایا گیا۔ جانور کو کم اور ملایم خوراک دیگئی اور اُسکی آنتون کو آزاد اور حرارت
کم کرنیکے لئے اندر متوسط خوراکین سلفٹ آف میگنیشیا کی جاری کردین۔ دوسرے
روز صبح کو دونو گھٹنون پر خوب سرد پانی کا ڈوش ایک گھنٹہ تک جاری رکھا۔
اور بعد ازان زخمون کو آیوڈوفارم سے ڈریس کیا گیا اور صاف پٹی باندھ دی۔
تیسرے روز بائین طرف کے گھٹنے کے زخم پر انگور نمودار ہوئے۔ مگر دہنی طرف
کے گہرے زخم کی حالت گو اچھی تھی لیکن اخراج سنوویا بدستور جاری تھا اور

جو چمڑے کا فلیپ کٹکر نیچے لٹکا ہوا تھا وہ چپک کر اوپر ہو گیا - اور اس سبب سے سنودیا بہت کم خارج ہوتا تھا - ورم بالکل اُتر گیا - حرارت اعتدال پر تھی - اور گھوڑا اپنی پوری خوراک کھانے لگا - چوتھے روز دھنی ٹانگ کے زخم کے گرد سے بال صاف کرکے لیمنٹ آف آیوڈین کا بلسٹر لگا دیا - اور دوسرے روز پھر دوبارہ دوہرادیا - جس سے جوڑ کے زخم کے گرد قدرے ورم پیدا ہو گیا - زخم کی گہرائی اور سنودیا وغیرہ کا امتحان کرنا اور زخم مین سلائی داخل کرنا بالکل بند کر دیا - اور باہر سے جو آلائیش خارج ہوتی تھی دھوکر ڈریس کر دیا جاتا رہا - ڈریس کرنیکے لئے جو سلوشن اور پٹی وغیرہ ہوتی تھی وہ اچھی صاف اور باقاعدہ دو دفعہ دن مین بڑی احتیاط سے ڈریس ہوتا رہا -

مورخہ ۲۰ - جولائی کو بائین گھٹنے کا زخم پُر ہو کر کھرنڈ بننے لگا - اور دھنی طرف کا زخم بھی رو بصحت معلوم ہوتا تھا لیکن ابھی کچھ قلیل اخراج ہوتا تھا -

۲۴ - جولائی کی شام کو اچانک گھوڑا سخت کُرکُری مین مبتلا ہوا - اور ساتھ ہی اُسے بخار بھی ہو گیا - (حرارت ۱۰۴ - ۱۰۵ درجہ پر تھی) ان ایام مین بسبب شدت تمازت اور بارش ہونے کے سبب اکثر بخار کے مریض جانور ہاسپٹل مین آتے رہے ہین - اس موقع پر ناظرین کو توجہ دلاتا ہون کہ جہان اس قسم کے مریضون (یعنی اوپن جائنٹ یا گہرے زخمون کے مریضون) بخار اور قلنج کی بیچینی اچانک لاحق ہو تو اکثر ناتجربہ کار معالج تشخیص عوارض مین غلطی کھا جاتے ہین اور اس عارضہ کو پائمیا یا سپٹی کیمیا خیال کر بیٹھتے ہین - ہمنے جب اُسے دیکھا تو فوراً اُسکی گھاس کا ملاحظہ کیا جو بالکل ناصاف اور خراب تھی اور چونکہ گھوڑا بسیار خور اور قدآور تھا اور اوپن جائنٹ کے سبب بالکل آرام مین کھڑا تھا اور گھاس سائیس نے ہدایت کے مطابق کم نہین ڈالی بلکہ بہت ڈالتا رہا - اسلئے جانور اُسے ہضم نکرسکا اور مریض

ہوگیا۔ اور بدہضمی و شدت گرما کے باعث اُسے بخار بھی ہوگیا۔

علاج۔ جس طرح تشخیص مین غلطی نہین ہوئی ویسے ہی تدبیر علاج مین بھی پوری کامیابی ہوئی۔ پہلے قناطیر داخل کرکے پیشاب نکالا گیا۔ اور گرم انیما کیا گیا پیٹ پر ٹکور کی اور اندر کالک کو روکنے والی دوائی دو دو گھنٹے بعد دیگئی۔ اور بخار کا کچھ خیال نہین کیا۔ شام سے لیکر صبح تک قولنج کا علاج کیا۔ صبح کو قولنج کے علامات بالکل رفع ہو گئے۔ تب آلہ تھرمامیٹر لگا کر حرارت اندرونی کا امتحان کیا۔ بخار ۱۰۴-۱۰۵ درجہ پر تھا۔ مریض کے سر پر سرد پٹی لگائی۔ اور اندر فیور مکسچر دینا شروع کیا۔ اور سرد ہوادار تھان مین تبدیل کیا گیا۔ کھانیکے لئے قدری چوکر اور پینے کے پانی مین قلمی شورہ ½ تولہ اور سلفٹ آف میگنیشیا ایک چھٹانک حل کر دیا جاتا رہا۔ اور مریض کو گھاس سے بالکل فاقہ مین رکھا۔ سرد پانی کا رینہ چند دفعہ دُمین دیا گیا دوسرے روز صبح کو لید قدرے ڈھیلی ہو گئی۔ مریض گھاس کھانے کے لئے بہت خواہش کرتا ہے اور سب طرح چنگا بھلا معلوم ہوتا ہے۔ حرارت بدرجہ اعتدال آگئی ہے۔ نبض درست ہے اطراف سرد ہین۔ اور دم بھی آرام سے لیتا ہے۔ اِسلئے اِس نئے عارضے سے نجات پاکر اپنے سابقہ تھانمین تبدیل کیا گیا۔

اِثنار قولنج مین لیٹنے اور بے تحاشہ گرنے کے سبب پھر گھٹنے کسیقدر چھل گئے اور زخم ہرے ہو گئے۔ (گو بہت احتیاط کی گئی اور پٹی بھی لگائے رکھی) اور پھر حسب المعمول علاج شروع کیا۔ دھنے گھٹنے کے گرد دوبارہ آیوڈین کا بلسٹر لگایا اور نہایت احتیاط اور صفائی سے انٹی سپٹک ڈریس ۲ دفعہ روزمرّہ کیا جاتا رہا۔

آج مورضہ یکم اگست کو مریض ہر طرح تندرست۔ زخم قریب التیام پذیر ہو گیا ہے۔ سنودیا کا اِخراج بالکل بند ہے۔ اور مین اِس زخم کے التیام اور اخراج سنودیا کے بندش کا خود حیران ہون کہ بالکل معمولی قسم کی سادہ ڈریسنگ سے اِس قدر

کامیابی حاصل ہوئی ہے جو بڑے تجربے کار معالجون کے پیچیدہ اور قیمتی ڈریسنگ سے آجتک ہمنے نہین دیکھی۔ ابھی مریض زیر علاج ہے اور جسوقت ہاسپٹل سے خارج کیا گیا اُسوقت اُسکی باقی حالت بھی بیان کی جاویگی۔

سردار شاہ

(۵) پادری ویلٹی صاحب کا گرئی دیسی گھوڑا۔ بعارضہ لیور ڈسیز اور کالک مریض ہوکر ۳۰ جون کو واسطے معالجہ کے شفاخانہ ہذا مین لایا گیا۔

علامات مرض۔ مریض بیچین تھا اور بار بار اُٹھتا بیٹھتا اور زمین پر لیٹتا تھا۔ اگر کھڑا کیا جاوے تو اگلی ٹانگین زمین پر مارتا تھا۔ تھرمامیٹر لگایا گیا۔ ٹمپریچیور ۱۰۵-۴۰ تھا نبض تیز اور کمزور آنکھ مُنہ اور ناک کی جھلیان گہری پیلی رنگ کی۔ قارورہ سیاہ۔ اور کپڑے پر ڈالنے سے گہرا پیلا دھبہ پڑجاتا تھا۔ اور بار بار تھوڑا تھوڑا پیشاب کرتا تھا۔ لید بند تھی۔ اشتہا بالکل بند تھی۔ پانی قدرے بار بار پیتا اور مُنہ سے گراتا تھا۔

تشخیص۔ اِس گھوڑے کا جگر مریض تھا اور سارے علامات یرقان اور سوزش جگر کے موجود تھے۔ مریض کی نشست و برخاست اور بیچینی بسبب قولنج کے تھی جو بطور عارضہ کے لاحق ہوا۔

علاج۔ پہلے معمولی علاج کالک کا کیا یعنی بیک رک کر کے اینما دیا گیا۔ پیٹ پر تکمید لیگئی۔ اندر تین تین گھنٹہ بعد کالک ڈرافٹ دیا گیا۔ دوسرے روز علامات بالکل موقوف ہوے۔ اب بخار اور یرقان باقی رہا جسکا علاج حسب ذیل کیا۔ پینے کے پانی مین سلفٹ آف مگنیشیا ۴ اونس روزمرہ دیتے رہے۔ جبتک کہ پتلے اسہال جاری ہوگئے۔ اور الیکچوری ذیل ۳ دفعہ دن مین چٹاتے رہے۔ نسخہ شورہ ۳ ڈرام۔ نوشادر ۴ ڈرام۔ کافور ایکڈرام۔ اپیکاک ½ ڈرام۔ مصبر ½ ڈرام

شیرہ اور السی حسب ضرورت - یہ ایک خوراک ہے ایسی قسم اور مقدار ۳ خوراکین یومیہ دیگئین - اور پیٹ کے دہنی طرف جگر کے مقام پر ایمونیا لیمنٹ کی پانچ روز تک متواتر مالش کی گئی - بخار کی حرارت اکثر بدلتی رہتی یعنی صبح کو کم دوپہر کو زیادہ اور شام کو پھر کم ہوجاتی تھی مگر مریض کو کسیقدر افاقہ معلوم ہوتا تھا اور حرارت گھٹگئی - تیسرے روز ایلکیوری موقوف کردی اور اُسکی جگہ فیور مکسچر معمولی دینا شروع کیا - جسکی ہر ایک خوراک مین ایکتولہ نوشادر ایزاد کیا گیا اور پینے کے پانی مین قلمی شورہ ایک تولہ فی وقت ہر روز حل کردیا جاتا رہا - تیسرے روز بخار بالکل موقوف ہوگیا مگر ظاہرہ میوکس جھلیان گو پہلے کی طرح بالکل میلے رنگ کی نہ تھین لیکن ابھی پیلی تھین - مریض اچھی طرح گھاس چوکر کھانے پینے لگا - اور قارورے کا رنگ بھی سیاہی سے بدلکر زرد سا ہوگیا - اب فیور مکسچر بند کرکے اُسکی جگہ پھر معمولی سیلائین ایلکیوری (نوشادر کی زیادہ مقدار ایزاد کرکے) تین دفعہ دِنمین شروع کی - کھانے کے لئے معمولی خوراک دینے لگے رفتہ رفتہ مریض ۱۲ جولائی کو بالکل شفایاب ہوکر شفاخانہ سے واپس کیا گیا -

سردار شاہ

(۶) ایک کمیت رنگ کی دیسی بچھیری ملکیتہ تحصیلدار صاحب لاہور - مرض فلاچولنٹ کالک مین مبتلا ہوکر مورخہ ۲۲ - جولائی کو واسطے معالجے کے ہاسپٹل مین لائی گئی - پہلے معمولی علاج کالک کا کیا گیا - بیک رک کرکے گرم پانی کی انیما دی گئی - اور قناطیر سے پیشاب نکالا گیا - پھر ایک جلاب کاسٹرئل کا دیا گیا جسمین تارپین کا تیل ۲ اونس ملایا گیا - اور انیما مین بھی فی وقت ایک اونس روغن تارپین ملایا گیا - شکم پر تکمید گرم پانی اور کمل سے کی گئی - جب آٹھ پہر کے علاج سے کچھ افاقہ نظر نہ آیا - اور ٹمپنی بڑھتی گئی تو مریض کی دہنی کوکھ مین

اُسکے کولون آنت مین چھوٹا آلہ ٹروکار داخل کرکے گیس خارج کی گئی - اِس سے مریض کی بےچینی بہت گھٹ گئی - اور آرام سے کھڑی ہوگئی - اب دوبارہ ایک جلاب بادہ تیل اور روغن بیدانجیر کا دیا گیا - اسہال جاری ہوگئے - اور علامات قولنج بالکل رفعہ ہوئے - مورخہ ۲۴ - جولائی کو مریض بالکل اچھا ہے - کھانے پینے کی پوری رغبت ظاہر کرتا ہے - مگر مرض کی شدت کے سبب کمزور اور خستہ ہو رہا ہے - اِسلئے اُسکے سائیس کو ہدایت کیگئی کہ چند روز تک چوکر اور تھوڑی سبز گھاس دی جائے - اور آرام مین رکھا جاوے - اور ہاسپٹل سے خارج کیا گیا -

سید سردار شاہ

(۷) - ایک گھوڑی برنگ چیسنٹ اون دیسی ملکیتہ گنڈا سنگہ سوار پولیس ۱۱ - جولائی کو مریض ہو کر داخل ہاسپٹل ہوئی -

یہ مریضہ پہلے چند روز بدہضمی مین مبتلا رہی - اور اسکا تالو بھی قدرے بڑھا ہوا تھا جسکا علاج اوٹ ڈور پیشنٹ کے طور ہوتا رہا - دو روز کے علاج مین جب مریضہ کو چندان فائدہ نہ ہوا - تو سوار مذکور نے کسی دیسی معالج سے اُسکا علاج کرایا - دیسی معالج نے کوئی خراشندہ دوائی خوب گرما گرم مریضہ کے مُنہ مین ڈالدی جس سے اُسکا سارا کا سارا مُنہ جل گیا اور بکل ممبرین کی جھلی سب اُدھڑ پڑی - اور مُنہ و زبان اندر سے اِسقدر متورم ہوگئی کہ مُنہ کھل نہین سکتا تھا - مریضہ کے منہ سے بدبودار چھیچڑے اور لیسدار رال بہت گرتی تھی - سارے جسم پر لرزہ سخت سُستی اور مریضہ کھانے پینے بلکہ مُنہ ہلانے سے بھی معذور تھی - اور نہ خالی منہ اندر سے بلکہ باہر سے اُسکے گال بھی جلے ہوئے معلوم ہوتے تھے - اور لبون کے گرد کا چمڑا سب خشک اور بیجان ہو کر سخت ہو رہا تھا اور مریضہ بالکل ایک بُری اور قابل رحم حالت مین تھی -

تھرمامیٹر لگانے سے معلوم ہوا کہ ۱۰۴٫۲۰ درجے کا بخار بھی تھا۔

علاج۔ مریضہ کے مُنہ کو گرم پانی کا بھپارہ دیا گیا۔ اور گرم انٹی سپٹک گارگل چند دفعہ دن مین کرایا گیا۔ جہان ورم اور سوجن زیادہ تھی۔ پچھنہ لگا کر شگاف دیا گیا۔ اور چٹونپر سہاگہ اور شہد کا لعوق بنا کر لگایا گیا۔ پہلے دو روز تک دو دفعہ دنمین صبح و شام معمولی فیور مکسچر بھی بمشکل دیا گیا جس سے بخار بالکل گھٹ گیا۔ پھر مکسچر بند کر کے پینے کے پانی مین ۲ دفعہ دنمین قلمی شورہ ۳ ڈرام حل کر دیا کرتے تھے۔ اور مقامی علاج بدستور جاری رکھا۔ منہ کی جلن اور السر کم ہونے لگے اور ورم اُتر گیا۔ پہلے تو فقط پانی مین ستو ملا کر ہر وقت مریضہ کے تھان پر موجود رکھتے تھے کیونکہ اِسکے سوائے اور کچھ کہا نہین سکتی تھی لیکن اب ورم مُنہ کا اُترنے اور جلن کم ہونے سے کچھ کھانے لگی۔ دو وقت جو کر نمک ملا کر دیا گیا اور قدرے سبز گھاس بھی تھانپر موجود رکھتے رہے جس سے حسب خواہش کھاتی رہی۔

لبون کے گوشونمین مردار چمڑا اور جھلی کی علیحدگی سے جو زخم ہو گئے تھے وہان مکھی کے بیٹھنے سے کرم پڑ گئے جو فوراً نکالکر بیرونی زخمون کو آلوڈو فارم سے ڈریس کیا گیا۔ رخسارونکا مردار چمڑا چاقو و مقراض کے ذریعے علیحدہ کر کے اُلسر کو معمولی انٹی سپٹک ڈریسنگ سے صاف کرتے رہے۔ رفتہ رفتہ مُنہ کے اندرونی زخم بالکل اچھے ہو گئے۔ مریضہ اچھی طرح خوراک کھانے لگی۔ پہلے جو بخار اور غذا نہ پہونچنے سے بہت دُبلی ہو رہی تھی۔ اب بدن مین ترقی کرنے لگی۔

آج مورخہ ۸۔ اگست کو مریضہ اور سب طرح سے بالکل اچھی ہے۔ فقط گال کے بیرونی السر کسیقدر باقی ہین۔ جو اوٹ ڈور مین بھی روزمرہ ڈریس کئے جاسکتے ہین لہذا جانور کو ہاسپٹل سے خارج کیا گیا ہے۔

سید سردار شاہ گیلانی

کار جراحی مین مرہم پٹی کا سامان

(منقول از اپرٹیوسرجری)

مصنفہ سیّد سردار شاہ گیلانی

ڈریسنگ یعنی زخم صاف کرنا

جبکہ سطح جسم پر صدمہ - چوٹ وغیرہ سے زخم یا گھاؤ پیدا ہو جائے یا عمل جراحی سے خود زخم پیدا کیا جائے تو اسے اچھا کرنے اور کٹی ہوئی بناوٹ مین التیام و اندمال پیدا کرنے کے لئے روزمرہ صاف کر کے اُسپر مرہم پٹی کی جاتی ہے - اسکو اصطلاح مین ڈریسنگ کہتے ہین - اور ڈریسنگ کرنیوالے کو ڈریسر - عمل جراحی مین ڈریسنگ کا ہنر سب سے مقدم اور ضروری ہی - جراح خواہ کیسا ہی دانا اور ہنرمند ہو اور کیسی اعلےٰ درجہ کی لیاقت اور تجربہ عمل جراحی اور چیر پھاڑ مین رکھتا ہو جبتک زخم وغیرہ کی اصلیت اور حالت کے مطابق نہایت احتیاط باقاعدہ ڈریسنگ نکرے جراحی مین کامیاب ہونا ناممکن ہے - اگرچہ کار جراحی عمدگی سے نہ کیا جاوے - مگر ڈریسنگ باقاعدہ اور عمدگی سے ہو تو کامیابی کی پختہ امید ہوتی ہے - غرضیکہ سطح جسم کی ہر ایک قسم کی تفرق اتصال اور صدمات اور نقصانات اندمال جلد یا دیر مین ہونا بالکل ڈریسنگ پر منحصر ہے - شفاخانہ مین نہایت صفائی کے ساتھ

ہر وقت طیار اور موجود رکھنا چاہیئے۔تاکہ ضرورت کیوقت یکدم سب چیزین موجود ہون۔اور اِدھر اُدھر دوڑنا نہ پڑے۔اور ڈریسنگ لگانے سے پہلے زخم یا گھاؤ کو خون پیپ میل اور سابقہ ڈریسنگ وغیرہ سے خوب اچھی طرح صاف کرلین۔تاکہ کوئی خراش پیدا کرنیوالی چیز زخم کے اندر باقی نہ رہ جاوے۔زخم خواہ صاف کرنے کے لئے صاف شیر گرم پانی ہونا چاہیئے۔جس مین قدرے کاربالک ایسڈ خالص یا بوریسک ایسڈ (اگر یہ نہ ملے تو شہاگہ) یا (کروسیو۔سبلی مٹ) اگر یہ بھی نہ ملے تو (دارچکنا) بھی ملا ہوا ہو کہ یہ نہایت انٹی سپٹک اور ڈس انفکٹنٹ دوائین ہین۔انٹی سپٹک اور ڈس انفکٹنٹ ادویات کے ملانے سے یہ فائدہ ہے۔کہ اِن سے پانی کے زہریلے مادے مرجاتے ہین۔اور پانی خوب صاف ہوجاتا ہے۔اور جس زخم یا گھاؤ کو اِس پانی سے دھو دیا جاوے۔اُسے بھی اِن مواد سے پاک کردیتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ اِس قسم کے پانی کو جسمین اِن ادویات مین سے کوئی ایک حل کرلیا جائے۔انٹی سپٹک لوشن کہتے ہین۔شفاخانونمین ہر ایک قسم کے زخم کو اِسی انٹی سپٹک لوشن سے دھوتے ہین۔مگر جہان لوشن تیار نہ ہوسکے تو فقط صاف پانی سے ہی زخم کو صاف کرلیا کرین۔صاف کرنیکی ترکیب یہ ہے کہ صاف بالٹی یا ارِی گیشن پاٹ وغیرہ مین صاف پانی یا لوشن ڈالکر تھوڑا تھوڑا زخم پر ڈالین اور ایک اسپنج یا باریک سن کی گدی یا کپڑے کے ٹکڑے سے جو لوشن مین تر کیا ہوا ہو۔زخم کو پونچھنا چاہیئے۔اگر کچھ کھرنڈ یا چھلکے ہون تو اُنھین اُتار دین۔مگر یاد رکھو کہ زخم کو ناخون سے ہرگز نہ چھیلنا چاہیئے۔اور جہانتک ہوسکے زخم کو نہ چھیڑنا چاہیئے۔گہرے زخم کو (دونڈ سرنج جو پیتل یا پیوٹر یا گلاس کے زخم دھونے کے لئے بنی ہوئی ہوتی ہے) اندر سے دھو ڈالین۔ارِی گیشن پاٹ موجود ہو تو اُسے بھی دھویا جاسکتا ہے۔

(جس نمونے کے اری گیشن پاٹ ویٹیری نیری کالج ہسپتال لاہور مین زخم یا گھاؤ دُھونے اور اُن پر انٹی سپٹک لوشن کی دھار چھوڑنے کے لئے مستعمل ہوتے ہین - سب سے زیادہ مفید ہین)-

جس طرح لوشن کی صفائی کے بارہ مین لکھا گیا ہے - ویسا ہی یہ بھی یاد رکھین کہ ڈریسر اور جرّاح کے ہاتھ اور وہ اوزار جو زخم پر استعمال کیئے جاوین - بالکل پاک وصاف ہون - ڈریسنگ کی ضروریات مثلاً ٹَو یعنی باریک سن - لنٹ - روئی - پٹی اور کپڑا وغیرہ بھی جو زخمون پر استعمال کیا جاے - بالکل صاف ستھرا ہونا چاہیئے - اور ہر روز تازہ بدلنا اور سابقہ میلا پھینک دینا چاہیئے -

ڈریسر کے لئے یہ بھی ضروری ہی کہ مریض کو بہت دلاسا اور پیار سے قابو کرے بہت شور وغل کرنا یا جانور کو مارنا دھمکانا اس سے اور بھی بھڑکا دیتا ہے - اور ڈریس کرنا مشکل ہو جاتا ہے - مریض کا ڈریس کرنیمین بیفائدہ وقت ضایع نکرین بلکہ جسقدر ہو سکے جلدی کرین مگر نہ اسقدر جلدی کہ باقاعدہ ڈریس بھی نہو سکے - زخم کی ساری سطح پر اچھی طرح ڈریسنگ چسپان ہو اور ہموار دباؤ پڑے - مگر ملائم بناوٹ پر کبھی اِسقدر دباؤ نہ ڈالین کہ دوران خون بند ہو جاوے - روز مرّہ مرہم پٹی کرنے کے وقت سابقہ ڈریسنگ کے اثر اور فائدہ کو جانچ لیا کرین - تا کہ معلوم ہوتا رہے کہ کسقدر فائدہ ہوا اور کسی قسم کی پیچیدگی یا نقص تو پیدا نہین ہوا - اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ناہموار دباؤ سے انگور خراب ہو جاتا ہے - ڈھیلا ڈریسنگ لگانے سے اوبھار پیدا ہو جاتا ہے - اطراف پر تنگ پٹی لگانے سے دوران خون کی رُکاوٹ کے سبب آماس یا جلن یا مرض سُرخ باد کے چھالے پڑ جاتے ہین - زخم کے ساتھ اِسکے ارد گرد کے حصّون کو دھونا اور صاف رکھنا ضروری ہی - کیونکہ اصل زخم صاف ہو پر ارد گرد کے میل کا خراب اثر بھی زخم مین نقص پیدا کر دیتا ہے -

ڈریسنگ کی ادویات کبھی تیل کی صورت مین اور کبھی عرق کی اور کبھی مرہم کی صورت مین ہوتی ہین۔ کبھی بدون توسل کسی چیز کے زخم کی سطح پر طلا کر دیجاتی ہیں اور کبھی اور چیزون مثلاً روئی۔ لٹو یا لنٹ وغیرہ کے ذریعے لگائی جاتی ہین۔ اور اوپر سے ململ یا دوسوتی وغیرہ کی پٹی باندھ دیجاتی ہے۔ مگر فی زمانہ تیل کی قسم کے ڈریسنگ کو ناپسند کیا گیا ہے۔

پہلے زخم کے جوف مین چھوٹا سا ڈریسنگ لگا کر اُسپر چوڑا ٹکڑا رکھنا اور سطح زخم کو ہموار کرنا چاہیئے۔ پھر اُسپر ہلکے ہاتھ سے پٹی باندھ دینی چاہیئے۔ پٹی جو گھوڑون کے اطراف پر لگائی جاتی ہے وہ اکثر دو یا تین گز لمبی اور چار انچہ چوڑی ہوتی ہے۔ مگر پٹی کا طول وعرض موقعہ استعمال کے مطابق اور عامل کی رائے پر بنائی جاتی ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ شفاخانہ مین ہر قسم کی پٹیان ہر وقت موجود رہین۔ اور مختلف قسم کی پٹیون کے بنانے کے لئے ہر وقت دلیسی کپڑا یا دسوتی موجود رہے۔ تاکہ ضرورت کے مطابق کاٹ کر تازہ پٹی بنالین۔ پٹی کبھی خشک اور کبھی تر یعنی سرد یا گرم پانی مین بھگو کر لگائی جاتی ہے۔ کبھی سرد کرنے یا درد موقوف کرنیوالے عرق مین بھگو کر یا چکنے والے لیپ سے آلودہ کرکے بھی لگاتے ہین۔ غرضیکہ ہر ایک قسم کی پٹی لگانیکی مشق ہاتھ سے خوب کرنی چاہیئے۔

فن جراحی حیوانات مین مختلف قسم اور شکل کی پٹی لگانا بھی ایک معقول ہنر ہے۔ اور اِسکا سیکھنا بھی ضروری ہے۔ اسلیئے طلباء اور شائقین فن ہذا کو لازم ہے۔ کہ مختلف مقامات پر باقاعدہ پٹی لگانے کا طریق عملی طور پر اُستاد سے سیکھین۔ کیونکہ یہ سادہ قسم کے عمل کتاب مین پڑہنے سے بہت مشکل معلوم ہوتے ہین۔ لیکن عملی تعلیم مین بالکل آسان ہوجاتے ہین۔

ڈریسنگ کے تبدیل کیوقت کی بابت بہت سی مختلف رائین ہین۔ مگر یہ زیادہ تر

موسم اور ملک کی آب وہوا اور زخم کی قسم واصلیت کے مطابق جراح کی رائے پر منحصر ہے۔ مثلاً اگر زخم مین بڑی بڑی رگین کٹ جائین اور سخت جریان ہو تو خون بند کرنیکے لئے جو ڈریسنگ لگایا جاوے۔ اُسے دیر تک یعنی جب تک کہ رگون کے دہانے بند نہ ہون لگا رہنے دین۔ اور جلد تبدیل نکرین (۲۴ گھنٹے سے ۳۲ گھنٹے تک) اور اگر سطح زخم پر ریم پیدا کرنا (سپوریشن) مقصود ہو تو بھی پہلا ڈریسنگ جب تک کہ پیدائش ریم شروع نہو تبدیل نکرین مگر جہان پیپ بافراط جاری ہو وہان جلد جلد یعنی صبح اور شام دو دفعہ روزمرہ ڈریسنگ کی تبدیلی ضروری ہے۔ کیونکہ دیر تک زخم کو بند رکھنے اور ڈریسنگ تبدیل نکرنے سے ریم جمع ہو جاتی ہے۔ اور چونکہ خارج ہونے کا رستہ نہین پاتی۔ اسلئے پھر بناوٹ مین جذب ہونا شروع کرتی ہی۔ لہذا ڈریسنگ جلد تبدیل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اِسکے علاوہ ڈرینج ٹیوب وغیرہ سے بھی اخراج جاری رکھین۔ ڈریسنگ کی تبدیل کے وقت ان باتونکا ضرور خیال رکھنا چاہیے۔

(۱) سابقہ ڈریسنگ جو زخم یا گھاؤ کے ساتھ چمٹ گیا ہو اُسے فوراً چھیلکر نہ اُتارین بلکہ پہلے کسی انٹی سپٹک لوشن یا فقط سادہ شیر گرم پانی سے (خواہ بذریعہ اریگیشن پاٹ یا ڈوس یا اسپنج وغیرہ) اُسے خوب تر کرین تاکہ بآسانی علیحدہ ہو جاوے۔

(۲) سطح زخم کے انگور احتیاط کے ساتھ بچائین۔ اور عارضی کھرنڈ کو ہوشیاری سے اُتارین۔

(۳) ڈریسنگ جو زخم کے ساتھ چپان ہو۔ اُسے آلہ فارسیپس وغیرہ سے علیحدہ کرین۔ اُنگلیون اور ناخنون سے نہ اُتارین ورنہ زخم مین تعفن پیدا ہو جاے۔ اور نیز انگور کے ٹوٹ جانے کا خوف ہے۔

(۴) زخم سے خون جاری نہ ہونے دین۔

(۵) جہانتک ہوسکے ڈریسنگ جلدی ختم کرین - اور دیر تک زخم کو ننگا نہ رہنے دین کیونکہ ضرورت سے زیادہ اُسے برہنہ رکھنا اور صاف کرنے کے لئے اسپنج وغیرہ سے سطح زخم کو ملنا یا چھیلنا اُسکے التیام کو روکدینا ہے اور انگور سست پڑجاتا ہے۔ جہانتک ممکن ہو زخم کو ہوا سے بچائین - اور پوشیدہ رکھین - اِس سے زخم کا درد موقوف ہوجاتا اور جلن رُکجاتی ہے - اور تندرست گھرنڈ جلد پیدا ہوجاتا ہے زخم مین جسمانی گرمی کے موجود و محفوظ رہنے سے جلد اندمال ہوجاتا ہے - اور اخراج بھی باقاعدہ جاری رہتا ہے -

ڈریسنگ کئی قسم کے ہوتے ہین مثلاً :-

(۱) وہ جو ٹوٹی ہوئی ہڈی کو باہم ملاکر اپنی اصل شکل مین قایم رکھنے کے لئے لگائے جاتے ہین -

(۲) وہ جو پھٹی ہوئی نرم بناوٹ کو باہم (ٹانکے یا اسٹکن) کے ذریعہ ملائے رکھنے کے لئے لگائے جاتے ہین -

(۳) وہ جو معلق اعضاء مثلاً خصیون اور پستانون وغیرہ کو سہارا دینے اور اُٹھائے رکھنے کے لئے لگائے جاتے ہین -

(۴) وہ جو اُبھرے ہوئے کچّے انگور اور استخوانی اوبھار کے دبانے یا جریان بند کرنے کی غرض سے کسیقدر دباؤ کے ساتھ لگائے جاتے ہین -

(۵) وہ جو گہرے زخمون اور ناسور وغیرہ مین بتی کی شکل مین لگائے جاتے ہین تاکہ زخم کا مُنہ فوراً بند ہونے نپائے بلکہ جبتک زخم تہ سے بھر نہ جائے اُسکا منہ کہلا رہے اور اخراج جاری رہے -

(۶) وہ جو زخم کے اخراج اور ریم کو جذب کرنے یا ایک نلی (ڈرینج ٹیوب) کے ذریعہ خارج کرنیکی غرض سے لگائے جاتے ہین - جذب کرنے کے لئے لنٹ

ابسار بنٹ کاٹن یا ململ کی چند تہین کرکے زخم پر رکھدیتے ہین - اور ڈرینج ٹیوب ربڑ کی ایک نلی ہوتی ہے - جو زخم کے مطابق مختلف قطر و طوالت رکھتی ہے - اور اسمین لمبائی کے رُخ جا بجا سوراخ کردیتے ہین - اور اُسی زخم مین داخل کرکے سیفٹی پن یا ٹانکے وغیرہ سے وہان پر قایم کردیتے ہین - اور آزاد سرے کو باہر لٹکا دیتے ہین - جس سے اخراج بہتا رہتا ہے - باہر سے پچکاری کے ذریعے لوشن وغیرہ بھی اسکی راہ داخل کرسکتے ہین - ناسور مُدہو اور خراب قسم کے پول ایول وغیرہ مین یہ ڈریسنگ بہت ضروری اور مفید ہے -

(۷) انٹی سپٹک ڈریسنگ - اس قسم کے ڈریسنگ سے مقصود یہ ہے کہ زخم مین یا ایک قسم کے جاندار اجسام (مائکیروارگنزم) داخل نہون - اور انکا خراب اثر زایل کرنے اُنکی ترقی کو روکنے اور متعدی تاثیر کو موقوف کرنے کی غرض سے استعمال کیا جاتا ہے -

اِس قسم کا ڈریسنگ طیار کرنے اور لگانے مین بہت صفائی اور ہوشیاری درکار ہے - جو اسباب و اوزار ڈریسنگ مین کار آمد ہون - سب صاف و پاک ہونے چاہئین -

انٹی سپٹک دوائین جو اس قسم کی ڈریسنگ مین مستعمل ہوتی ہین یہ ہین :- کاربالک ایسڈ - فینائل - بوراسک ایسڈ - سالی سیلک ایسڈ - بیرمنگی نٹ آف پوٹاس - پرکلورائیڈ آف مرکری وغیرہ اگر یہ نمل سکین تو بازاری دار چکنا - سہاگہ اور پھٹکری اچھی دوائین ہین - اور سب جگہ بآسانی میتسر ہوسکتی ہین اسکے علاوہ پٹی - روئی - ابسار بنٹ اور انٹی سپٹک کاٹن - لنٹ - اسفنج - ٹو - گار وغیرہ بھی جو ڈریسنگ مین مستعمل ہون اچھی طرح صاف کرلیتے ہین -

اوزار جو ڈریسنگ لگانے مین کام آتے ہین یہ ہین :- مختلف قسم کے فارسس

یعنی موچنے - سیزر یعنی مقراض ڈایرکٹر - اور پروب یعنی سلائی - اسپاچولا - سرنج یعنی پچکاری اور کبھی استرہ بھی کام آتا ہے - اِنکے علاوہ وہ بہت سی اشیاء بھی ہین - جو ڈریسنگ مین استعمال کی جاتی ہین - مثلاً کمپریس یا گدیان - کھپانچین یا کھرپچیان - پلیٹ یعنی پترے اور مختلف شکل اور قد کی پٹیان وغیرہ -

کمپریس مختلف قد اور شکل کی گدیان ہوتی ہین - جو زخم پر دباؤ پہونچانیکے لئے لگائی جاتی ہین - کھپانچین یا کھرپچیان (اسپلنٹس) اکثر اطراف کی ہڈیونکی شکست کو جوڑنے کے لئے مستعمل ہوتی ہین - یہ لکڑی ٹین گتا پرچہ کے چپٹے ٹکڑے مختلف لمبائی اور چوڑائی کی ضرورت کے موافق بنائے جاتے ہین - اور اُن پر روئی یا ٹو یا باریک سن لپیٹ کر پٹیون اور چپکنے والے ضماد کے ذریعے مقام ماؤف پر لگاتے ہین - اور جبتک ہڈیون کا باہمی اتصال نہو - لگی رہتی ہین - مگر ان کے لگانے مین بڑی ہوشیاری اور خبرداری یہ ہے کہ اِنکی رگڑ سے چمڑا چھلکر زخم نہ ہوجاوے -

اطراف پر تو لمبی لپٹی ہوئی پٹی (رولر بنڈج) جیسا کہ مین پہلے بتلا چکا ہون - لگائی جاتی ہے - مگر جسم کے ڈھانچے پر فراخ پٹیان مختلف قسم قد اور شکل کی زخم وغیرہ پوشیدہ رکھنے کے لئے لگاتی ہین - یہ چوڑی پٹیان دیسی کپڑے دسوتی ململ اور مارکین وغیرہ کی بنتی ہین - بعض دفعہ اِنکو گدّی کی طرح چند تہو نمین لپیٹ کر نمی پہونچانیکے لئے لگاتے ہین - اور اپنی جگہ پر قائم رکھنے کے لئے فیتے وغیرہ سے جو مقتضائی مقام ہو باندھ دیتے ہین - چوڑی پٹیان بہت قسم کی ہین - اور موقع و مقام استعمال کے لحاظ سے جداگانہ طریق پر تیار کی جاتی ہین - آپکے ذہن نشین کرنے اور پٹیون کے بتانے کا ملکہ پیدا کرنے کی غرض سے چند عام مروج پٹیون کی تصویرین دکھائی گئی ہین -

ری یونین یعنی کٹی ہوئی بناوٹ جسمانی کا باہمی اتصال و التیام

(منقول از آپریٹیو سرجری)

مصنفہ سید سردار شاہ گیلانی

جو ساخت جسمانی اتفاقیہ کٹ جاوے یا بذریعہ اوزارون کے کاٹی جاوے۔ اُسکے دوبارہ باہم ملانیکو (تاکہ التیام ہو کر شفا حاصل ہو) ری یونین بولتے ہین۔ اِسکا مفصل ذکر یعنی یونین کس طرح پر واقعہ ہوتا ہے۔ اور کتنی قسم رکھتا ہے۔ زخم وجراحت کے باب مین بیان کیا جاویگا۔ بالفعل اتنا لکھنا ضرور ہے کہ جہان بلا توقف اور بغیر کسی اور نتیجے کے فوراً التیام پیدا کرنا منظور ہو تو زخم (خواہ اتفاقیہ یا مصنوعی ہو) بالکل صاف اور تازہ ہو۔ منجمد خون (کلاٹ) غیر چیز سے بالکل خالی اور صاف ہو۔ کنارہ اور لب زخم کے ہموار ہون۔ اگر ناہموار کنارے ہون تو پہلے اُنھین صاف کرین بال اردگرد سے کاٹ دین۔ چمڑے کو دھو کر صاف اور بعدازان دونون کنارے زخم کے ٹھیک ایک دوسرے کے محاذ مین لاکر ملاوین اب کنارون کو باہم ملاکر قایم رکھنے اور زخم بند کرنیکے لئے یہ باتین ضروری ہین۔

اوّل۔ مریض اور اُسکے مجروح حصتے کو ایسی حالت مین رکھنا۔ جس سے ماؤف حصتہ نامناسب اور نقصان دہ حرکت سے محفوظ رہے۔ اسکے آرام اور سکون مین ہرج واقعہ نہو۔ اور زخم کے کنارے آپس مین ملے رہین۔

دوم - پٹی لگانا - انسانی جراحی کی نسبت حیوانات کی جراحی مین پٹی کی کم ضرورت ہوتی ہے - تاہم زخم کے کنارے ملانے اور اسے غیر متحرک حالت مین قائم رکھنے کے لئے پٹی بہت مفید ہے - خاصکر اطراف کے زخمونمین (خصوصاً جب فقط چمڑا کٹ جاوے) تو پٹی لگانیکی بہت ضرورت ہوتی ہے -

سوم - چپکنے والا لیپ (ایڈھیزد یا اسٹکنگ پلاسٹر) بھی اس مطلب کے لئے استعمال ہوتا ہے - چپکنے والا لیپ اُن چیزون سے مرکب ہوتا ہے - جو گرمی دینے سے پگلتی (بعضی پانی مین بھی گھل جاتی ہین) اور سردی و خشکی پہونچنے سے پھر سخت ہو جاتی ہین نیز جہان اُن کو لگا دیا جاوے فوراً چپک جاتے ہین - جراحی حیوانات خصوصاً چھوٹی قسم کے جانورون مین اس قسم کا لیپ تنہا یا بذریعہ پٹی کے اکثر لگایا جاتا ہے - جسجگہ پر مجروح حصے پر پٹی یا ٹانکہ نہ لگایا جاوے - یا ٹانکے پر پورا بھروسہ نہو تو یہ لیپ ایک کپڑے کے ٹکڑے پر بچھاکر اور زخم کے کنارے باہم ملاکر اُسکے اوپر لگا دیا جاتا ہے تاکہ زخم کے لب بند رہین - کبھی ٹانکے لگاکر اُن کو قوت اور مدد دینے کے لئے بھی لیپ لگایا جاتا ہے جب کسی جانور کے اطراف کی ہڈی ٹوٹ جاوے تو اس پر بھی اس قسم کا لیپ ہمراہ پٹی اور کھپچیون کے لگایا جاتا ہے - تاکہ ٹوٹی ہوئی ہڈی کے سرون کو باہم ملا رکھے اور ان کی حرکت بند رہے -

عمدہ ترکیب ایڈھیزو پلاسٹر یعنی چپکنے والے لیپ کی یہ ہے - **نسخہ**

بیر گنڈی پچ	ایک چھٹانک
سیاہ پچ	ایک چھٹانک
گندہ بیروزہ	½ چھٹانک

پہلے دونون اجزائے کو آگ پر پگھلا کر تیسرے جزو شامل کرین - یہ ایک عمدہ

چپکنے والا لیپ بن جاتا ہے۔ جو کپڑے پر بچھا کر ماؤف جگہ پر لگایا جاتا ہے۔ کبھی بجائے اِسکے فقط بیروزہ یا قطار اور بیروزہ ملا کر بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور کبھی نسخہ بالا مین اُسکو قدرے پتلا ڈھیلا کرنیکے لئے تیل بھی ملایا جاتا ہے۔ کبھی اِس مین انٹی سپٹک اثر تیز کرنیکے لئے روغن تار پین اور کاربالک ایسڈ بھی قدرے ایزاد کردیتے ہین۔

ٹوٹی ہوئی ہڈی پر لیپ کی جگہ پلاسٹر آف پرس (سلفٹ اف لائم) بھی استعمال کرتے ہین۔

چہارم۔ سیوچر یعنی ٹانکے لگانا۔ زخمون کو باہم ملانے اور تا التیام انکے کنارونکو ملائے رکھنے کے لئے ٹانکے سے بڑھکر اور کوئی عمدہ تدبیر نہین۔ ٹانکے خواہ ریشمی یا سوتی۔ حیوانی یا دھاتی موقعہ کے مطابق لگائے جاتے ہین۔ کبھی اِس مقصد کیلئے زخم کے لبونمین سوئی یا پن گذار کر دھاگے یا بالون وغیرہ سے بھی باندہ دیتے ہین ٹانکے لگانیکے کئی فائدے ہین۔ مثلاً زخم کی کٹی ہوئی سطح کو باہم ملا رکھنا اور اِس طرح التیام اور کھرنڈ پیدا ہونے مین بہت مدد دینا۔ زخم مین ہوا کے داخل ہونیکو روکنا۔ جریان کو بند کرنا۔ کٹے اور لٹکے ہوئے چھیچڑ ونکو جو پٹی کے ذریعے سے اپنی جگہ پر قایم نہو سکین۔ قابو رکھنا وغیرہ۔ جانور کے جسم کے اُن حصّون کے نقصانات جہان ہر وقت حرکت جاری رہے یا جہان پٹی نہ لگ سکے۔ سیوچر یعنی ٹانکے لگانا لازمی ہوتا ہے اور نہ فقط تازہ زخم پر بلکہ پورانے۔ ریمدار زخمون پر بھی ضرورت کیوقت ٹانکے لگائے جاتے ہین۔ مگر ایسے زخمون سے پیپ کے اخراج کے لئے اُن کی تہ مین کافی سوراخ چھوڑنا چاہیئے۔ جس سے مواد خارج ہوتا رہے۔ جب زخم مین غیر چیز موجود ہو۔ یا اُسکی تہ مین مردار ہو۔ یا بہت جگہ گھیر لے۔ یا چمڑا اور گوشت کا ٹکڑا اُڑ جائے۔ یا بالکل بے قاعدہ زخم ہو تو ایسی صورتون مین ٹانکے کی ضرورت نہین ہوتی اور اگر سوچ سمجھکر نہ لگایا جاوے تو نقصان ہوتا ہے

نیز ٹانکے لگانے کا سامان بالکل صاف ستھرا ہو تاکہ خراش پیدا نہو۔ اگر میلے کچیلے دھاگے اور سوئی سے ٹانکے لگائے جاوین تو التیام دیر کو ہوتا ہے۔ اور زخم مین خراش پیدا ہو کر بہت پیپ اور انگور بڑے پیدا ہو جاتے ہین۔ ٹانکے لگانے سے پہلے زخم کو اچھی طرح دیکھ لین کہ وہ بالکل صاف ہو۔ کوئی غیر چیز یا میل کچیل موجود نہو۔ کنارہ صاف اور تازہ کئے ہوئے ہون اور اگر پورانے اور نیلگون ہون۔ یا انگور پیدا ہونے کو ہون تو چاقو سے تراش کر (کاٹنا نہ چاہیے بلکہ دھار کو سیدھا رکھکر کھرچ لین) تازہ کر لین اور پھر انکو باہم اچھی طرح پیوست کرین۔ اور تب ٹانکے لگاوین۔ ٹانکے لگانے مین اعصاب۔ عروق ونس ورباط وغیرہ کو باحتیاط بچانا چاہیے۔ ٹانکے لگانے مین مختلف قسم کی سوئیان ہوتی ہین۔ موٹی سطح اور جلد مین ٹانکے لگانیکے لئے موٹی سوئی درکار ہے۔ اور پتلے چمڑے یا جھلی مین چھوٹی قسم کی سوئی کام آتی ہے۔ سوئی مین دھاگہ ڈالکر داہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور انگلیونمین پکڑ لین اور بائین ہاتھ کی انگلیون یا آلہ فارسفس یعنی موچینہ کے ذریعے سے چمڑا پکڑ کر کٹے ہوئے کنارے کو کسیقدر چھوڑ کر سوئی گذارین۔ اگر انگلیون کے زور سے سوئی چمڑے سے نہ گذر سکے۔ تو موچینہ سے بھی کھینچکر نکال لی جاتی ہے۔ اور ایک اور قسم کی سوئی ہے جو نوک پر تو موچی کی آر کی طرح ایک ہک یعنی کنڈی رکھتی ہے اور دوسری طرف موٹا دستہ ہوتا ہے۔ اِس سوئی کو چمڑے کے دونون کنارون سے ایکدم گذار کر اسکی نوک کی کنڈی مین دھاگا اٹکا دیتے ہین۔ اور پیچھے کو کھینچ لیتے ہین۔ اِس سے خواہ کسقدر موٹی اور سخت بناوٹ ہو چھد جاتی ہے اور آسانی سے ٹانکے لگائے جاتے ہین۔

ٹانکونمین فاصلہ اِسقدر رہونا چاہیے۔ کہ دونو لب زخم کے پھٹ نہ جاوین۔ اور ایک ہی سیدھ مین برابر فاصلے پر ہون۔ عموماً زخم کے درمیان سے ٹانکے لگانا

شروع کرتے ہین - اور جب پورے ٹانکے لگ جاوین - تو اسوقت گرہ دینا شروع کرین - ٹانکے ڈھیلے چھوڑ دئے جاوین - تو زخم کے کنارونمین شگاف رہجاتی ہین اور التیام دگھہرنڈا اچھا نہین آتا - اور اگر بہت کس کر باندھ دئے جاوین تو چمڑا چرجاتا ہے - لہذا ان باتونکا خیال رکھو -

سید سردار شاہ گیلانی لیکچرر لاہور ویٹیرنری کالج

بیمارون کے حالات

جگلروین کا دو ٹکڑے ہو جانا

واقعہ ۔ مئی ۱۹۱۰ء کو مسمے فضل الدین یکہ بان ایک یابو برنگ رون ہسپتال مین شام کیوقت اس غرض سے لایا کہ اسکی دائین طرف کی جگلروین گردن کے درمیانی حصتہ سے بالکل کٹ کر دو ٹکڑے ہو گئے تھے - اس نے آکر بیان کیا کہ ایک طرف سے مین یکہ لیجا رہا تھا - اور دوسری طرف سے گاڑی آرہی تھی - میرا گھوڑا شریر تھا - مینے ہر چند اسکو گاڑی کے سامنے سے ہٹانا چاہا - لیکن میرا ٹٹو وہان سے نہ ہٹا آخر ش گاڑی کی بمب اسکی گردن مین لگی - جس سے اسکی گردن مین زخم ہوا - اور خون بڑے زور سے بھنے لگا - اتفاقاً جگلروین کا بالائی سرا جسمین سے خون جاری تھا - وہ مالک کے ہاتھ آگیا جسکو پکڑے ہوئے وہ ٹٹو کو ہسپتال مین لایا جب مین نے ملاحظہ کیا تو معلوم ہوا - کہ جگلروین دو حصونمین کٹ گئی ہی - زیرین حصتہ کا تو پتہ نہ ملا - مگر بالائی سرا جس سے خون جاری تھا اور جسکو اسکا مالک

پکڑے ہوئے تھا۔ قریب ٦ انچ کے زخم کے لٹک رہا تھا۔ مین نے جب اندر سے زخم کا امتحان کیا تو اسمین نیچے کی طرف تقریباً ۳ انچ کے پاکٹ بن گئی تھی بعد ملاحظہ کے مین نے پہلے تو جگلروین اُس بالائی حصے سے جسکو اسکا مالک پکڑے ہوئے تھا اور جس سے خون ہیمرج ہونیکا اندیشہ تھا۔ لگیچر سے باندھ دیا اور جگلروین کے نیچے والے حصے کی بھی تلاش کی۔ آخرش وہ نہ ملا اور یونہی چھوڑ دیا گیا اور زخم کے کنارون کو باہم ملاکر دو سوچر جگلروین کی جانبین پر لگا دئے۔ اور درمیان سے زخم کو صفا کرنیکی غرض سے کہلا رکھا گیا۔ اور پاکٹ کے نیچے کی طرف جو زخم مین بمب کے گھس جانے سے بن گئی تھی۔ چاقو سے ایک شگاف مواد کے خارج ہونے کے لئے کر دیا۔ بعد ازان زخم کو بوریکس لوشن سے صاف کر کے کاربالک لینیمینٹ ایک اور سولہ کی نسبت کا تیار کر کے لنٹ کی بتی تر کر کے زخم کے اندر لگائی گئی۔ اور کچھ روز کے استعمال کے بعد آیوڈوفارم ڈریسنگ لگانا شروع کیا۔ اور زخم کو مکھیون اور ہوا سے بچانے کے لئے انٹی سپٹک گاز سے باندھ دیدیتے تھے۔

۱۸۔ مئی ۱۹۰۸ء کو گھوڑا بالکل تندرست ہوگیا۔ اور اب مالک اُس سے اپنا کام لیتا ہے۔

مرسلہ

راجہ غلام حسن خان ہوس سرجن ویٹیری نیری
کالج لاہور

کتون مین گلاسائی ٹس

۱۷- اپریل ۱۸۹۶ء کو ایک کتّا آشر صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج نے ہسپتال مین علاج کے واسطے بھیجا- جوکہ کوریا کی بیماری مین مبتلا تھا- کتّے کو پہلے اِن پے شنٹ رکھا- مگر بعد ازان بیماری کی کمی پکڑنے پر تیسرے روز اسکو اِن پے شنٹ سے ڈسچارج کر کے اوٹ پے شنٹ کر دیا- صبح کیوقت ہر روز صاحب موصوف کا مہتر ملازم کتّے کو لاتا اور دوائی پلوا کر لیجاتا- ایک روز صاحب بہادر اِس کتّے کو شام کیوقت کمرے مین بند کر کے ہواخوری کو چلے گئے- جسوقت ۹ بجے کے قریب واپس آئے- تو صاحب موصوف کے بھرے نے صاحب کے پاس آکر کہا کہ کتّے کی تمام زبان متورم اور منہ سے باہر لٹکی ہوئی ہے- صاحب نے اُسی وقت اُسے ہسپتال مین بھیجا اور کیفیت لکھ بھیجی- جسوقت مین نے اس کتّے کو دیکھا تو زبان سخت متورم پُر درد اور منہ سے باہر لٹکی ہوئی اور سفوکیشن ہو رہا تھا- اور امتحان کرنے سے معلوم ہوتا تھا- کہ کسی چیز نے زبان پر اسکو کاٹا ہے- مین نے فوراً زبان فارسیپس سے پکڑ کر لمبے سٹ سے گہرے شگاف کر دئے- اور کافی مقدار خون کی نکالدی- بعد ازان ایلم لوشن کے گارگل کرا دئے- جس سے کتّے کو کچھ تسکین ہوئی اور زبان کا ورم رفع ہو کر زبان دس منٹ کے بعد اپنی اصلی جگہ پر چلی گئی- اور جانور سانس بھی آسانی سے لینے لگا- بعد ازان صاحب موصوف کے ملازم کو فہمایش کی گئی کہ کتّے کو سوائے شیر گرم دودھ کے اور کچھ کھانیکے واسطے نہ دے- دوسرے روز حسب معمول جب صاحب موصوف کا ملازم کتّے کو اصل بیماری یعنی کوریا کے علاج کے لئے لایا- تو مین نے اسکے منہ اور زبان کا بھی امتحان کیا- اور بالکل تندرست پایا فقط

مرسلہ راجہ غلام حسن خان ہوس سرجن ویٹیرنری کالج لاہور

کارنیہ مین زخم

۲۶ - مارچ ۱۹۰۶ء کو ایک کتا بر رنگ سفید کرنل بریکین بری صاحب منیجر ریلوے نے ہسپتال مین علاج کیواسطے بھیجا - جسکے کارنیہ مین کسی بلی کے پنجے لگنے سے گہرا زخم ہوگیا تھا - مین نے اس خیال پر کہ شاید اسمین خارزن باڈی نہو - اچھی طرح سے آنکھ کا امتحان کیا تو معلوم ہوا کہ کارنیہ مین صرف ایک گہرا زخم ہوگیا ہے - اِسکو علاج کے واسطے ہسپتال کے ان پے شنٹ مین داخل کیا گیا - تو دوسرے روز اسکا علاج شروع کیا - پہلے تو اِسکو ایک پرگیٹو دیا گیا - اور نرم غذا کھانیکے واسطے دینی شروع کی اور آنکھ کو بوریکس لوشن سے صاف کرکے اٹروپی این لوشن (۲ گرین ایک اونس مین) آنکھ مین ڈالا - تاکہ درد کم ہو - ایک ہفتہ تک متواتر اٹ روپی این لوشن کا ہی استعمال کرتے رہے - بعدازان اسکو موقوف کرکے زنک لوشن (۴ گرین ایک اونس) آنکھ مین ڈالکر اور روئی کا پیڈ بوریکس لوشن سے ترکرکے اوپر رکھکر بنڈیج سے باندھ کر کتے کو اندھیری جگہ مین رکھا تاکہ روشنی نہ پڑے اور آنکھ کی حرکت بند رہے - دو ہفتہ تک متواتر یہی علاج جاری رکھا - بعدازان بنڈیج اور زنک لوشن کا استعمال کرنا چھوڑ دیا - اور صرف بوریکس لوشن سے دونو وقت آنکھ صاف کرکے اندھیری جگہ مین رکھتے رہے - اِسی اثنا مین کتے کو ایک اور پرگیٹو دیا - اِسکے ایک ہفتہ بعد ہمارے پرنسپل صاحب بہادر نے ایک نسخہ تجویز فرمایا - جسکے استعمال سے تھوڑے روز مین شفایاب ہوگیا - اور ۱۱ - مئی ۱۹۰۶ء کو بالکل تندرست ہوکر ڈسچارج ہوا - نسخہ مجوزہ پرنسپل صاحب ذیل مین درج کیا جاتا ہے *

اٹ روپی ان لوشن ایکھمہ - ایسورین لوشن ایکھمہ - آنکھ مین ڈالنے کے واسطے
ایسٹن سیرپ ۱۵ بوند - دائر چار ڈرام - پلانیکے لئے - روزمرہ صبح اور شام دیتے رہے

(مرسلہ راجہ غلام حسن خان) +

ایک گھوڑی مین مینٹرک ایبسس

مورخہ ۲۲-فروری ۱۸۹۶ء کو ایک گھوڑی برنگ کمیت ملکیت میسن صاحب مینجر پنجاب بنک کی بعارضہ سینڈ کریکٹ بغرض معالجہ ہسپتال مین لائی گئی مین نے اِسکو بموجب حکم صاحب پرنسپل بہادر ان پی شنٹ مین داخل کیا - اور معمولی علاج سینڈ کریکٹ کا شروع کیا - ۶ مارچ ۱۸۹۶ء کو شام کیوقت گھوڑی کے سائیس نے مجھ سے کہا کہ آج گھوڑی کچھ کھاتی کم ہے - اور سست کھڑی ہے - مین نے دوسرے روز ۷-مارچ ۱۸۹۶ء کو گھوڑی کا ٹمپریچیور لیا - تو صبح کیوقت ۶۰ - ۱۰۳ اور شام کیوقت ۲۰ - ۱۰۵ نکلا - خیر اِسکو معمولی فیور ڈرافٹ صبح و شام دیا گیا - دوسرے روز ٹمپریچیور لینے سے معلوم ہوا کہ اسکو انٹرمی ٹنٹ فیور ہے - اور نیز اسکی ناک سے اخراج جاری ہوگیا تھا - اور سب میکسیلری گلینڈز ہاتھ لگانے سے متورم اور پر درد معلوم ہوتے تھے اور گھوڑی پانی بھی بمشکل پی سکتی تھی اس سے مجھے معلوم ہوا کہ گھوڑی کو سٹرانگلس ہونا شروع ہوگیا ہے اور گھوڑی نو عمر بھی تھی - باوجودیکہ سب میکسیلری گلینڈز متورم بھی تھے - لیکن اُنمین ایبسس نہین بنا تھا - اور ٹمپریچیور کم ہونا شروع ہوگیا یہانتک کہ ۲۲-مارچ ۱۸۹۶ء کو نارمل ہوگیا - اور ناک کا اخراج بھی بند ہوگیا اور گھوڑی تندرست معلوم ہونے لگی - اسوقت فیور ڈرافٹ موقوف کیا گیا - لیکن ۸-اپریل سے گھوڑی کا ٹمپریچیور بڑہنا شروع ہوگیا - چنانچہ تاریخ مذکورہ پر صبح کیوقت ۱۰۲ - اور شام کو ۱۰۵ تھا - پھر دوبارہ فیور ڈرافٹ دینا شروع کیا - اور اسمین سٹی میولنٹ چیزین بھی ملائی گئین - کیونکہ گھوڑی کمزور معلوم ہوتی تھی - بعد ازان چند یوم دس بوند ٹنکچر اف ایکوے نائٹ پانی مین ملا کر دیتے رہے جو ۲۰-اپریل کو موقوف کیا گیا - ۲۴-اپریل کو پرگیٹو دیا گیا - لیکن گھوڑیکی یہ حالت تھی کہ اسکے پیٹ مین درد معلوم

ہوتا تھا۔ اور وہ دو چار لقمہ کھانیکے بعد بار بار اپنے پیٹ کی طرف دیکھتی تھی۔ اور کبھی تھوڑے عرصے کے بعد بیٹھ جاتی تھی۔ اور علامات کا لک کے ظاہر کرتی تھی۔ یہ علامات دیکھکر مین نے تشخیص کیا کہ شاید اِسکے کسی اندرونی عضو مین ایبسس بننا شروع ہوگیا ہے۔ لیکن پھر بھی مستقل رائے قائم کرنا مشکل تھی۔ بعدازان مین نے گھوڑی کی کل علامات پرنسپل صاحب بہادر و پروفیسر سلوان صاحب بہادر کی خدمت مین عرض کین۔ جسپر پرنسپل صاحب بہادر نے رائے ظاہر فرمائی کہ ہمارے خیال مین سٹرانگلس کے باعث اِسکو میسنٹرک ابسس ہوگیا ہے۔ کیونکہ جس زمانہ مین ہمارے موجودہ پرنسپل صاحب بہادر کالج ہذا مین پروفیسر تھے۔ تو اُن دنون مین ایک کیس جو اِس بیماری مین مبتلا تھا۔ اور جسکے علامات بالکل اِسکے مشابہ تھین۔ علاج کے لئے ہسپتال مین آیا تھا۔ اور چند یوم کے بعد مرگیا تھا۔ تو اِسکا پوسٹمارٹم کرنے سے ایک بڑا میسنٹرک ابسس نکلا تھا۔

یکم مئی کو پرنسپل صاحب بہادر نے میسن صاحب کو لکھا۔ کہ گھوڑی لاعلاج ہے۔ جسکے جواب مین مالک نے لکھا۔ کہ مین یہ گھوڑی کالج کو دیتا ہون۔ چنانچہ گھوڑی کالج مین رکھی گئی۔ اور ۲۲۔ مئی کو گولی سے مار کر اسکا پوسٹ مارٹم کیا گیا۔ تو ایک بڑا میسنٹرک ابسس میسنٹری مین پایا گیا۔ جسکو شگاف دینے سے بہت مقدار پیپ کی اُسکے اندر سے خارج ہوئی۔

اڈیٹر۔ یہ بیمار ٹھیک ٹھیک میلگننٹ اسٹرانگلس ہی کا تھا۔ اِس گھوڑی مین پہلی علامتین معمولی کنار کی ظاہر ہوتی تھین جیسی کہ اسٹرینگلس مین ہوا کرتی ہین مگر ان علامات مین تخفیف ہوگئی اور بخار انڑمٹنٹ شکل کا ہوگیا۔ جانور دبلا ہوگیا اور کم کھاتا تھا اور اکثر خاصکر کھانیکے بعد خفیف سی کرکری ظاہر کرتا تھا۔ اور دبلا ہوتا گیا۔ میسنٹرک ابسس کے بننے کی تشخیصی علامتین یہ ہی ہوتی ہین۔ یہ بہت اچھا

کیس تھا فقط

مرسلہ

راجہ غلام حسن خان ہوس سرجن ویٹیری نیری کالج لاہور

مورخہ ۱۴ - مئی ۱۸۹۶ء کو ایک کتیا ملکیت باوا ہیرا سنگھ صاحب بیدی برای معالجہ ہسپتال مین آئی - جسکے رحم کے اندر بچے مر گئے تھے - اور ان کے مسلز و اندرونی اعضا گل کر اور ٹکڑے ٹکڑے ہوکر باہر نکل گئے تھے - مین نے کتیا کو اچھی طرح قابو کرکے اِسکے رحم کے اندر ایک اُنگلی داخل کی - جس سے معلوم ہوا کہ اِسکے رحم کے اندر بہت سی ہڈیاں ہین - ایک اُنگلی اِسکے رحم کے اندر رکھکر اور دوسرے ہاتھ سے پیٹ کو دبا دبا کر ہڈیاں نکالنا شروع کین - اِس طریقے سے جسقدر ہڈیاں نکل سکین مین نے نکال دین - بعد ازان شیر گرم پانی لیکر رحم کے اندر پچکاری کرنے سے باقی ہڈیان بھی جو رحم کے اندر رہ گئی تھین نکل گئین اور رحم بالکل صاف ہوگیا - اِسکے بعد ٹنکچر ارگٹ صبح شام کتیا کو پلاتے رہے - اور پرمینگنٹ پوٹاس سلوشن سے رحم کے اندر واش کرتے رہے - جس سے کتیا کو بالکل آرام ہوگیا - اور ۲۱ مئی ۱۸۹۶ء کو ڈسچارج ہوئی -

مرسلہ

راجہ غلام حسن خان ہوس سرجن

ویٹیری نیری کالج لاہور

بحضور فیضگنجور فیاض زمان ملکہ ودولہ بیکسان جناب پرنسپل صاحب بہادر
لاہور ویٹیرینری کالج

جنابعالی

بموجب اشتہار حضور والا ذیل کیس ارسال خدمت کرکے امیدوار ہون کہ براے بندہ نوازی رسالہ انڈین ویٹیرینری جرنل مین درج فرماکر ممنون ومشکور فرماوین۔

کیس نمبر اوّل ہرپیئس گروپس یا ہرپیز سرسی نٹیس

ایک سبزہ عرب پولو پونی رسالہ ہذا کا پولو کلب کو جوکہ اختہ ہوکر ہسپتال رجمنٹ ہذا مین سیکھ تھا بیماری مذکور ہوئی۔مین مورخہ ۳۰ - اپریل ۱۸۹۶ء کو بموجب معمول فجر سویرے اختہ ٹٹوؤن کو ڈریس کرنے گیا۔جب مین اس سبزہ ٹٹو کے پاس آیا۔مین نے دیکھا کہ میکسلری اسپائن کے قریب تھوڑی سی رگڑ معلوم ہوتی ہے۔نکتہ کی رگڑ خیال کرکے نکتہ اوترواکر رگڑ مذکور کو کاربالک آئل سے ڈریس کیا گیا۔شام کو جب مین پھر ڈریس کرنے کو گیا تو دیکھا کہ رگڑ زیادہ ہوگئی ہے۔اور سائیس کی زبانی معلوم ہوا کہ ٹٹو بہت کھجلاتا ہے۔اچھی طرح امتحان کرنے سے معلوم ہوا کہ رگڑ کے اردگرد کی جلد سخت ہے اور اُسپر چھوٹی چھوٹی پھنسیان ٹوٹ کر کھرنڈ ہوگئے ہین۔اور بہت فکروغور کے بعد مین نے مرض ہرپیئس قرار دیا۔ اور فجر کو افسران رسالہ ہذا کو مرض مذکور سے آگاہ کیا۔

علامات۔ پہلے جبڑے کے دہنی طرف میکسلری اسپائن کے پاس خفیف سی رگڑ اور اردگرد کی جلد مین خفیف خفیف پھنسیان جن پر کہ کھرنڈ تھے اخراج زیادہ جوکہ برنگ سیرم تھی اور جس جگہ اخراج مذکور پڑتا فوراً پھنسیان پیدا کردیتا۔اور چند پھنسیان مل کر زخم اور چٹ کردیتی۔حصہ انفلیمنڈ اور بہت گرم حصے اکہ

دوسرے روز تک تمام دہنے حصے چہرے کو گھیر لیا اور ذیل حدود کی کھال اوڑ کر زخم اور چپٹ ہو گئی - حدود اوپر پراٹڈ گلینڈ کی جڑ نیچے اینگل دی ماوتہ اندر نیزل بون باہر میکسلری سپیس - آنکھ کے اردگرد پھنسیان ہو کر آنکھ بند ہو گئی - اور گھوڑیکو خارش اِسقدر رہتی کہ سائیس مارتا جاتا تو بھی رگڑ لیتا -

علاج - بندوبست - شروع مین نکتہ اوتار کر گلے مین رسہ لگا کر سر کو اوپر باندھ دیا - اور آگے گھاس کھانے کے لئے سلیتا لگا دیا - مگر چونکہ گھوڑا سلیتا سے رگڑتا تھا - اِسلئے سلیتا نکلوا کر تین سائیس مقرر کردئے کہ گھوڑے کو رگڑنے نہ دین اور ہاتھ مین گھاس پکڑ کر کھلاوین -

علاج اندرونی - شروع مین پرگیٹو دیا گیا - اور کھانے کے لئے دو سیر چوکر کا حکم دیا - بعدازین روزمرہ ایک اونس لائکوار آرسینیکیلس صبح شام چوکر مذکور مین دیا اور ڈائیورٹیک و ڈائیو فورٹیک ادویات پینے کے پانی مین دیگئی - اور دو اونس سلفٹ آف مگنیشیا روزمرہ بذریعہ بوتل قبض رفع کرنے کے لئے پلایا گیا -

علاج بیرونی - شروع مین کاربالک ایسڈ و نیٹرک ایسڈ سے جلایا بعدازین زنک انٹمنٹ دو یوم تک اور بعدازان ایک حصہ ریڈ ایوڈائیڈ مرکری بیس حصہ چربی مین لگایا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا - چونکہ اخراج زیادہ تھا مین نے اخراج بند کرنے کے خیال سے ادویات ذیل کا استعمال کیا - اکسائیڈ آف زنک ایک حصہ - میدا ایک حصہ چاک ایک حصہ - اور سائیس کو تاکید کی گئی کہ جب جہان سے اخراج دیکھے فوراً لگا دے - اِس سے ذرا اِخراج بند ہوا اور ٹٹو کی آنکھ کھلی - ۶ یوم ادویات مذکورہ کے لگانے کے بعد مین نے کانڈس فلیوڈ لوشن سے زخم صاف کئے اور بعدازان روزمرہ یہی معمول رکھا کہ لوسن مذکور سے صاف کر کے ادویات مذکورہ لگا دیتا - مورخہ ۲۰ - مئی ۱۸۹۶ء کو تمام زخم صاف ہو گئے اور صرف ایک زخم قریب ۳ انچ لمبا ۲ انچ چوڑا میکسلری اسپائن

کے قریب رہ گیا - جسپر صرف انٹی سپٹک کاٹن لگائی گئی - اور ۳ - جون ۱۹۰۶ء تک کوئی زخم نہ رہا صرف نشانات باقی ہین جو امید کیجاتی ہے کہ جلدی درست ہوجاوینگے

عرضی نیاز

کمترین مرید حسین وٹیری نیری اسسٹنٹ رجمنٹ نمبر ۱۴ چھاونی

ساگر - ۴ - جون ۱۹۰۶ء

نمونیا

معالجہ شدہ وٹیری نیری ہاسپٹل اسٹنڈ جلال آباد ریاست ممدوٹ ضلع فیروزپور

۶ - مارچ ۱۹۰۶ء کو ایک راس مادہ برنگ کمیت عمر ۴ سالہ ملکیت جمالا ڈوگر ساکن ڈھنڈی بمرض نمونیا واسطے علاج شفاخانہ مین آئی - علامات دیکھکر مندرجہ ذیل علاج شروع کیا تھا -

علامات - تنفس کا بہت تیزی اور کسیقدر تکلیف سے انجام پانا - نتھنے پھیلے ہوے - سر آگے کو بڑہا ہوا - اور ناک سے کسیقدر اخراج - بخار سخت - ویزی بل میوکس ممبرین سُرخ اور کسیقدر زردی مائل - ٹمپریچیور ۴، ۱۰۳ - اسکلیٹش سے آواز بالونکی رگڑ کی سُنائی دیتی تھی - قبض -

علاج - اُس روز مناسب سمجھکر رفع قبض اور حرارت کے کم کرنیکے لئے مندرجہ ذیل فیور مکسچر دیا گیا - صبح شام پلایا گیا -

لیکوار ایمونیا ایسی ٹاس	۴ اونس	- اسپرٹ ایتھر نائٹرس	ایک اونس
اسپرٹ ایمونیا ایرومیٹک	ایک اونس	- ایپسم سالٹ	۴ اونس
کمفر واٹر	۶ اونس -		

پوست کی تکمید پسلیون پر کرائی گئی - ٹانگون پر پٹیان اور بدن پر ہلکا گرم کمل لگوایا گیا - نیزل ڈسچارج کو بفراغت اخراج پانیکے واسطے بھاپ دلوائی گئی -
ارد گندم کا دوشاندہ اوّل کھانیکو دیا گیا -

۷ - مارچ ۱۹۰۷ء کو ٹمپریچیور ۱۰۳٫۲ تنفس بدستور سابق - انتین آزاد ہو گئین - مندرجہ ذیل نسخہ دیا گیا - پسلیون پر رائی کا بلسٹر لگایا گیا -

لیکوار ایمونیا ایسی ٹاس	۴ اونس	۳ دفعہ دن مین پلایا گیا -
اسپرٹ ایتھر نائٹرس .	ایک اونس	
ٹنکچر ایکونائیٹ . .	دس قطرہ	
ایکسٹرکٹ بلاڈونہ . .	ایکڈرام	
کمفر وائر . . .	۸ اونس	

۸ - مارچ کو ٹمپریچیور ۱۰۲ تنفس مین بہت فرق بہ نسبت سابقہ چہرہ کو کیقدر بشاش مندرجہ نسخہ مین حسب ذیل کمی کی گئی :-
لیکوار ایمونیا ایسی ٹاس ۴ اونس - اسپرٹ ایتھر نائٹرس - ایک اونس
ٹنکچر ایکوٹائٹ - ۵ قطرہ - ایکسٹراک بلاڈونہ - ۳۰ گرین
ایکوا کیمفورا - - ۱۰ اونس - (۳ دفعہ دن مین پلایا گیا -)

۹ - مارچ کو گھوڑی کا چہرہ بالکل بشاش معلوم ہوا گھاس کو پہلے کی نسبت خواہش سے کھا رہی تھی - آلہ مقیاس الحرارت کے لگانیسے حرارت غریزی یا طبعی حرارت ۱۰۱٫۲ تھی - ونیزی بل میوکس ممبرین بالکل صاف تھی - مندرجہ ذیل نسخہ :-
کلوریٹ آف پوٹاش ایکڈرام - کلورائڈ آف ایمونیا دو ڈرام
نائیٹریٹ آف پوٹاش دو ڈرام - کمفر - - - ایکڈرام
رو برب - - - ایکڈرام - آرد السی اور شیرہ حسب ضرورت

۱۲- مارچ ۱۸۹۶ء کو اسپ مادہ مذکور بالکل تندرست ہوکر ڈسچارج کی گئی۔

کمترین کوڑو رام ویٹیری نیری اسسٹنٹ درجہ اوّل اینڈ منصرم سٹنڈ
جلال آباد ریاست ممدوٹ

مورخہ ۳۰- اپریل ۱۸۹۶ء کو ایک راس بیل بملکیت میاں غریب خان سفید پوش ساکن چوہان اسپتال مین بغرض علاج لایا- اور بیان کیا کہ عرصہ چار یوم سے یہ بیل دھانستا ہے۔

علامات - تنفس کی آواز خرخراہٹ کے ساتھ چلنے پھرنے سے یہ آواز بہت زیادہ سنائی دیتی تھی- مگر سانس کی آمد و شد بدستور صحت- بیل موٹا تازہ چہرہ بشاش خوراک وغیرہ معمولی طور پر کھاتا تھا۔

علاج - تنفس کے اسطرح پر انجام پانے سے جونک (لیچز) کا شبہ پیدا ہوا- اسواسطے ایکدن کامل مریض کو پانی نہ پلایا گیا- دوسری صبح پانی پلانے کیوقت بیل کی ناک سے کسیقدر خون آیا- مگر کوئی چیز جونک وغیرہ کی قسم سے برآمد نہوئی- چونکہ خون کے نکلنے سے جونک کا خیال اور بھی مستحکم ہوگیا- اسواسطے دوسری صبح بھی تمام دن پانی سے جانور کو محروم رکھا اور تیسری صبح وہ خون جو پانی کے وقت پہلے روز نکلا تھا نہ نکلا-

چنانچہ اسی خیال سے مریض کی ناک مین کرم کش ادویہ ذیل کی وقتاً فوقتاً پچکاری کیگئی- چنانچہ ٹرپن ٹائین آئل- نمک کا پانی- کاربالک لوشن وغیرہ وغیرہ- شاید جونک ہو تو باہر نکل آوے- مگر ۷- مئی ۱۸۹۶ء تک کچھ فائدہ نہوا- بلکہ اور خرخراہٹ بہ نسبت سابقہ زیادہ سنائی دینے لگی- بعض اوقات بوجہ خراش گلو کھانسی اس زور سے آتی تھی کہ مریض مارے تکلیف کے زبان باہر نکال لیتا تھا- مریض کی گردن کو اونچا کرنے سے بہت کھانسی پیدا ہوتی تھی- بعض اوقات گردن نیچے رکھتی تھی- خرخراہٹ بالکل بند ہو جاتی تھی- چونکہ مندرجہ بالا کسی علاج سے صورت

فائدہ کی نہ ہوئی۔ اسواسطے علامات مذکورہ بالا سے خیال پیدا ہوا کہ مبادا گلے یا ناک کے اندر کوئی لکڑی کا ٹکڑا یا خوشہ گندم نہ چمٹی ہو۔ بدین خیال مریض کے گلے کا اوّل امتحان کیا گیا۔ گلے مین کسی قسم کی شے معلوم نہوئی۔ اب بائین نتھنے مین ہر روز کڑوا تیل اور دھنے مین پانی ڈالا جانا شروع کیا۔ یہ عمل تین روز تک شروع رہا۔ اس عمل کے کرنیکے موقعہ پر دو چار چھینکین اجایا کرتی تھین۔ چوتھے روز ادویہ ذیل عطسہ اور بذریعہ بانسی کی نلی کے نتھنے مین چڑھائی گئی:۔ کالی مرچ تولہ۔ لونگ تولہ۔ جائفل تولہ۔ عقرقرحہ دو تولہ۔ پھٹکری چار تولہ۔ اس سے مریض کو متواتر ۱۲ چھینکین آئین۔ جنکے سبب ناک سے پیپ خون آمیز خارج ہوئی۔ نتھنی بذریعہ پچکاری صاف کی گئی۔ اس سے کیقدر بہ نسبت سابق آرام معلوم ہوتا تھا۔ مریض نے غذا عمدہ طرح سے کھائی۔ آواز کی خرخراہٹ مین پہلے سے بہت سی تخفیف تھی دوسرے دن اسی سفوف کا پھر استعمال کیا گیا مریض پر وہی کیفیت ظاہر ہوئی یعنی چھینکین آئین۔ اور ناک سے خون آمیز پیپ بہنے لگی۔ چھینکتے چھینکتے اسی اثنا مین یکبارگی مریض کی ناک سے ایک لکڑی خون آمیز ناک سے باہر نکل پڑی۔ جسکے ہمراہ بہت سی پیپ خون آمیز بہتی رہی۔ جو کہ مقدار مین ایک پونڈ سے کم نہوگی۔ مریض غش کھا کر زمین پر گر گیا۔ سر پر ٹھنڈا پانی کا تڑاڑا دیتے رہنے سے مریض کو ہوش آگیا۔ اور اپنے آپ اوٹھ کھڑا ہوا۔ میرے اسسٹنٹ نبی بخش داروغہ اسٹڈ نے نیم کے پانیکے ساتھ پچکاری کے ذریعے ناک کو خوب صاف کیا۔ جب ناک صاف ہوگئی تو کاربالک آئل کا ڈریس کیا گیا۔ غذا مریض کو ہلکی دیگئی۔ اور ہری گھاس کے سوائے اور کچھ نہ دیا گیا۔

دوسرے روز رطوبت بہت کم نکلتی تھی۔ خرخراہٹ کی آواز چھپٹ اس سے بعد ہر روز مریض کی ناک کو بذریعہ پچکاری صاف کیا جاتا تھا۔ اِس موقعہ پر

قدرے رطوبت بھی بہتی تھی - جو رفتہ رفتہ ۲۲ - مئی ۱۹۱۶ء تک گھٹتے گھٹتے بالکل بند ہو گئی - اور مریض بالکل صحیح و سالم ہو گیا - اب بیل بھلا چنگا ہے - اور کام ہل مین دیتا ہے - کمترین

کوڑو رام ویٹیری نیری اسسٹنٹ درجہ اول منصرم سٹنڈ
جلال آباد ریاست ممدوٹ ضلع فیروزپور

(لمفن جائٹس) زہر باد کا دیسی علاج

مورخہ ۲۱ - اپریل ۱۹۱۶ء کو ایک راس اسپ مادہ برنگ سبز عمر تخمیناً ۱۲ سالہ ملکیت سید شیر عالم شاہ سوار ریاست بمرض (زہر باد) واسطے علاج شفا خانہ مین آئی - پچھلی دہنی ٹانگ پر ورم اور درد بکثرت تھا -

علاج - مین نے مناسب سمجھکر نبی بخش داروغہ سٹنڈ اپنے اسسٹنٹ کو تین دفعہ دنمین پوست کے جوشاندیکی تکمید کرنیکے لئے فہمایش کی - اور بعد تکمید کے ادویہ ذیل کا لیپ کیا گیا، مصبر - کالی زیری - پیلا مول - اور داخلی طور پر مصبر کا جلاب دیا گیا - جلاب کا عمل عمدہ طور پر ہوا تیسرے دن ورم کسیقدر تحلیل ہوا - مقامی علاج یعنی تکمید اور لیپ بدستور جاری رکھا - ۲۴ - اپریل کو کسیقدر کھاری نمک مذکورہ بالا لیپ کے ساتھ ملا کر لیپ کیا گیا - اور دھتورے کے جوشاندیکی تکمید کی گئی - اور داخلی طور پر مندرجہ ذیل دیسی ادویہ بطور گولی کھلائی گئیں :-

سفوف چرائتہ - سونٹھ - ہینگ - اجوائن - کٹکی - عقرقرعہ - پیپلا مول - میٹھا تیلیا اخیر تک یہی علاج جاری رہا - دن بدن گھوڑی رو بصحت ہوتی گئی - اخرش یکم مئی ۱۹۱۶ء کو بالکل تندرست ہو کر ڈسچارج ہوئی -

کمترین کوڑو رام ویٹیری نیری اسسٹنٹ درجہ اول منصرم سٹنڈ جلال آباد ریاست ممدوٹ

مرسلہ مضمون شیخ علی محمد ویٹیری اسسٹنٹ فسٹ کلاس ملازم محکمہ
سول ویٹیری نیری ڈپارٹمنٹ مغربی شمالی واودھ
ضلع میرٹھ

مرض رنڈرپسٹ یعنی وبائے مویشیان

(برائے اندراج انڈین ویٹیری نیری جرنل)

بماہ جون و جولائی ۱۸۹۶ء مین بذریعہ حکم صاحب مجسٹریٹ و کلکٹر صاحب بہادر ضلع میرٹھ۔ موضع مٹھور و ملیانہ علاقہ تحصیل میرٹھ و موضع مرزاپور و چیتوانہ و رام نگر علاقہ تحصیل سردھانہ ضلع میرٹھ کے موضعون وغیرہ مذکور مین کمترین پہونچا واسطے روک و علاج وبائے مویشیان کے تو موضع کے کل مویشیان کا معائنہ کیا تو اِن سب موضعون مین پچاس راس مویشی مرض مذکور مین مبتلا پائی تو فدوی نے پہلے سب جانورونکو دوسرے تندرست جانورون سے علیحدہ کرنے کی کوشش کی لیکن تمام زمینداروں کو بمشکل تمام سمجھا بجھا کر سیدھا کیا اور مریض جانورون کو اور دوسرے تندرست جانورون سے علیحدہ کیا اور آبادی کے باہر رکھے گئے اور ان موضعون کے جانورونکے رہنے والے مکان کی خوب صفائی کرائی گئی اور فینائل لوشن چھڑکا گیا اور گندھک وغیرہ جلائی گئی اور اِن مریض جانورونکا گوبر و بھوسہ وغیرہ جلا دیا اور مرض مذکور کے علامات ذیل تھے وہ یہ ہین کہ جانور اپنے کان ڈھیلے ڈالے ہوئے اور سست کھڑا ہوا اور کھانے پینے کے ساتھ رغبت نہین کرتا اور گوبر معہ خون وغیرہ کے ساتھ کرتا ہے لیکن مرض مذکور کے مبتلا ہونے پر تیسرے چوتھے روز اور کبھی کسی حالت مین بخار ہوتا تھا۔

علاج ذیل کیا گیا۔ السی کا جوشاندہ دس اونس ہمراہ ایک ڈرام کاربالک ایسڈ فی جانور کو فی خوراک اور دن مین دو مرتبہ تین روز تک برابر دیا گیا اور گندھک کی دھونی

برابر جاری رکھی گئی اور بعد تین روز کے جانورونکی جیچ یا مانڈ ایک پائنٹ ہمراہ
براسک ایسڈ پوڈر آدھا اونس دو روز تک برابر دیا گیا اور اچھی صحت یابی
حاصل ہوئی اونتیس (۲۹) جانوران کامیاب ہوئے اور صرف اکیس (۲۱) جانور فوت ہوئے
ہین اور یہ مذکورہ بالا ادویات بڑی اکسیر کا حکم رکھتی ہین - اور جناب گن صاحب بہادر
اُستاد ہمارے جوکہ کلکتہ ویٹیری نیری اسکول کے پرنسپل صاحب بہادر تھے اور جواب
اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل سول ویٹیری نیری ڈپارٹمنٹ تمام ہندوستان کے مقرر
ہوئے ہین - وہ بھی اس ادویات کا اثر مرض مذکور پر مفید فرماتے ہین اور ضرور مفید
کا حکم رکھتی ہین اور جب فدوی ہوڑہ میونسپلٹی مین ملازم تھا - تین سو چار سو جانوران
فدوی کے چارج مین تھے قسم گھوڑا بیل بھینسا تو وہان پر بھی ہر سال وبائی مویشیان
بیل بھینسون پر ہوا کرتی تھی بینش پچیس (۲۵) جانوران وہان پر بھی مرض مذکور کے
صحت یاب ہوئے - اور انکی صحتیابی کی تحریری سند جناب سکرٹری صاحب بہادر
و کلکٹر صاحب بہادر کی کمترین کے پاس موجود ہی - کوئی صاحب دیکھنا چاہے تو
دیکھ بھی سکتا ہی اور وہان کی سب کارگذاری کے کاغذات جناب بحضور گن صاحب بہادر
نے دیکھے ہین اور تہ دل سے خوش ہوئے ہین اور جو صاحب دیکھے گا وہ بھی امید ہے
خدوند کریم سے خوش ہوگا اور تسلیم کریگا کمترین ہیکڑی اور اپنی بڑائی نہین کرتا ہے
اور کچھ ذرا لیاقت معہ سند انڈین ویٹیری نیری جرنل بصفحہ ۱۲۱ و ۱۲۲ بابت جولائی ۱۸۹۶ء
سے ظاہر ہو سکتا ہی - کوئی آفیسر ہمارے ویٹیری نیری ڈپارٹمنٹ کی کوئی کارگذاری پر
پرسان حال نہین ہوتے ہین اور ویٹیری نیری اسسٹنٹون کی ترقی پر خیال نہین
کرتے ہین و تنخواہ وغیرہ نہین بڑھاتے ہین کہ جسمین ویٹیری نیری ڈپارٹمنٹ کی
اور بہت سی نئی نئی کارگذاریان ویٹیری نیری اسسٹنٹان سرکار دولتمدار مین پیش کرین
تاکہ معلوم ہو کہ یہ نتیجہ ہی ویٹیری نیری اسسٹنٹان و سلوتریان کی ترقی کا ہے

خاکسار کی بے ادبی معاف ہو جو کوئی پیٹ سے بھوکھا رہے تو پیٹ بھر کھانیکی کوشش کریگا یا کہ نہین رو دے پیٹے گا اور ایسا ہمعصرون کو بھی چاہیئے۔

زیادہ آداب۔

لفظ سلوتری کی وجہ تسمیہ
اور
وٹیری نیری اسسٹنٹ صاحبان سے اِلتجا

رسالہ طب حیوانات ہند بابت ماہ جولائی ۱۹۰۶ء کے ۱۳۲ صفحہ پر ایک ہمعصر دریافت فرماتے ہین کہ سلوتری کا لفظ کہان سے پیدا ہوا؟ - جسقدر اِسکی بابت کمترین کو معلوم ہے - بذریعہ انڈین وٹیری نیری جرنل ظاہر کرتا ہون لیکن قبل اِسکے کہ مین لفظ سلوتری کی وجہ تسمیہ بیان کرون یہ عرض کرنا چاہتا ہون کہ مین بذات خود لفظ سلوتری کا حامی نہین ہون بلکہ اِسکے ایسا ہی برخلاف ہون جیسے کہ عمومًا دیگر وٹیری نیری اسسٹنٹ البتہ اگر فرق ہوا تو صرف اِتنا ہوگا کہ مین سلوتری کے لفظ کو گالی نہین سمجھتا ہتک نہین جانتا حقیر نہین خیال کرتا بلکہ اس سے ایسی نفرت ہے جیسی کہ پُرانے فیشن کی پوشاک مثلًا لمبا جامہ خاص قسم کی ٹوپی دو تین گز کا صافہ ڈھیلا ڈھالا عجیب قسم کا پاجامہ جیسے کہ قدیمی بزرگ استعمال کرتے تھے ہم ہرگز پسند نہین کرتے ایسے ہی سلوتری کو اپنے نام کے سامنے لکھا ہوا نہین دیکھ سکتے۔ جیسا زمانہ ہے ویسا ہی لفظ ہمکو خوشنما معلوم ہوتا ہے خواہ درمیان مین کچھ بھی نہو اگر غور کیا جاوے تو وٹیری نیری اسسٹنٹ مین کیا خوبی بھری ہے اور اُسکے معنو مین کیا سُرخاب کا پر لگا ہوا ہے۔ اگرچہ راقم انگریزی نہین جانتا

تاہم ویٹیری نیری اسسٹنٹ کے جو معنی زبان زد عام ہو رہے ہین کہ اُن سے صاف ظاہر ہے کہ حیوانات کا مددگار؟ کیون صاحبان سائیس گھوڑے کا مددگار نہین ہے یا گوالہ گائے بیل وغیرہ کا اور گڈریہ بھیڑ بکری کا مددگار نہین ہی۔ (گستاخی معاف) یورپین صاحبان کے مہتر بھی کتون کے مددگار ہین جو ہروقت انکو صاف رکھتے ہین وغیرہ وغیرہ۔

دوستون حیوانات کے مددگار تو ہمارے ویٹیری نیری سرجن صاحبان سے لے کر معمولی ڈریسر اور سائیس تک ہو سکتے ہین۔ مین نہین سمجھتا کہ ہمارے لئے کیا خصوصیت ہے۔ لیکن کمترین کی رائے ناقص مین ایسے لفظون پر یا ایسے معاملات پر بحث کرنا ابھی قبل از وقت ہے بہت ایسے امورات ہین جنکے ہم واجبی طور پر مستحق ہین اور ہم لوگون کو انکا دہیان بھی نہین ہے اور دہیان کسطرح ہو ہمارے لئے ہنوز کوئی رول ریگیولیشن ہی نہین بنے جس سے یہ خیال پیدا ہو کہ کون امور ہمارے واسطے مفید ہے اور کون غیر مفید پس سب سے پہلے تمام ویٹیری نیری اسسٹنٹان کا فرض ہے کہ وہ اپنے نیک افسران کی توجہ اسطرف دلانے کی التجا کرین افسران کو ایسی باتون کے لئے تکلیف دینا کہ ہم سلوتری نہ پکارے جاوین اور ہماری عزت کی جاوے اور فصلات کے محرر ہم پر حکومت نکرین یہ مصلحت نہین ہے۔ جب ہمارا محکمہ باقاعدہ بنکر مفید رول ریگیولیشن بنجاوینگے تو یہ ادنے باتین خود بخود رفع ہو جاوینگی۔ اب آخیر مین سلوتری کی وجہ تسمیہ بیان کر کے اپنے مضمون کو ختم کرونگا۔

لفظ سلوتری کی وجہ تسمیہ

زمانہ قدیم مین (جب ہندوستان ہر علم و فن کے علماء سے بھرپور تھا) ایک مہارشی ہو گزرے ہین جو گھوڑون کے وڈیا (علم) مین یکتائے زمانہ تھے جنکا نام نامی شالی ہوتر تھا مین خیال کرتا ہون کہ شالی ہوتر سے ہی بگڑ کر سلوتری

بنا ہے دُنیا مین کوئی ایسی بات نہین ہوتی جسکا اصل یا بنیاد نہو کچھ ہماری لاعلمی کسی امر کو بے معنی قرار نہین دیسکتی فقط - تحریرہ ۵ ستمبر ۱۸۹۷ء -

راقم خاکسار جیٹھو مل ویٹیرینری اسسٹنٹ سی - وی - ڈی

بلیس فیور کا بیمار

جو زیر نگرانی مسٹر ٹرن بُل صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ سول ویٹیرینری ڈپارٹمنٹ شمالی پنجاب شفایاب ہوا

مورخہ ۲۷ - مئی ۱۸۹۷ء صبح کے وقت جب صدر اصطبل راولپنڈی (جہان پر آجکل نارتھ پنجاب کا ڈیپو ہے) کے گھوڑے رول یعنی چہل قدمی سے واپس آئے تو مارٹل نامی تھارو بریڈ ویلر گھوڑا جو سال رواں کے نو واردوں مین سے ایک ہے سُست معلوم ہوا استفسار کرنے پر معلوم ہوا کہ رات دانہ وغیرہ بھی خوشی سے نہین کھایا - چنانچہ اُسی وقت ٹمپریچیور لیا گیا تو ۱۰۳ درجہ پر پایا اور آنکھ کی میوکس ممبرین زردی مائل ظاہر ہوئی بدن گرم اور خشک شام کے وقت ٹمپریچیور بڑھکر ۱۰۵ اعشاریہ ۲ ہو گیا اور دانہ وغیرہ سے قطعی انکار گھاس کھاتا رہا - لید پیشاب کا رنگ زرد -

علاج - اول دس اونس اپسم سالٹ دیا گیا -

۲۸ - مئی ۱۸۹۷ء - ۶ بجے صبح کے وقت ٹمپریچیور ۱۰۴ - اور شام کو ۱۰۵ - رات کو ۹ بجے ۱۰۴ درجہ تک رہا - نسخہ ذیل دیا گیا :- کمفر ۳۰ گرین - کلورٹ پٹاس ۲ ڈرام اسپرٹ نیٹرک ایتھر ایک اونس - لیکوار امونیا ایسٹیٹس ۳ اونس - پانی حسب ضرورت دیا گیا - ۱۱ بجے دن کے پھر نسخہ ذیل تجویز ہوا :- لیکوار امونیا ایسٹیٹس ۴ اونس -

دیسی شراب خالص عمدہ ۲ اونس - اَمونی کلورائڈ ۲ ڈرام - اپسم سالٹ ۲ اونس
پانی صاف ۱۲ اونس - ۴ بجے پھر یہ ہی نسخہ بالا پلایا گیا - رات کے دس بجے
ڈرافٹ ذیل دیا گیا - لیکوار امونیا ایس ٹیٹس ۳ اونس - اسپرٹ نائیٹرک ایتھر ایک اونس
ٹنکچر اکونائیٹ ۲۰ بوند - اَمونی کلورائڈ ۲ ڈرام - اپسم سالٹ دو اونس - پانی بمقدار مناسب

۲۹ - مئی ۱۹۰۷ء صبح ۵ بجے گھوڑے کی حالت کچھ بہتر پائی ٹمپریچیور ۱۰۳ - کھانے
کی طرف راغب قدرے لوسن گھاس اور بریان ماش (گرم پانی مین بھگوایا ہوا) کچھ
ایک پونڈ کھایا اور ایک گھنٹہ تک میدان سبز دوب چرتا رہا - ۱۲ بجے ٹمپریچیور ۱۰۴ ڈسمل
۲ درجہ تک ہو گیا رات کے دس بجے تک ٹمپریچیور اسی درجہ تک رہا - نسخہ ذیل پلایا گیا
اپسم سالٹ ۴ اونس - اَمونی کلورائڈ ۲ ڈرام - لیکوار امونیا ایس ٹی ٹس ۳ اونس
دیسی شراب ۳ اونس - پانی حسب ضرورت - شام کو لیکوار امونیا ایس ٹیٹس ۲ اونس
کنٹری واین ۲ اونس - ٹنکچر اکونائیٹ ۲۰ بوند - اَمونی کلورائڈ ۲ ڈرام - ایتھر ایک اونس
پانی حسب ضرورت - رات کو ۱۰ بجے اور ڈرافٹ ذیل پلایا گیا - لیکوار امونیا ایس
ٹی ٹس ۲ اونس - دیسی شراب ۲ اونس - ایتھر ایک اونس - اپسم سالٹ ایک اونس
ٹنکچر اکونائیٹ ۲۰ بوند -

۳۰ مئی ۱۹۰۷ء صبح کے وقت ٹمپریچیو ۱۰۳ ڈسمل ۴ - بارہ بجے دو پہر ۱۰۲ ڈسمل ۲
شام بھی یہ ہی رہا رات کے بارہ بجے ۱۰۱ ڈسمل ۲ - دوائی صبح کو حسب ذیل دیگئی -
دیسی شراب ۲ اونس - اپسم سالٹ ۴ اونس - ایتھر نیٹر وسائی ایک اونس - لیکوار
امونیا ایس ٹی ٹس ۳ اونس - ٹنکچر اکونائیٹ ۳ بوند - بارہ بجے دوپہر کو نسخہ ذیل
دیا گیا - ایرومٹک اسپرٹ ایمونیا ایک اونس - دیسی شراب ۲ اونس - لیکوار
ایمونیا ایس ٹی ٹس ۲ اونس - ٹنکچر اکونائیٹ ۱۵ بوند - پانی حسب ضرورت -
۷ بجے شام کے پھر نسخہ مذکورہ بالا دیا گیا - رات کو ۱۲ بجے ٹمپریچیور کم ہونے پر کوئی دوا

نہین دی گئی۔

۳۱ - مئی ۱۹۰۶ء صبح ٹمپریچیور ۱۰۰ ڈسمل ۲ - بارہ بجے ۱۰۱ ڈسمل ۳ - ۶ بجے شام ۱۰۰ ڈسمل ۴ - علاج - صبح کیوقت صرف الفیوزن آف چرائیتہ دیا گیا - اور ۱۲ بجے نسخہ مذکورہ بالا دیا گیا - جسمین سے ٹنکچر اکونائٹ نکالدیا اور اپسم سالٹ ۲ اونس - امونی کلورائڈ ۲ ڈرام ایزاد کیا گیا -

یکم جون ۱۹۰۶ء صبح ٹمپریچیور ۱۰۰ - دوپہر کو ۱۰۰ ڈسمل ۴ شام کو ۹۹ ڈسمل ۳ - علاج صبح کیوقت اپسم سالٹ ۴ اونس - امونی کلورائڈ ۲ ڈرام - بذریعہ ڈرافٹ دیا گیا - اور دس بجے کے بعد الفیوزن آف چرائیتہ پانی ملاکر پلایا گیا - شام کو الفیوزن چرائیتہ اور امونی کلورائڈ ۲ ڈرام -

۲ و ۳ - جون کو ٹمپریچیور ۹۹ ڈسمل ۳ سے ۱۰۰ تک رہا - علاج الفیوزن آف چرائیتہ اور امونی کلورائڈ ۲ ڈرام کی مقدار سے دیا جاتا رہا -

۴ - جون بوقت صبح ٹمپریچیور ۱۰۰ ڈسمل ۲ - شام کو ۱۰۱ - ادویہ صبح کیوقت بدستور الفیوزن چرائیتہ اور امونی کلورائڈ دیا گیا چونکہ شام کو ٹمپریچیور بڑھ گیا - اور حالت گھوڑے کی پھر ابتر نظر آنے لگی تو نسخہ ذیل دیا گیا - لیکوار امونیا ایس ٹی ٹس ۲ اونس دیسی شراب ۱½ - اونس - ایتھر ایک اونس - اپسم سالٹ ۴ اونس - امونی کلورائڈ ۲ ڈرام

۵ - جون کو صبح ٹمپریچیور ۹۹ ڈسمل ۲ - شام کو ۱۰۲ ہو گیا - آج صبح صرف الفیوزن آف چرائیتہ اور اپسم سالٹ ۲ اونس دیا گیا - بوقت شام جبکہ ٹمپریچیور بڑھ گیا - تو نسخہ ذیل پلایا گیا - ایتھر ایک اونس - امونی کلورائڈ ۲ ڈرام - لیکوار امونیا ایس ٹی ٹس ۳ اونس - کنٹری واین ۲ اونس - اپسم سالٹ ۲ اونس - پانی حسب ضرورت -

۶ جون ٹمپریچیور بدستور اور علاج ایضاً -

۷ و ۸ - جون ٹمپریچیور بدستور نسخہ ذیل دیا گیا - لیکوار امونیا ایس ٹی ٹس ۲ اونس

ایرومیٹک اسپرٹ آف امونیا ایک اونس - دیسی شراب ۲ اونس - اپسم سالٹ ۲ اونس - الفیوزن چرائتہ ۴ اونس - پانی بمقدار مناسب -

۹ - جون کو ٹمپریچیور ۱۰۱ تک رہا - علاج بدستور نسخہ مذکورہ بالا دیا گیا -

۱۰ - جون کو ٹمپریچیور ۱۰۰ اڈسمل ۳ علاج صرف چرائتہ کا الفیوزن اور کنٹری وائین ۲ اونس دیا گیا -

۱۱ - جون کو   ایضاً

۱۲ - لغایتہ ۱۵ جون کو صرف الفیوزن آف چرائتہ دیا گیا ٹمپریچیور قریباً نارمل رہا -

۱۶ - جون کو گھوڑا بالکل تندرست معلوم ہوا لیکن کمزوری باقی تھی اور گھوڑے کی جلد کی حالت نامناسب تھی اپنی چکدمک بلیس فیور کے باعث کھو بیٹھا تھا - اس لیے

۱۶ - لغایتہ ۲۵ - جون ۱۸۹۶ء تک ایک اونس لائکوار آرسنی کیلیس دانہ مین دیا گیا -

اسی عرصہ† مین یہ گھوڑا مرض اکنی سے مریض ہو گیا جسکا ذکر پھر کسی موقع پر عرض کرونگا -

راقم

جیٹھو ل ویٹیری نیری اسسٹنٹ دفتر صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر سول ویٹیری نیری ڈپارٹمنٹ شمالی پنجاب انچارج اصطبل راولپنڈی

---

† یعنی ۲۵ - جون ۱۸۹۶ء کے بعد -

چیدہ خبرین

منجانب ویٹیری نیری کپتان ایچ-ٹی-پیز صاحب بہادر

لاہور ویٹیری نیری کالج و ایڈیٹر رسالہ ہذا

اِن دنون سکرٹری آف اسسٹنٹ کے یہان سے جو ملک ہندوستان کے لئے ولایت مین مقرر ہین۔چند درخواستین براہ ملازمت ویٹیری نیری اسسٹنٹان واسطے ملک افریقہ کے جنگی خدمات ممباسہ ریل کے لئے درکار ہین یوگنڈا مین سرکار دولت مدار کیطرف سے طلب کیجارہی ہے ویٹیری نیری کپتان ہسلم صاحب ایم ڈی وغیرہ وہان پر محکمہ ویٹیری نیری کے افسر ہوئے ہین۔مطلوبہ ویٹیری نیری اسسٹنٹون کی تنخواہ ۵۰ سے ۱۰۰ روپیہ ماہوار تک معہ ایک قسم کی پولیس کے جو کہ ایک سال کی ملازمت کے بعد بشرح ماہوار سال مذکورہ کے ایک ماہ کی تنخواہ مفت ملیگی۔چونکہ اس موقع پر مجھکو ویٹیری نیری اسسٹنٹون کی ملازمت حاصل کرنے مین دقت پیش آئی ہے۔اسلئے میری رائے مین یہ بہت مناسب تجویز ہوگی کہ آیندہ سے جو ویٹیری نیری اسسٹنٹ غیر ممالک مین ملازمت چاہتے ہون اپنا نام و پتہ وغیرہ درج رجسٹر کالج ہذا کراوین تاکہ ایسے موقعون پر ویٹیری نیری اسسٹنٹون کو جلد اور آسانی سے بلا لیا جایا کرے اسلئے تمام ویٹیری نیری اسسٹنٹون سے درخواست کیجاتی ہے کہ جو لوگ ممالک غیر مین ملازمت کرنا قبول کرتے ہون براہ راست مجھکو اپنے ارادے سے مطلع کرین۔امسال مین ویٹیری نیری اسسٹنٹان مسمیان وزیر محمد خان و محمد دین و غلام غوث افریقہ کی ملازمت پر بھیجے گئے ہین۔

امسال پرنسپل لاہور ویٹیری نیری کالج بمعہ دیگر اسکول و کالج کے پرنسپلون کے مویشیونمین وباء رنڈر پسٹ کے روکنے کے لئے نو ایجاد تجویز کے مطالعہ کیواسطے بھیجے گئے تھے۔ اسکا اوّل مشاہدہ بمقام ٹانڈہ ضلع فیض آباد ملک اودھ مین ہوا جہان اس مرض ساریہ کے چند مریض موجود تھے اور جنکا پوسٹ مارٹم اگزامی نیشن یعنی امتحان بعد مرگ اس غرض سے کیا گیا تھا کہ آیا اس ملک ہندوستان مین یعنی رنڈر پسٹ کا مرض ایسا ہی ہے جیسا کہ یورپ مین ہوتا ہے۔ اسکا فیصلہ تحقیق طور پر کر لیا گیا تھا۔ رنڈر پسٹ کے بچاؤ کا تھا۔ یہ طریقہ بہت ہی سادہ ہے اور اگر یہ کچھ مفید ثابت ہوا تو تمام ویٹیری نیری اسسٹنٹون کے لئے بھی اسکا آنا ثانی سے عملدرآمد کرنا کمال ممکن ہوگا۔ اِن نون بیکٹیر یالوجیکل لیبو ٹیری موکٹشر مین اس بات کے ثابت کرنیکے لئے کہ آیا یہ نئی تجویز کچھ مفید ہوگی یا نہین تجربے کئے جارہے ہین۔ یہ نئی تجویز صرف یہ ہے کہ رنڈر پسٹ سے مرے ہوئے مردہ جانور کی لاش سے صفرا لے کر اسکے ۱۰۔۱۵ قطرے زندہ جانور کی جلد مین بذریعہ پچکاری کے پہونچا دئے جاوین۔ مگر صرف اُس جانور کی لاش سے صفرا لیکر استعمال کرنا چاہیے جو کہ ساتوین یا آٹھوین دن مرا ہو۔ جس روز یہ صفرے کی پچکاری کیجاتی ہے اُس سے دس روز بعد جانور رنڈر پسٹ سے محفوظ ہو جاتا ہے اور اگر اس عرصے مین اُسکا دوران خون زہر آلودہ ہو جاوے تو جانور کو رنڈر پسٹ ہو جائیگا مگر دس روز کی میعاد گزرنے پر یہ تجویز رنڈر پسٹ کی بیماری روکنے کے لئے کافی ہے مگر جو تجربات ابتک بیان ہو چکے ہین اُن سے ابتک کوئی نتیجہ نہین نکلا۔ اسلئے عام طور پر اس تجویز کے اجراء سے پیشتر اور زیادہ تجربہ کرنا پڑیگا۔

لاہور ویٹیری نیری کالج کے پرنسپل صاحب بہادر نے پنجاب گورنمنٹ کے سامنے تجویز پیش کی ہے کہ کالج ہذا کا سلسلہ تعلیم ترمیم کیا جاوے۔ یہ بتلا دیا گیا ہے

کہ فی الحال علم تشریح افعال اعضا کے سیکھنے مین اِتنا وقت ضایع ہوجاتا ہی کہ دیگر مضامین کے طیار کرنے کے لئے کافی وقت نہین ملتا۔ باوجودیکہ دیگر مضامین اِتنے زیادہ اور وسیع ہین کہ اُنکا ہی دو سال مین ٹھیک ٹھیک حاصل کرنا مشکل ہے۔ لہذا یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ مدّت تعلیم بجائے دو سال کے تین سال تک بڑھا دی جاوے۔ مگر مضامین یہی رہین جو کہ اِسوقت پڑھائے جاتے ہین مگر اُنکی تقسیم حسب ذیل ہوجانا چاہیے۔

سالِ اوّل کے لئے اناٹمی (ہڈی و لگمنیٹ کا بیان) و مٹریا مڈیکا اور کمسٹری۔

سالِ دویم مین اناٹمی فزیالوجی اور بندوبست اصطبل۔

سالِ سویم مین ویٹیری نیری میڈسن و سرجری و بوائن و سرجری۔

حال کا سلسلۂ تعلیم بیشک بہت ناقص ہی اور ایسی حالت مین آدمیون کو ٹھیک ٹھیک تعلیم دینا قریبًا ناممکن ہے یہ تجویز گورنمنٹ مین پیش کی گئی۔ مگر افسوس ہے کہ تجویز ہذا نامنظور ہوگئی۔

ہم بڑے افسوس کے ساتھ لکھتے ہین کہ اِس محکمہ کے دوست اور خیرخواہ مسٹر ایم۔ ایف۔ او۔ ڈوائر صاحب ڈائرکٹر محکمۂ زراعت پنجاب راجپوتانہ کو تبدیل ہوگئے اُنکی بیشک تبدیلی کا ہمکو نہایت افسوس ہے۔

اگر ہمارے نامہ نگارون مین سے کوئی صاحب ہمکو اسکی بابت ٹھیک ٹھیک اطلاع دینگے کہ ہندوستان کے مختلف اضلاع مین محکمہ ترقی نسل اسپان کو کسقدر ترقی ہورہی ہے۔ ہم بہت خوش ہونگے یہ معلوم رہے کہ اِس قسم کے تمام نامنگاری بالکل کانفی ڈنشل یعنی معتمد و پوشیدہ تصور ہوگی۔ مگر ہمین جھوٹی اطلاع کے ملنے سے ہرگز خوش نہونگا۔

ویٹیری نیری کالج لاہور بعد اختتام تعطیلات موسم گرما و تہوار دسہرہ ۶۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء کو کھلیگا

سُنا جاتا ہے کہ کپتان ڈن لوپ اسمتھ صاحب بہادر مسٹر ایم - ایف - ڈوائر صاحب بہادر کے جانشین ڈائرکٹر زراعت پنجاب مقرر ہوئے ہین اور ہم تہ دل سے امیدوار ہین کہ صاحب ممدوح بھی اپنے متقدمین کی طرح سے ہمارے محکمہ پر وہی شفقت و عنایت قدیمانہ مبذول فرماوینگے اور اُنکی طرح محکمہ ہذا کی ترقی و بہبودی کے خواہان وکوشان رہین گے -

ہمنے سُنا ہے کہ ویٹیری نیری لفٹننٹ ایچ - پی - ٹرنبل صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ محکمہ سول ویٹیری نیری شمالی پنجاب بھی آیندہ ٹروپنگ موسم مین اس معزز عہدہ سے سبکدوش ہوکر ولایت کو تشریف لیجانے والے ہین کیونکہ صاحب ممدوح نے وطن کی فوجی ملازمت پسند کی ہے ہماری رائے مین یہ محکمہ ایسے افسرون کی علیحدگی کی وجہ سے نہایت بدقسمت سمجھنا چاہیئے کیونکہ تاوقتیکہ اس محکمہ مین ایسے افسر جو محکمہ کی کارگذاری مین پوری پوری دلچسپی رکھتے ہون - مستقل طور پر قیام پذیر نہونگے ہمکو ترقی کی اُمید نہین ہوسکتی -

کچھ عرصہ گذرا کہ ایک مضمون ملازمان ماتحت محکمہ سول ویٹیری نیری کی بابت شایع ہوا تھا - جسمین یہ تجویز تھی کہ محکمہ ہذا کی شاخ کے قایم کرنیکی نہایت ضرورت ہے - اس تجویز کے عملدرآمد مین جو دیری ابتک ہوئی اور جسکی بابت حسب حال موجودہ امید کیجاتی ہے کہ آیندہ بھی دیر ہوگی - محرر مضمون ہذا نہایت افسوس کے ساتھ نکتہ چینی کرتا ہے - وہ رقم تراز ہے کہ مختلف ڈسٹرکٹ بورڈون کے زیر ماتحت اسوقت سنتر سے زیادہ ویٹیری نیری اسسٹنٹ کام کر رہے ہین جنکا کام جیساکہ ہونا چاہیئے اچھا اور تسلی دہ نہین ہے اور نیز یہ کہ چونکہ ان لوگون کو ڈسٹرکٹ بورڈ کی جانب سے مشاہرہ ملتا ہے اسلیئے کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی کہ ان لوگون کو اس نئے محکمہ مین شامل کیون نہ کیا جاوے -

ایک رپورٹ مین جو کہ تھوڑا عرصہ ہوا کہ پرنسپل صاحب بہادر لاہور ویٹیری نیری کالج کی جانب سے پنجاب گورنمنٹ کی خدمت مین بھیجی گئی تھی پھر اِس بات کی سفارش کی گئی ہے کہ ہر ایک گاؤن کے باہر مردہ جانورون کے چمڑے اوتارنے کے لئے علیحدہ احاطے بنائے جاوین - یہ بہ آسانی کیا جا سکتا ہے اور اِسکے فائدے بھی بہت ہی زیادہ ہین - کیونکہ یہ تجربہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ سورج کی تیز دھوپ رنڈرپسٹ کے زہر کو بہت جلد خشک کرکے دفع کر دیتی ہے جیسا کہ خشک کرنیسے بھی دفع ہو سکتا ہے اِسلئے اگر جانورون کے چمڑے اوتار کر اُنکو کسی خاص مقررہ جگہ دھوپ مین خشک کیا جاوے تو مرض کے پھیلنے کا خطرہ بہت ہی کم ہو جاتا ہے پروفیسر کاک صاحب نے یہ ثابت کیا ہے کہ اگر رنڈرپسٹ کا مادہ خشک کر لیا جاوے یہانتک کہ اگر ایک عشرہ تک ٹھنڈے سایہ مین بھی خشک کیا گیا ہو تو نقصان دہ نہین ہوگا - صاحب ممدوح نے چند جانورونکو رنڈرپسٹ کے مریضونکا گوبر گوشت و چمڑہ کہلایا جو کہ ایک عشرہ تک سایہ مین خشک کرکے کہلانیکے وقت پانی مین لیا جاتا تھا - اِس تجربہ سے ثابت ہوا کہ رنڈرپسٹ کا زہر خشک کرتے ہی رفع ہو جاتا ہے اور یہ کہ تمام ناپاک مادہ جب پورے طور پر دھوپ مین سکھلا کر خشک کر لیا جاتا ہے تو اُسمین سے خوفناک خاصیتین جلد ہی رفع ہو جاتی ہین - مین یقین کرتا ہون کہ یہ تجویز یعنی گاؤن کے باہر جانورونکا چمڑہ اوتارنے کے لئے قایم کرنا ضلع دہلی کے چند حصونمین ایجاد ہو گئی ہے اور مین پسند کرونگا کہ اگر کوئی اِس امر کے بارے مین وقتاً فوقتاً ہمکو اطلاع دیتا رہیگا - شاید ویٹیری نیری اسسٹنٹ لوگ ضرور ہمکو اطلاع دیتے رہا کرینگے -

اضلاع مین حیوانات کے لئے شفاخانے کہولے جانیکی نسبت میرے خیال مین سب لوگ بہت پسند کرینگے جو ویٹیری نیری اسسٹنٹ ایسے شفاخانون کے چارج

مین ہین ۔ بہت ہوشیار و چالاک ہین ہمکو معلوم ہونا چاہیئے کہ اِن شفاخانونمین کسقدر جانورون کا علاج کیا گیا اور کسقدر داخل ہوئے اور انمین ایک یا دو مریض دلچسپ بھی وقتاً فوقتاً ضرور آتے رہے ہونگے جو کہ رسالہ ہذا مین شایع ہونے کے لئے بھیجنے مناسب ہین ۔ مگر ہمارے پاس اِس قسم کی خبرین بالکل نہین پہونچتین اس لئے مین جانتا ہون کہ تمام ویٹیری نیری اسسٹنٹ یہ سمجھ لین کہ یہ ہی لوگ اِس ویٹیری نیری محکمہ کے آیندہ بہتری کے قایم رکھنے والے ہین اور اِسلئے انکو اپنے آپکو ترقی دینے اور بڑھانے مین دل وجان سے کوشش کرنا چاہیئے ۔

جہانتک مجھے تجربہ ہے میرے خیال مین ویٹیری نیری اسسٹنٹ لوگ مردہ جانورونکا پوسٹ مارٹم امتحان کرنے مین بہت غفلت کرتے ہین خاصکر اُنکا جو کہ اُنکے زیر علاج مرجاتے ہین یہ بڑے افسوس کی بات ہے کیونکہ ہمارے لئے اپنی تشخیص کو پختہ طور پر ثابت کرنیکا صرف ایک یہ ہی عمدہ طریقہ ہے اور تا وقتیکہ ہم ایسا نہ کرینگے تو ہمارا علم اپنے مریضون کی موت کے اسباب معلوم کرنیکے لئے ہرگز ترقی نہین کریگا اِسلئے مین تمام ویٹیری نیری اسسٹنٹون کو فہمایش کرتا ہون کہ اپنے ہر ایک مردہ جانور کی لاش کا بہ احتیاط پوسٹمارٹم کرنیمین ہرگز غفلت نکرنا چاہیئے ۔

پروفیسر کاک صاحب نے اپنے حال کے تجربہ مین جو کہ رنڈرپسٹ پر کیا گیا ہے ذیل کے تجربے کئے ہین ۔ اُنھون نے خون کے ایکسو پچاس ۱۵۰ قطرونکو نوئے ۹۰ درجے کی گرمی مین چار ۴ روز تک خشک کیا اور چوتھے روز کے بعد اُسکو پھر پانی مین گھول کر ایک بیل کی جلد مین ٹیکا لگانیکے ذریعہ پہونچا دیا ۔ یہ جانور بالکل تندرست رہا اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ رنڈرپسٹ کے خون کو خشک کرنے سے مرض کا خاص زہر جاتا رہتا ہے ۔

اگر کسی تندرست بیل کی جلد مین کسی رنڈرپسٹ کے مریض جانور کا تازہ خون

بذریعہ ٹیکا لگانیکے پہونچایا جاوے تو زہر قاتل قسم کا رنڈرپسٹ پیدا ہو جائے گا۔ ایسا خون ایک قطرے سے بھی کم ایک بیل کے ہلاک کرنیکو کافی ہوتا ہے رنڈرپسٹ سے مریض جانور کا خون مرض کی بہت شروع شروع کی حالتوں مین بہت ہی زہر قاتل ہوتا ہے۔

پروفیسر کاک صاحب نے مرض رنڈرپسٹ کو جنگالی کرنیوالے جانورون کے سوائے دوسرے جانورونمین پہونچانیکی کوشش بھی کی ہے مگر یہ ثابت نہین ہوا کہ دیگر قسم کے جانورونمین بھی جسکی بابت وہ اپنی رائے ظاہر کرسکے رنڈرپسٹ ہوجانا اغلب ہے انھون نے چڑیون بطخون کبوترون اور مرغابیون سارس اور راج ہنس (سانپ کھاجانیوالا پرند) پر اسکا تجربہ کیا ہے۔ نیز کتون۔ گدھون۔ چوہون۔ خرگوشون پر بھی کیا ہے مگر ان جانورونمین سے کسی کو یہ مرض نہوگا۔

مین یہ تحقیق کرنا چاہتا ہون کہ آیا اونٹ بھی خالص رنڈرپسٹ سے مریض ہوتے ہین یا نہین بعض کہتے ہین کہ مریض ہوتے ہین اور بعض نہین۔ اس لئے ناظرین رسالہ ہذا مین سے اگر کسی کو اس امر کے ساتھ کچھ معلوم ہو تو مجھے اطلاع دین مین بڑی خوشی ظاہر کرونگا اسکی بابتہ زیادہ حالات شتربانون سے معلوم کئے جاسکتے ہین۔ اسکے ہندوستانی نام و علامات وغیرہ بھی بتانے چاہئین۔

تمام ویٹیری نیری اسسٹنٹ اپنے اپنے تجربے سے مجھکو یہ بتلائین کہ ہندوستان کے مختلف حصونمین رنڈرپسٹ کی بیماری سال کے کس کس موسمون مین زیادہ پھیلتی ہے اور یہ کہ خاصکر کون سے موسم مین بہت ہی سخت اور مہلک ہوتی ہی اگر کوئی ویٹیری نیری اسسٹنٹ براہ مہربانی اپنے اس امر کے تجربے سے مطلع کرینگے تو مین بہت مشکور ہونگا۔

پروفیسر کاک صاحب اپنے اِس ملک کے دورہ مین ایک ویٹیری نیری اسسٹنٹ نے جو اکبر پور وٹانڈہ مین ملازم ہے بہت مدد دی اور صاحب ممدوح نے اِس اِس شخص کی خدمات کو بہت پسند کیا جس نے بہت اچھی کارگذاری دکھلائی ہو اُنھون نے جو خدمات اِس شخص کے سپرد کین اُنکی انجام دہی سے یہ صاحب بہت خوش ہوئے اور لاہور ویٹیری نیری کالج کا شکریہ ادا کرتے تھے کہ وہان سے ایسے مفید اور ہونہار طالب علم کامیاب ہوکر آتے ہین۔

یہ سوال کہ ایک سانڈ کتنی مدت تک کسی اصطبل مین کارآمد اور مفید ہو سکتا ہے۔ ایک دلچسپ سوال ہی مندرجہ ذیل خبرین جو ملک فرانسیس کے محکمہ ترقی نسل سے ملی ہین دلچسپ ہین بہت سے کیس جنہون نے مدت دراز تک خدمت کی ہے خاصکر ہنووا مین ملتی ہین۔ منجملہ ۱۲۹ سانڈون کے چار[۴] سانڈ چھبیس[۲۶] برس تک کارآمد رہی اور چھ[۶] سانڈ پچیس[۲۵] برس تک اور چار[۴] سانڈ چوبیس[۲۴] برس تک اور سولہ[۱۶] سانڈ تیئس[۲۳] برس تک اور اکیس[۲۱] سانڈ بائیس[۲۲] برس تک اور پینتالیس[۴۵] سانڈ بیس[۲۰] برس تک کارآمد رہے چونکہ عمدہ نسل کے سانڈ عموماً چار سال کی عمر مین اسٹڈ کا کام شروع کر دیتے ہین۔ اِسلئے اِنمین سے چار نے تیئس[۲۳] سال تک کام کیا۔ ایک سانڈ نے ستائیس[۲۷] سال کی عمر مین ایک موسم مین ستائیس[۲۷] گھوڑیون کو بھرا اور اپنے تمام زمانہ مین جبتک کہ وہ اسٹڈ مین رہا اُس نے ایک ہزار نو سو[۱۹۰۰] گھوڑیان بھرین۔ ہمارے پاس ہندوستان کی بابت اِس قسم کے نقشہ جات نہین پہونچتے۔

گائے اور گھوڑیونکا حاملہ ہونا۔ بعض اوقات ایسا واقع ہوتا ہے کہ ویٹیری نیری اسسٹنٹون سے رائے طلب کیجاتی ہے کہ کیا سبب ہے کہ گھوڑیان وگایون کو باوجودیکہ بارہا بھروائی گیئن لیکن حاملہ نہین ہوتین۔ یہ اچھی طرح پر واضح ہے کہ ایک قسم کا تیزاب میڈیم اسپر میٹوزوا کو ہلاک کر ڈالتا ہے۔ اور اِسلئے اگر یوٹرس

کی رطوبات اُبل کے لاین یعنی کھاری نہین ہین تو اسپر مٹیوزوا ہلاک ہوجاوینگی اسلئے ایسے چند حالات مین بائی کاربونیٹ آف سوڈا کا شیر گرم سلوشن جسمین ۲۰ گرین بائی کاربونیٹ آف سوڈا اور ۳۵ پنتیس اونس پانی ہو طنیار کرکے بھروانے سے ایک گھنٹہ پیشتر مارین کہ عضو تناسل مین پچکاری کیا جاوے تو بہت مفید ثابت ہوا ہے ۔

گورنمنٹ عالیہ ہند نے امپیریل بکٹریالوجیکل لیبوریٹری کے لی مکٹشر مین ۲ دو ویٹیری نیری اسسٹنٹون کی ملازمت منظور فرمائی ہے جنکی تنخواہ ۳۰ تیس روپیہ سے ۴۵ پینتالیس روپیہ ماہوار ہوگی اور لاہور کے پاس شدہ ویٹیری نیری اسسٹنٹ مطلوب ہین ۔

لاہور ویٹیری نیری کالج کے پرنسپل صاحب بہادر مرض مندرجہ ذیل کی بابت جسقدر ممکن ہو زیادہ حالات دریافت کیا چاہتے ہین یعنی مرض گھوٹوا یا گھرڑا کی بابت حالات مندرجہ ذیل دریافت کرنے مطلوب ہین یعنی یہ کہ جو جانور اس مرض مین مبتلا ہوتے ہین وہ جوان ہوتے ہین یا بوڑھے اور یہ کہ یہ مرض کونسے موسم مین نمودار ہوتا ہے اور یہ کہ یہ نیچے ترائی کے دیہات مین زیادہ تر دیکھتے ہین ۔ آیا یہ اونچے دیہات مین اور آیا یہ مرض متعدی ہے یا نہین ۔ اور اسکی کیا علامات ہین اور یہ کہ یہ زیادہ کسی دیہہ مین کتنی مدت قیام پذیر رہتا ہے اور جانور کی وفات فیصدی کسقدر ہوتی ہے بمعہ اس تفصیل کے جو جانور مر جاتے ہین وہ کتنے عرصہ مریض رہتے ہین اور وہ جو کہ اچھے ہوجاتے ہین کتنے عرصے مریض رہتے ہین ۔ یہ بھی دریافت کرنا مطلوب ہے کہ آیا یہ مرض کتو نمین بھی دیکھا گیا ہے یا نہین جو شخص اس مرض کی بابتہ سب سے عمدہ حالات لکھیگا اُسکے لئے مبلغ عہ کا ایک انعام تجویز کیا جاتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ جملہ حالات متعلقہ مرض مذکورہ

تعطیلات یوم کلان سن روان سے پیشتر ہمارے پاس بھیجے جانا چاہیے اور اِنمین جہانتک ممکن ہو زیادہ حالات اور تشریح امتحان بعد مرگ بھی درج ہونی چاہیئے ۔ خون کے اسپیسمم دریافت کرنیکے لئے اگر کسی ایسے شخص کو جسکے مشاہدے مین کوئی ایسا مریض آوے۔ شیشون کی ضرورت ہو تو ہم بھیج سکتے ہین۔ کیونکہ اِسکی ہمکو خاصکر زیادہ ضرورت ہے یہ بھی یاد رہے کہ اِس انعام کے حاصل کرنیوالیکا نام رسالہ ہذا مین بھی براہ اطلاعیابی شایع کیا جاویگا۔

ہمارے ایک لایق ناظرین نے ہم سے یہ درخواست کی ہے کہ پاس شدہ وٹیری نیری اسسٹنٹون کی ملازمت کے حالات بھی باعث دلچسپی عام ہونگے لہذا رسالہ ہذا مین درج کئے جایا کرین۔ اِس کام کے پورے طور پر انجام پانے کے لئے تمام وٹیری نیری اسسٹنٹون سے درخواست ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً اِس قسم کے حالات سے اطلاع دیتے رہا کرین۔ سال حال مین جہان تک ہمکو معلوم ہے ذیل کی تقرری عمل مین آئی ہین۔

وٹیری نیری اسسٹنٹ غلام حیدر و وزیر محمد خان کوئٹہ مین جنمین سے وزیر محمد خان یوگنڈا ریلوے کی ملازمت مین بملک افریقہ معہ دو اور وٹیری نیری اسسٹنٹون کے چلا گیا۔ رحمت اللہ کمسریٹ راولپنڈی مین غلام غوث ریاست بھینگہ ملک اودھ مین مگر یہ بھی بعدہٗ بملک افریقہ یوگنڈا ریلوے کی ملازمت پر بھیجا گیا۔ خیرالدین وٹیری نیری اسسٹنٹ ریاست کشمیر مین۔ عمرالدین راولپنڈی مین۔ محمد عمر خان لاہور مین۔ دوست محمد خان ناگپور مین بھیجا گیا تھا مگر وہان سے استعفا دیکر اب ملاکند فیلڈ سروس مین بھیجا گیا ہے۔ عاشق حسین بھی ملاکند فیلڈ فورس مین گیا۔ مجبوب خان کو گوڑگانوہ مین۔ شیر محمد کرانچی۔ علی اکبر بمقام کوہ مری۔ محمد تقی تہل چوٹیالی خوشحال سنگھ ریاست جیند۔ تلارام و بنجی بای راولپنڈی۔ دیاکشن و قادر بخش

حال کے پاس شدہ ویٹیری نیری اسسٹنٹ لاہور ویٹیری نیری کالج مین ایکسال کیواسطے جونیر ہوس سرجن مقرر کئے گئے - محمد یوسف ریاست بھاولپور مین - تقی حسین لاہور مین ویٹیری نیری اسسٹنٹ سردار شاہ ونتھا سنگھ ماتحت سپرنٹنڈنٹ سول ویٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ شمالی ومغربی واودھ - ضیاء الدین ملاکند مین - محمد عبداللہ ٹوچی دلی - مولابخش احمد نگر - کرم الٰہی نینی تال - توکل حسین بریلی - محب علیخان ٹوچی ویلی - محمد دین بھی ہمراہی غلام غوث وزیر محمد خان یوگنڈا ریلوے ملک افریقہ کو گیا - ولی محمد بھی ٹوچی ویلی مین - علاوہ برین اور بھی بہت سی درخواستین مختلف اضلاع وصوبہ جات سے ہمارے پاس آئی ہوئی ہین - مگر چونکہ بالفعل امیدوار نہین ہین اسلئے فی الحال تقرری عمل مین نہین آئین -

خان بہادر سید امیر شاہ صاحب بجائے انریری سرجن خان بہادر ڈاکٹر رحیم خان صاحب بہادر مدرس مضمون مٹریا میڈیکا کالج ہذا مین مقرر ہوے - ڈاکٹر امیر شاہ صاحب ایک نئی کتاب مٹریا میڈیکا کے مضمون پر اپنے طلباء کے لئے طیار کر رہے ہین -

ویٹیری نیری کپتان ایچ - ٹی - پیز صاحب پرنسپل لاہور ویٹیری نیری کالج نے اٹھارہ ماہ کی فرلو کی درخواست کی ہے اور ملک فرانس ولندن کے ویٹیری نیری کالجون مین ۱۹۰۸ء مین علم بیطاری سیکھنے کے لئے تشریف لیجائینگے -

دربار ریاست کشمیر نے ویٹیری اسسٹنٹ خیرالدین کو کچھ مدت اور رکھنے کے لئے درخواست کی ہے یہ شخص گذشتہ ماہ فروری مین کشمیر کی ملازمت پر مقرر ہوا تھا اب اسکی ملازمت گیارہ ماہ کے لئے اور درکار ہے جسکو ہمنے منظور کر لیا ہے -

ویٹیری نیری اسسٹنٹ عبدالرحمان خان جو کہ بلب گڈہ ضلع دہلی مین ملازم ہے

ہمارے پاس بہت عمدہ خبر بھیجتا ہے۔ یعنی آخرش یہ معلوم ہوا کہ دہلی کی میونسپل کمیٹی نے میری سفارش کو جو شہر مین ایک شفاخانہ بیطاری قایم کرنیکے لئے تھی منظور فرمائی۔ ایسے شفاخانہ کی بہت ضرورت ہے۔ اور ہمکو یہ معلوم ہوکر نہایت خوشی ہوئی کہ شہر دہلی کے لایق میونسپل کمشنرون نے اس تجویز کو جاری کرنا پسند فرمایا ہے۔ عبدالرحمان کی اطلاع حسب ذیل ہے:۔

نوٹس

ہمارے آقائے نامدار جناب معلیٰ القاب صاحب پرنسپل بہادر ویٹیری نیری کالج نے بزمانہ معموری عہدہ اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل سول ویٹیری نیری ڈپارٹمنٹ مین جو برائے اسپتال حیوانی دہلی تحریک کی تھی۔ اُسکو میونسپل کمیٹی دہلی نے منظور فرماکر اُسکی لاگت کی نسبت بھی کمیٹی مذکور نے جناب معلیٰ القاب صاحب انسپکٹر جنرل بہادر سول ویٹیری نیری ڈپارٹمنٹ سے دریافت فرمایا ہے کہ کیا لاگت ہوگی اور ماہواری خرچ کیا ہوگا۔ برائے ملاحظہ ناظرین نقل ترجمہ تجویز جلسہ کمیٹی خاص منعقدہ ۷۔ جون ۱۸۹۷ء بھی پیش کئے دیتا ہون بدین مضمون تحریر ہوئی کہ تجویز نمبر ۱۰ چٹھی نمبر ۲۴۶ مورخہ ۷۔ اپریل ۱۸۹۷ء منجانب جناب معلےٰ القاب سر ایچ۔ ایس۔ پی۔ کپتان ڈیونس صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر دہلی۔ معہ خلاصہ رپورٹ سالانہ منجانب صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل بہادر سول ویٹیری نیری ڈپارٹمنٹ ہند و چٹھی نمبر ۲۰۱۱ مورخہ ۱۲۔ اکتوبر ۱۸۹۶ء منجانب صاحب ڈایرکٹر لینڈ ریکارڈ و زراعت پنجاب دربارہ قایم کئے جانے ایک اسپتال شہر دہلی مین واسطے علاج اسپان و مویشیان بنابر غور در پورٹ تجویز یہ ہوئی کہ کمیٹی اس تجویز کو منظور کرتی ہی۔ لیکن سال رواں مین ویٹیری نیری اسسٹنٹان قایم کرنے کے لئے گنجائش نہین ہے۔

ہم بڑی خوشی سے لکھتے ہین کہ ماہ اگست مین تمھارے پاس کوئی ٹیکنیکل ویٹیری نیری اسسٹنٹ ملازمت کے لئے خالی نہ تھا سبکو ملازمت ملگئی تھی۔ اور اِس وجہ سے بہت سی درخواستون پر جو کہ ویٹیری نیری اسٹنٹون کی ملازمت حاصل کرنے کے لئے مختلف جگھون سے آئین توجہ نہ دیجا سکتی۔

معلوم ہوا کہ ہمارے سابقہ پرنسپل صاحب بہادر ولایت مین ویٹیری نیری سرجنون کے رائل کالج کی کونسل کی ملازمت کے لئے اُمیدوار تھے مگر بدقسمتی سے منتخب نہین کئے گئے۔ اِس سے نہایت افسوس ہے۔ کیونکہ لاہور سے تشریف لیجانیکے بعد یہ دوسری مرتبہ نااُمیدی کا سامنا ہوا اُن سے ہم دلی ہمدردی کرتے ہین۔

ویٹیری نیری اسسٹنٹ عبدالرحمان مجھکو اپنی تنخواہ و بھتہ کی بابت لکھتا ہے۔ اسمین کچھ شک نہین کہ اُسکی شکایت معقول ہے اور اُسکو بھی مثل دوسرے آدمیون کے گھوڑے کا بھتہ ملنا چاہئے مگر اسکی بابت فی الحال شکایتین پیش کرنی مفید نہین ہین۔ اگرچہ اپنے آدمیونکی بابت کہ اُنکے ساتھ کیا سلوک کیا جارہا ہے۔ سُنکر خوش ہوتا ہون۔ مین نے گورنمنٹ کی خدمت مین محکمہ ماتحت سول ویٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ کے قایم کرنیکی تجویز حتے الوسع بہت ہی مضبوطی کے ساتھ پیش کی ہے۔ اور اسکے عمل درآمد ہونے تک ہمکو انتظار کرنا چاہئے بعد ازان ہم درجہ وار تنخواہ ملنے اور ٹھیک طور پر ترقی حاصل کرنے کی اُمید کرسکتے ہین اور فی الواقع تب ہی علوم بیطاریہ مین ترقی اور اضلاع مین عمدہ کام کیا جاسکتا ہے۔

منجملہ اُن بہت سے مضامین کے جو ہمارے پاس چھپنے کے لئے پہونچے بہت سے نہین چھاپے گئے۔ کیونکہ رسالہ کی ضخامت زیادتی مضمون کی وجہ سے بڑھی جاتی ہے۔ اور اِسلئے نامہ نگار اپنے دلمین سمجھ جائینگے کہ اِسوجہ سے اُنکی خبرین

شایع نہین کی گئین۔

جنوبی افریقہ مین ابتک مرض رنڈرپسٹ پھیلا ہوا ہے اور اُسکے دفعیہ کے لئے جو تدابیر عمل مین لائی گئین سب ناکامیاب رہین۔

مین اُمید کرتا ہون کہ ضلع گجران والہ مین بھی ایک شفاخانہ حیوانات کھُلنے والا ہے۔ اور اُمید ہے کہ یہ خبر ٹھیک ہوگی ضلع ہذا مین ایک بہت لائق ویٹیری نیری اسسٹنٹ مسمے عبداللہ موجود ہے جس نے سالگذشتہ کے امتحان مین تمام میڈل حاصل کی تھی۔ اگر شفاخانہ مذکور اسکے ماتحت کھولا جائیگا تو ضرور کامیابی ہوگی۔

مین یہ معلوم کرکے نہایت خوش ہوا کہ ویٹیری نیری ڈپارٹمنٹ کے ایک پرانے دوست کو گورنمنٹ کی جانب سے۔ سی۔ آئی۔ اِی۔ کا خطاب عطا ہوا ہے۔ میرا اشارہ مسٹر ای نکل صاحب کی طرف ہے جو کہ امرتسر مین میونسپلٹی کے عرصہ سے لائق سکرٹری ہین اور جو ہمارے محکمہ سے بہت گہری دلچسپی دلی دوستی رکھتے ہین۔ مجھے اِس بات کے ظاہر کرنیکی ضرورت نہین ہے کہ ہم صاحب ممدوح کے بہت ممنون ہین۔ اِن صاحب نے امرتسر مین پہلے ویٹیری نیری ہاسپٹل قایم کیا تھا۔ جسکو انہون نے کمال ترقی دی اور نیز وظایف دینے کی امداد کے ذریعہ۔ بہت سے آدمیون نے لاہور کالج سے اسناد حاصل کین۔ خدا صاحب ممدوح کی عمر دراز کرے۔

میرے پاس ویٹیری نیری اسسٹنٹ میان سنگھ نے ذیل کا مضمون افریقہ کے ملازمون کے بارہ مین بھیجا ہے مین نہین جانتا کہ یہ خبر کہانتک ٹھیک ہوگی۔ لیکن اگر یہ سچ ہے تو ویٹیری نیری اسسٹنٹ لوگ اِس تنخواہ پر افریقہ کی ملازمت کو منظور نکرنے مین بالکل سچے ہین۔

"بحضور جناب صاحب پرنسپل بہادر لاہور ویٹیری نیری کالج۔

گذارش ہے کہ ملک افریقہ مین جو ڈرافٹس مین۔سب اور سیرس۔ہاسپٹل اسٹنٹس وغیرہ گئے ہین اُن سب کو شرح تنخواہ کسی کو دو سو روپیہ ڈیڑھ سو روپیہ اور ڈھائی سو روپیہ ماہواری تک دئے گئے ہین۔نیز ساتھ ہی کھانہ کپڑا اور مکان وغیرہ دیا جاتا ہے چونکہ ویٹیری نیری اسٹنٹس بھی اِس ہی لائن مین ہین۔اگر زیادہ نہین تو مطابق ملازمان دیگر محکمہ جات کے اِنکی تنخواہ۔مکان۔کھانہ وغیرہ وغیرہ کی نسبت غور فرمایا جاوے فقط

اُمید کیجاتی ہے کہ کالج ہذا کے پاس شدہ وسند یافتہ طلباء اِس درس گاہ کے حالات کی طرف اپنی توجہ اور دلچسپی دکھلاتے رہین گے کیونکہ اِس درس گاہ مین اُنھون نے تعلیم پائی ہے اور وہ جو اِسمین دلچسپی لینگے وہ اِسکے دارالنوادر کے لئے بیماریون کے نمونہ جمع کرینگے۔اور اِنکے جمع کرنیکا موقع اِنکے مطب مین اُنکو ملیگا۔ یہ بھی توقع کیجاتی ہے کہ جنکو موقعہ ملے ایسے جانورونکی تشریح بعد وفات کرنے سے غافل نرہین گے۔جو جانور کہ اُنکے زیر علاج مرجاوین (کیونکہ یہ ہی ایک طریقہ سیکھنے اور ترقی کرنیکا ہے) کسی قسم کی پیریسائٹ امراض اُستخوان کے نمونے جو دستیاب ہوسکین مجھکو نہایت پسند ہونگے۔پیریسائٹ یا کرم تو فوراً شراب مین ڈالدینے چاہئین۔

مین نے ویٹیری نیری اسسٹنٹون ملازمان محکمہ سول ویٹیری نیری سے اس امر کی شکایات سُنین ہین کہ لوگ بیجا طور پر اُنکو ملزم کرتے ہین کہ لوگ اپنے جانوران سے اختہ کرانا نہین چاہتے۔مجھے خوب معلوم ہی کہ دراصل یہ ہی صورت ہے۔مین ویٹیری نیری اسسٹنٹون کو یہ ہی جواب دیسکتا ہون کہ تم اب حتے الامکان اپنی طرف سے کوشش کرو اور اگر تعداد کم رہے تو تمہارا ذمہ نہین۔بہتر زمانہ بھی عنقریب آنیوالا ہے۔

مین نے ایک نہایت محنتی اور اچھے ویٹیری نیری اسسٹنٹ کے ممالک مغربی و شمالی سے سُنا ہے کہ اُس سے دُگنا کام مانگا جاتا ہے اور کوئی زاید بھتہ نہین دیا جاتا ۔ یہ مناسب نہین معلوم ہوتا ۔ انصاف تو یہ ہے کہ ایک آدمی جو اپنے کام سے زائد کام کرے اور وہ قایم مقام ہو تو اُسکو کچھ معاوضہ بھی ملے ۔

ہمارے پاس ایک ویٹیری نیری اسسٹنٹ کی طرف سے ایک گمنام عرضی پہنچی ہے ۔ پس مین بذریعہ خبر ہذا مطلع کرتا ہون کہ ایسی گمنام چٹھیون یا خبرون پر کوئی کارروائی نہین کیجایا کریگی ۔ تمام چٹھیات یا نامجات پر بھیجنے والیکے دستخط ہونے چاہئین ۔ اِس سے یہ ہی ضروری نہین کہ اُسکے دستخط چھاپ دئے جایا کرینگے بلکہ اس غرض سے کہ ایسی خط و کتابت نیک نیتی پر مبنی ہے ۔ یعنی بالفرض اگر میری رائے مین کوئی شکایت درست ہے اور مجھکو اندیشہ ہو کہ اگر بھیجنے والیکا نام چھاپا جائیگا تو اُسکو کچھ نقصان پہونچے گا تو ایسے حالات مین مین صرف شکایت تو رسالہ ہذا مین چھاپ دونگا مگر شکایت بھیجنے والے کا نام نہین چھاپا جائیگا ۔

مجھے نہایت افسوس ہی کہ بعض ویٹیری نیری اسسٹنٹ لاہور ویٹیری نیری کالج سے پاس کرنیکے بعد جبکہ باہر ملازمت پر چلے جاتے ہین تو وہان جاکر اپنی عادات اور چال چلن کو خراب کر لیتے ہین ۔ فی الحقیقت کالج ہذا کے افسران کا یہ منشاء ہے کہ جہانتک ممکن ہو سکے آشنامیون کی تعداد زیادہ بڑھے جس سے ہمارے کُل پاس شدہ و سند یافتہ طلباء کے لئے معزز عہدہ و عمدہ سامان معاشرت مہیا ہو سکے ۔ مگر جو شخص پھر خراب کارگذاری دکھاتا ہے یا بدچلن ہو جاتا ہے تو وہ صرف اپنے آپکو ہی بدنام اور ذلیل نہین کرتا بلکہ اِس ایک شخص کے بدچلن ہو جانے سے تمام ویٹیری نیری اسسٹنٹون اور نیز کالج ہذا پر بھی جہانکہ نامبردہ نے تعلیم حاصل کی تھی بدنامی کا دھبہ لگتا ہے ۔ تھوڑے عرصہ سے گورنمنٹ پنجاب نے کالج ہذا کے پرنسپل صاحب

اس امر کے اختیارات دیدئے ہین کہ کالج ہذا کے دفتر مین تمام پاس شدہ و سند یافتہ طلبار کا ایک رجسٹر کھولا جاوے جسمین وقتاً فوقتاً تمام کارگذاری و چال چلن ہر ایک شخص کا علیحدہ علیحدہ درج ہوا کرے۔ اور آیندہ کوئی ڈسٹرکٹ بورڈ یا محکمہ کمسریٹ و ٹرینسپورٹ یا سول ویٹیری نیری ڈپارٹمنٹ کسی ایسے ویٹیری نیری اسسٹنٹ کو ملازم نہ رکھین گے جسکا نام اس رجسٹر مین درج نہو گا یا جسکا چال چلن وغیرہ دفتر کالج ہذا مین نا معلوم ہو گا۔ میرا قوی ارادہ ہے کہ کسی ایسے نالایق شخص کو جو اس طرح کی بدچلنی وغیرہ سے ہمکو بدنام کرے سزا کافی پہنچا کر تمام کی آگاہی کیواسطے نمونہ بنا کر دکھا دون۔ اور امید کرتا ہون کہ اگر کسی ویٹیری نیری اسسٹنٹ کی رغبت ایسی ناشایستہ و ناز یبا حرکات کی طرف مایل بھی ہو گی۔ تو وہ فوراً اپنے ارادے کو تبدیل کریگا اور یاد رکھیگا کہ اُسکے ایسے چال چلن کی خبر مخفی نہ رہیگی اور ضرور میرے گوش گذار ضرور ہو جاویگی۔

ویٹیری نیری اسسٹنٹون کے لئے حال مین بڑی ضرورت اور مانگ پیدا ہو گئی ہمارے پاس محکمہ ٹرنسپورٹ سے تیس (۳۰) آدمی کے لیئے مانگ آئی۔ جو ہم دسمبر گذشتہ مین پورا نہ کر سکے۔

ویٹیری نیری لفٹننٹ جی۔ کے۔ واکر صاحب بہادر جو فی الحال ویٹیری نیری لفٹننٹ ٹرنبل کی جاے نارتھ پنجاب مین کام کر رہے ہین۔ احمد نگر کو بجائے مسٹر مارگن صاحب بہادر کے کام پر جاوینگے۔ مارگن صاحب تب دو مہینے کی رخصت رعایتی پر جاوینگے۔

یہ افواہ ہے کہ سول ویٹیری نیری ڈپارٹمنٹ کے افسرون کے لئے نئے قواعد آ گئے اور شرائط خدمات فی الحال کے شرائط سے کچھ اچھے نہین اگر فی الواقع یہی ہے

تو بہت افسر اس محکمہ مین ممکن نہین کہ ٹھہرین -

پراون شیل ویٹیری نیری محکمہ کی رپورٹ اب شاید ہو گئی ہے اور ضلاع کی نسل کشی اسپان مین جو ترقی ہوئی وہ بدرجہ اوسط ہے - لیکن اور باتون مین ظاہرا کوئی ترقی نہین ہوئی -

مختلف خبرین متعلق ویٹیری نیری ڈپارٹمنٹ

(۱) ضلع گجرات پنجاب کے ایک امپیریل سلوتری مسمی شیخ سلتن نامی نے گورنمنٹ عالیہ کی اجازت سے اپنا نام محمد سلیمان رکھ لیا ہے - سلوتری صاحب کے نزدیک اپنا پہلا نام بے معنی تھا -

(۲) ضلع راولپنڈی کے ڈسٹرکٹ بورڈ نے میلہ اسپان سنہ حال کے موقع پر ڈسٹرکٹ بورڈ سانڈون کے سائیسون کو بھی انعام عطا فرمایا جنہون نے سال بھر تک اپنے گھوڑون کی اچھی خدمت کی تھی -

(۳) رامپور علاقہ کشمیر مین مرض رنڈر پسٹ اور فٹ انڈ موتھ ڈزیز نمودار ہو رہی ہین - پنڈت کرپارام ویٹیری نیری اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ راولپنڈی بحکم صاحب ضلع بطور سپیشل ڈیوٹی کے تعینات ہین -

(۴) راولپنڈی کی میونسپل کمیٹی نے سب کمیٹی مین تجویز کی تھی کہ ایک ویٹیری نیری اسسٹنٹ بھیڑ بکری کو قبل از درج کرنے کے ملاحظہ کے لئے بطور ویٹیری نیری انسپکٹر ۲۵ روپے ماہوار پر رکھا جاوے لیکن آج ۲۹ - مئی ۱۸۹۶ء جنرل کمیٹی مین تجویز مذکور نامنظور ہوئی -

(۵) ایچ - پی - ٹرن بل صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ سول ویٹیری نیری ڈپارٹمنٹ شمالی پنجاب ۱۵ - اگست ۱۸۹۶ء سے دو ماہ کی رخصت پر تشریف فرما ہین -

صاحب ممدوح کی جگہہ ۵ ستمبر ۱۸۹۷ء تک تو جنوبی پنجاب کے صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر ممتاز رہے بعد ازان ویٹیری نیری لفٹنٹ واکر صاحب بہادر رونق افروز ہوئے۔

(۶) سنا ہے کہ آجکل کشمیر ڈاک لاین کے گھوڑونمین چند ایک انتھراکس کیس ہو گئے ہین۔

مرسلہ جیٹھومل۔وی۔اے۔

نارتھ پنجاب کے گھوڑون کے میلون کی مختصر کیفیت

دو سال سے پیشتر پنجاب مین یہ رواج تھا کہ ہر ایک ضلع کے میلہ اسپا مین انعام تشخیص کرنے کے لئے اپنے اپنے ضلع کے تجربہ کار افسران کی کمیٹی مقرر ہوا کرتی تھی۔ جسمین ڈیویزن کے صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر سول ویٹیری نیری ڈپارٹمنٹ بھی بطور ویٹیری نیری ممبر کے شامل ہوتے تھے۔ اب دوسرے سال سے ہمارے بیدار مغز انسپکٹر جنرل صاحب بہادر نے دور اندیشی کے لحاظ سے کل پنجاب کے لئے ایک خاص تشخیص کنندگان کی کمیٹی مقرر فرمائی ہے۔ جسمین اس سال حسب ذیل صاحبان ذیشان ممبر ممتاز ہوئے تھے۔

(۱) جناب معلے القاب میجر اسٹاک لی صاحب بہادر ۱۲ بنگال لینسر کیولری

(۲) جناب معلے القاب کپتان کے صاحب بہادر رائیل ارٹلری۔

(۳) جناب معلے القاب ویٹیری نیری لفٹنٹ ہیرس صاحب بہادر۔

میلہ اسپان ضلع جھنگ

یہ میلہ شمالی پنجاب کے سرکل مین سب سے پہلے یکم مارچ ۱۸۹۶ء کو ہوا تھا۔ چونکہ راقم کو اس میلہ مین جانیکا موقع نہین ملا۔ اسلئے صرف اتنا ہی اس جگہ عرض کرتا ہون کہ ۱۰۸۳ جانورون کا یہان مجمع تھا۔ جنمین سے ۲۲۲ انعام کے لئے پیش ہوئے۔ اور مبلغ پانصد روپیہ معہ ایک چاندی کے تمغے کے امپیریل گورنمنٹ کی طرف سے انعام ہوا۔ اور مبلغ تیرہ سو روپیہ ڈسٹرکٹ بورڈ جھنگ نے عطا فرمایا تھا صرف نو جانور فروخت ہوئے اور بیس گھوڑیون کو داغ لگایا گیا۔

ضلع بنون کا میلۂ اسپان

یہ نمایش اسپان ۱۲ و ۱۳۔ مارچ ۱۸۹۶ء کو منعقد ہوئی یہان پر رونق کافی تھی لیکن اچھے انتظام کی یہان بہت ضرورت تھی اس جگہ مقررہ ججنگ کمیٹی رونق افروز نہ تھی۔ اسی جگہ کے سول اور فوجی افسران نے بہمراہی صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر سول ویٹیری نیری ڈپارٹمنٹ نارتھ پنجاب تشخیص کا کام انجام فرمایا تھا۔

۱۱۲۰ کل گھوڑے وغیرہ یہان جمع ہوئے تھے۔ جن مین سے ۱۴۱، انعام کے لئے پیش ہوئے۔ اور اسمین ۱۱۴ داغدار گھوڑی تھی۔ بکری یہان بہت کم ہوئی خریدار بھی یہان بہت نہین آئے۔ صرف ۱۱ جانورونکا یہان فروخت ہونا معلوم ہوا ہے۔ قیمت اس ضلع کے پالنے والے بہت مانگتے تھے۔ چارہ گھوڑون کے لئے یہان افراط سے تھا۔ اور موسم بھی خوشگوار، ۲۷ گھوڑی صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر سی۔ وی۔ ڈی شمالی پنجاب نے داغین۔ مبلغ پانصد روپیہ معہ ایک چاندی کے تمغے کے گورنمنٹ ہند کی طرف سے یہان کے لئے انعام تھا۔ اور سات سو پندرہ روپیہ

ڈسٹرکٹ بورڈ بنون نے دیا۔ یہ میلہ شہر کے نزدیک موزون موقعہ پر ہوتا ہے۔

ضلع شاہ پور کی نمایش اسپان

یہ میلہ بہت اچھے میلون مین سے ہے۔ ۱۱۳۳ گھوڑے وغیرہ یہان احاطہ میلہ مین موجود تھے۔ جنمین سے ۵۲۹ انعام کے لئے پیش ہوئے مبلغ ایکہزار چار سو[1400] روپیہ معہ دو تمغہ چاندی کے گورنمنٹ ہند کی طرف سے انعام تھا۔ اور چارسو اٹھائیس[428] روپیہ ضلع ہذا کی ڈسٹرکٹ بورڈ نے بطور انعام عطا فرمایا۔ ۵۴ گھوڑیان اس میلہ مین صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر سول ویٹیرنری ڈپارٹمنٹ نارتھ پنجاب نے داغی۔ تشخیص انعام کے وقت منصفان کمیٹی نے تھارو بریڈ انگلش کی نسل کے جانورون کو نافکٹرا اور رکھنی وغیرہ کی نسبت ترجیح دی۔ ۸۵ جانور یہان فروخت ہوئے جنمین سے تین ریمونٹ ایجنٹ صاحب بہادر نے برٹش کیولری کے لئے خرید فرمائے۔ اور تیرہ دیسی افواج کے مختلف افسران نے خریدے۔ دیسی افواج کے خریداران مین سے سب سے اچھے گھوڑے ۱۵ رسالہ کے خریدار نے خرید فرمائے۔ تشخیص انعام کے وقت جب خچرون کی باری آئی تو ایک خاص واقعہ ہو گیا۔ کہ جسوقت تمام خچرین چکر مین آئین تو مالک کی بدقسمتی سے ایک خچر بھڑک کر جنگلہ کے بمبو پر گر پڑا۔ جس سے اسکی کوکھ (بغلی) مین بمبو کا سرا اس زور سے لگا کہ قریب دو انچہ گہرا اور ایک فٹ لمبا زخم ہو گیا۔ جسکو اسی وقت کریم الدین ویٹیرنری اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ شاہ پور نے سی دیا۔ خچر کے مالک نے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی خدمت مین عرض کی کہ میرے خچر کو ایسا حادثہ ہو گیا ہے۔ جسکو گھوڑون کے ڈاکٹر نے ٹانکے لگا دئے ہین۔ صاحب ممدوح نے فرمایا کہ بس اور کیا ہو سکتا ہے مالک مایوس ہو کر اسی وقت میلہ گاہ سے اپنی قسمت کا فیصلہ

مُسنکر چلا گیا۔ اُسکے چلے جانے کے چند ہی منٹ بعد جناب فیض مآب فیض رسان انسپکٹر جنرل صاحب بہادر سول ویٹیری نیری ڈپارٹمنٹ کے کانون تک کسی ذریعے سے یہ بات چلی گئی۔ کہ ایک زمیندار انعام کی خواہش پر گھر سے آیا تھا۔ اور سخت مایوسی کی حالت مین گھر پہونچے گا۔ پس جناب ممدوح نے مالک معہ خچر تلاش کرنیکا حکم دیا حکم کی دیر تھی کہ بہت جلد مالک معہ زخمی خچر حاضر ہوگیا۔ صاحب موصوف نے اوّل خچر کے زخم کا ملاحظہ فرمایا اور مناسب علاج بتلاکر مالک کو تاکید کی کہ دو تین روز تک خچر شاہ پور خاص مین ویٹیری نیری اسسٹنٹ کی نگرانی مین رکھو۔ کیونکہ گاؤن مین لیجانے سے خراب ہونیکا احتمال ہے۔ اور بعدہ دریا دلی سے مبلغ عہ روپیہ مالک کو انعام کا حکم دیا۔ جس سے تمام زمینداران مین ایک خاص قسم کی خوشی پیدا ہوگئی۔ جو عموماً انصاف کے وقت ہو جایا کرتی ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ اس میلہ مین ایک مرلہ سبز خوید ہر ایک جانور کو اور لکڑی کی میخ مفت ملتی ہے۔

میلہ گجرات پنجاب

یہ میلا ۲۲ و ۲۳ - مارچ ۱۹۰۶ء ضلع کی کچہری کے متصل منعقد ہوا۔ اس ضلع مین اس سال بہت خشک سالی رہی ہے۔ تسپر بھی میلہ بُری حالت مین نہ تھا۔ جماعت بندی کا انتظام یہان خاطر خواہ رہا۔ ضلع جہلم سیالکوٹ گجرانوالہ کے ضلعداراسپان سول ویٹیری نیری ڈپارٹمنٹ کی طرف سے برائے امداد بلائے گئے تھے۔ دو گجرات ڈسٹرکٹ بورڈ ویٹیری نیری اسسٹنٹ اور ایک ضلعداراسپان گجرات خاص معہ سلیمان امپیریل سلوتری انتظام ہذا مین شریک تھے۔ اور نیز ہر دو ویٹیری نیری اسسٹنٹ ماتحت صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر سول

ویٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ نارتھ پنجاب جو ہر میلہ مین ہمرکاب صاحب ممدوح ہوکر مددگار ہوتے ہین - یہان بھی اپنا منصب ادا کر رہے تھے -

۴۴۶ ، کل جانور مثل گھوڑا - ٹٹو - خچر وغیرہ یہان موجود تھے - جن مین سے ۲۹۰ انعام کے لئے پیش ہوے - مبلغ ایکہزار دو سو روپیہ معہ ایک چاندی کے تمغہ کے گورنمنٹ ہند کی طرف سے انعام ہوا - ۲۰۱ جانور یہان فروخت ہوئے یہان کا بازار کسی قدر ارزان تھا - اس میلہ سے جناب معلی القاب انسپکٹر جنرل صاحب بہادر سول ویٹیری نیری ڈپارٹمنٹ نے دس مرکب سانڈ واسطے ترقی نسل قاطران وغیرہ خرید فرمائے - جو نہایت عمدہ اور ہونہار سانڈ معلوم ہوتے تھے - جنکو مزید پرورش کے لئے بابو گڈہ ڈیپو مین بذریعہ ریل گاڑی بھیجدئے -

تیئس راس گھوڑی صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر سول ویٹیری نیری ڈپارٹمنٹ نارتھ پنجاب نے منظور فرماکر دغوائی -

پنجاب کے دارالخلافہ لاہور کی نمایش اسپان

یہ نمایش شالامار باغ کے صدر دروازہ کے بالمقابل چار دیواری کے اندر ایک محدود جگہہ مین منعقد ہوئی تھی - انتظام یہان کا بہت اچھا تھا - ہر ایک جماعت جانورون کی اپنے اپنے موقعہ پر قرینے سے باندھی گئی تھی - جس سے معلوم ہوتا تھا کہ یہان کا ضلعدار اسپان ایک واقف کار اور جفاکش ضلعدار ہے - منشی امر چند ضلعدار اسپان ضلع گجرانوالہ بھی یہان امداد کیلئے آیا ہوا تھا - وہ بھی تعریف کا مستحق ہی - اس ضلع مین تین ڈسٹرکٹ بورڈ ویٹیری نیری اسسٹنٹ ہین لیکن افسوس میلہ کے کام کے وقت صرف فضل الدین ویٹیری نیری اسسٹنٹ تحصیل لاہور ہی نظر آتا تھا -

سیّد سردار شاہ صاحب گیلانی لیکچرار لاہور ویٹیری نیری کالج بھی کالج ہذا کے طلباء کو ہمراہ لیکر اِس مطلب کے لئے کہ اُنکو بھی کسی دِن ایسے اِنتظام مین شامل ہونے کی ضرورت پیش آویگی تشریف لائے ہوئے تھے۔

۱۳۰۰ جانور کل میلہ مین موجود تھے۔ جن مین سے ۲۴۲ انعام کے لئے پیش کئے گئے۔ مبلغ ایکہزار روپیہ معہ ایک چاندی کے تمغہ امپیریل گورنمنٹ کی جانب سے انعام تھا۔ یہان پر بھی تھارو برِیڈ انگلش کی نسل کے جانورونکا انعام کیوقت خاص لحاظ کیا گیا۔ ۲۹ جانور یہان فروخت ہوئے۔ سرکل کے صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر سول ویٹیری نیری ڈپارٹمنٹ نے ۴۷ راس گھوڑیون کو داغ فرمایا۔

میلہ اسپان راولپنڈی کا مختصر حال

یہان کا میلہ میلہ کی حد کو پہونچ گیا ہے۔ ۲۶۲۵ جانور گھوڑے وغیرہ یہان کل جمع ہوئے۔ جن مین سے ۶۲۳ اِنعام کے لئے پیش ہوی۔ اور ۲۰۹۱ جانور یہان فروخت ہوئے۔ مبلغ دو ہزار روپیہ اور دو تمغے چاندی کے گورنمنٹ ہند کی جانب سے انعام ہوا۔ اور مبلغ تین صدر روپیہ ۳۰۰ ڈسٹرکٹ بورڈ راولپنڈی نے عطا فرمایا۔ ۲۴ گھوڑیون کو داغ لگا۔ اِس جگہ بیمار جانورون کے لئے ایک عارضی شفاخانہ بھی بنایا گیا تھا۔ جو کرپارام ویٹیری نیری اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ بورڈ کے چارج مین تھا۔ معمولی کٹار اور کالک وغیرہ کے سوا کوئی خاص قسم کا کیس شفاخانہ مین داخل نہین ہوا جو قابل تذکرہ ہو۔

دڈل مرکب سانڈ اِس میلہ سے بھی جناب انسپکٹر جنرل صاحب بہادر نے ترقی نسل خچران کے لئے خرید فرماکر ۴ تو جو کم عمر تھے بابو گڑھ ڈپو مین برائے

پرورش بھیجدئے۔ اور ۶ راولپنڈی صدر اصطبل مین داخل کئے۔

یہان کا میلہ مدت مدید سے ورکس شاپ راولپنڈی کے متصل ہوا کرتا تھا۔ لیکن اس سال کوہ مری کی سڑک پر جو جگہ ٹالی شاہان کے نام سے مشہور ہے منعقد ہوا۔

رپورٹ مذکورہ بالا مین دو امور ایسے ہین جنکی تشریح ضروری معلوم ہوتی ہے۔ ایک تو یہ ہر میلہ مین لکھا ہے کہ اتنی گھوڑی داغ ہوئی۔ داغدار گھوڑی سے سول ویٹیری نیری ڈپارٹمنٹ کی اصطلاح مین وہ گھوڑی مراد ہی کہ جو سرکاری سانڈ سے بلا فیس ملانے کی اجازت رکھتی ہو۔

دوسرا امر یہ ہے تمغہ چاندی اُس مالک کو ملتا ہے جو ضلع بھر مین گھوڑدوڑ گھوڑ ان کے پالنے مین اوّل نمبر ہووے۔ اور دوسرے سال اُسکا حق نہین ہے۔

مرسلہ

جیٹھومل ویٹیری نیری اسٹنٹ سول ویٹیری نیری ڈپارٹمنٹ

نارتھ پنجاب دفتر صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر۔ سی۔ وی۔ ڈی۔

شمالی پنجاب صدر مقام

راولپنڈی۔

فہرست اُن وٹیرنری اسسٹنٹوں کی جو کہ من ابتدائی یکم جولائی لغایت ۳۰ ستمبر ۱۸۹۷ء کالج ہذا سے ملازمت پر بھیجے گئے

نمبر شمار	تاریخ تقرری	نام وٹیرنری اسسٹنٹ	نام مقام و محکمہ جس مین ملازم ہوا	تنخواہ	کیفیت
۱	۳۔ جولائی ۱۸۹۷ء	ولی محمد ...	راولپنڈی محکمہ کمسریٹ	۳۰ ؍	
۲	"	توکل حسین ...	(محکمہ روہیلکھنڈ و کمایون ریلوے بریلی	۳۰ ؍	
۳	۲۷۔ جولائی ۱۸۹۷ء	تقی حسین ...	لاہور محکمہ سول وٹیرنری ڈپارٹمنٹ	۲۰ ؍	
۴	۱۳۔ اگست ۱۸۹۷ء	نتھا سنگھ ...	ممالک مغربی و شمالی سول وٹیرنری ڈپارٹمنٹ	۲۵ ؍	اسمین ۵ ؍ الاونس شامل ہے۔
۵	۱۸۔ اگست ۱۸۹۷ء	مولا بخش ...	احمد نگر محکمہ ریماونٹ	۳۰ ؍	
۶	"	یار محمد خان ...	سول وٹیرنری ڈپارٹمنٹ بلوچستان	۴۵ ؍	اسمین الاونس وغیرہ شامل ہے۔
۷	۲۳۔ اگست ۱۸۹۷ء	عاشق حسین ...	راولپنڈی ٹرانسپورٹ	۳۰ ؍	
۸	"	دوست محمد خان	"	۳۰ ؍	
۹	"	عبد اللہ ...	ملاکنڈ ٹرانسپورٹ	۴۵ ؍	اسمین ۱۵ ؍ الاونس شامل ہے۔

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] ٹرنسپورٹ [illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۱	"	سرور شاہ ...	ممالک مغربی شمالی ویٹیری نیری کو [illegible]	[illegible] ماہوار	[illegible] علاوہ الاؤنس شامل
۱۲	۲۰۔ اگست ۱۹۰۵ء	غلام محمد ...	ملک افریقہ ...	[illegible] سے [illegible] تک	یہ شخص افریقہ مین پہونچ گیا ہے۔
۱۳	"	محمد دین	" " " ...	[illegible] سے [illegible] تک	"
۱۴	"	وزیر محمد خان ...	" " " ...	[illegible] سے [illegible] تک	"
۱۵	۷۔ ستمبر ۱۹۰۵ء	محمد طفیل ...	ٹرنسپورٹ کوہاٹ ...	[illegible] ماہوار	
۱۶	"	عبد اللہ ...	" " " ...	[illegible] "	
۱۷	"	یوسف خان ...	" " راولپنڈی ...	[illegible]	
۱۸	"	ہرنام سنگھ ...	" " کوہاٹ ...	[illegible] "	
۱۹	۱۴۔ ستمبر ۱۹۰۵ء	نعمت خان ...	" " " ...	[illegible] "	

نوٹ ۔ جو ویٹیری نیری اسسٹنٹ ٹرنسپورٹ مین ہندوستان مین کام کرتے ہین اُن کو [illegible] ماہوار تنخواہ ملیگی اور جو سرحد پر بطور فیلڈ سروس کے کام کرتے ہین اُن کو [illegible] تنخواہ ملتی ہے۔

اشتہار

امید ہے کہ ویٹیری نیری جرنل کے چندہ دہندگان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ چندہ اس جرنل کا سال آیندہ کے لئے پہلی جنوری ۱۸۹۷ء کو واجب الادا ہوگا۔ جب تمام جرنل کی کاپئین بطور ویلیو پے ایبل پارسل بھیجی جاوین گی۔ چند ایسے ویٹیری نیری اسسٹنٹون کے لئے جو خود جرنل کو خریدتے ہین اس سال کم کر سات ۷ روپیہ اور محصول ڈاک چار ۴ آنہ رکھا گیا ہے۔ ہم امید کرتے ہین کہ جرنل کی ترقی ۱۸۹۷ء مین تشریحات کی ایزادی سے کردینگے۔

اشتہار

چونکہ ایک ویٹیری نیری اسسٹنٹ کی بمقام اکیاب ملک برہما میونسپل کمیٹی مین واسطے معائنہ مذبح جانوران ضرورت ہے تنخواہ بمشاہرہ تیس ۳۰ روپیہ سے ساٹھ ۶۰ روپیہ تک ملین گے۔ یعنی پانچ روپیہ سال ترقی ملیگی۔ لہذا اگر کسی ویٹیری نیری اسسٹنٹ کو یہ جانا منظور ہو تو اپنی درخواست بحضور پرنسپل صاحب بہادر ویٹیری نیری کالج گذرانے

مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۸۹۶ء فقط

المشتہر

ویٹیری نیری کپتان ایچ۔ ٹی۔ پیز صاحب پرنسپل

لاہور ویٹیری نیری کالج